

دل غلطی کر بیٹھا ہے۔۔۔

قلم از ہما وقاص۔۔۔

مکمل ناول

وہ زرداد کے پہلو میں بیٹھی تھی۔۔۔ ساکت۔۔۔ سپاٹ۔۔۔ چہرہ لیے۔۔۔

ایک نظر اس نے زرداد پہ ڈالی تھی۔۔۔ وہ پرسکون۔۔۔ تھا۔۔۔ اس کا چہرہ اس کے

اندر کا سارا حال واضح کر رہا تھا۔۔۔

اسے وہ شخص۔۔۔ زہر لگ رہا تھا۔۔۔ گلا کڑوا سا ہو گیا تھا۔۔۔

سپر سٹار زرداد ہارون۔۔۔

پانی چاہیے تمہیں۔۔۔ زرداد نے ایک نظر ڈالی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ بہت مختصر جواب دے کر اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

کار۔۔۔ بڑے آرام سے اپنے راستے پر رواں تھی۔۔۔

کیا کبھی۔۔ اس شخص۔۔۔ پہ یقین کر پاؤں گی۔۔ میں۔۔ شائید کبھی نہیں۔۔۔ داین
نے۔۔۔ سر۔۔۔ کار کی سیٹ سے ٹکادیا تھا۔

ہن۔ن۔ن۔ن۔ن۔ میں کیا۔۔ یقین کروں گی۔۔ وہ کونسا مجھے یقین دلانے کا خواہش
مند ہے۔

اس نے اپنے سانوالے سے ہاتھ دیکھے۔۔۔ پھر چورسی نظر سٹیرنگ کو مضبوطی سے
جکڑے اس کے ہاتھوں پہ ڈالی۔۔۔

سفید ہاتھ تھے اس کے۔۔ ایک دم سے داین نے اپنے سانوالے سے ہاتھ دوپٹے کے پلو
کے نیچے کر چھوڑے تھے۔۔۔

قسمت بھی عجیب کھیل کھیلتی ہے اکثر۔۔ اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔ کہ وہ
داین سکندر۔۔۔

اس زرداد ہارون کے ساتھ یوں۔۔ اس کی شریک حیات بن کر بیٹھی ہوگی۔۔۔

Classic Urdu Material

ماضی کی ساری تلخ یادیں۔۔۔ اس کے زہن کے کواڑ آہستہ آہستہ کھول رہی تھی۔۔۔۔

اس نے ٹھنڈی سانس بھر کر زہن کو بار بار جھٹکنا چاہا۔۔۔ پر ناکام ہی رہی۔۔۔۔ اسے ابھی

بھی ہر لمحہ یاد تھا۔۔۔ ہر پل۔۔۔ ہر بات۔۔۔۔

شائید زین نے ٹھیک ہی کہا تھا۔۔۔ محبت تھی یا غلطی۔۔۔ جو بھی تھا۔۔۔ وہ مجھ سے

اب شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ لاکھ یقین بھی دلا دوں۔۔۔۔ پر کیا فائی دہ۔۔۔۔ دل

نے غلطی کی تھی۔۔۔۔ یہ شخص آج اسی کی سزا تھا۔۔۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔ جلن سی ہوئی۔۔۔ شائید بہت رونے کی وجہ

سے۔۔۔۔ آنکھوں کے کنارے زخمی سے تھے۔۔۔۔

لیکن زہن۔۔۔ میں سارا ماضی گھوم گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ پاس کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔۔ پہلے ایک لڑکے نے بہت زور کا دھکا دیا تھا سازر کو۔۔۔ پھر دو لڑکے اور آئے تھے۔۔۔ اور اسے مارنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔ پندرہ سال کا سازر بری طرح۔۔۔ پٹ رہا تھا۔۔۔

بارہ سالہ وہ زرداد تھا۔۔۔ جو اپنے بھائی کی کواسی کی عمر کے لڑکوں سے مار کھاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی مٹھیاں آہستہ آہستہ بند ہو رہی تھیں۔۔۔ اور گردن کی نسیمیں۔۔۔ باہر کو نظر آنے لگیں۔۔۔ اس کے ناک کے نتھنے پھولنے لگے تھے۔۔۔ آ نکھیں غصے کی وجہ سے۔۔۔ بڑی سے چھوٹی ہو گئی تھیں۔۔۔

وہ ایک دم سے آگے بڑھا تھا۔۔۔

پہلے تو اس لڑکے کو ایک ہی جست میں پکڑ کر ایک طرف پٹ ڈالا تھا۔۔۔ جو اس کے بھائی کی کو پیچھے سے پکڑے ہوئے تھا۔۔۔

پھر ان دونوں لڑکوں کو ایسے فولادی تیج مارے کہ بس۔۔۔ دونوں کے سر ہی تو گھوم گئی تھیں۔۔۔

Classic Urdu Material

شازرا اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر ایک طرف ہو گیا تھا۔۔۔ اور اپنے سے تین سال چھوٹے
اپنے اس بھائی کی حیرانی سے دیکھنے لگا۔۔۔

جس کے چند ہی گھونٹے ایسے زوردار نکلے۔۔۔ کہ دونوں لڑکے دم دبا کر وہاں سے رنچکر
ہو چکے تھے۔۔۔

لڑتے لڑتے۔۔۔ بس زرداد کے بال تھوڑے سے بکھرے تھے۔۔۔

چلو۔۔۔ بھائی کی گھر۔۔۔ اس نے اپنے سے بڑے بھائی کی گھبرائی کی سی شکل
دیکھی۔۔۔

جب دونوں گھر میں داخل ہوئے۔۔۔

گھر کے صحن میں۔۔۔ ایک طرف۔۔۔ سدرہ چچی۔۔۔ بیٹھی۔۔۔ دایین۔۔۔ کے
بالوں میں تیل لگا رہی تھیں۔۔۔

وہ سانولی۔۔۔ سی۔۔۔ پرکشش۔۔۔ سات سال کی بچی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

شازر۔۔۔ کے منہ سے خون نکل رہا تھا اور۔۔۔ جگہ۔۔۔ جگہ۔۔۔ نیل تھے۔۔۔ اس کے
پچھے۔۔۔ زرداد بھرپور غصے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا تم دونوں کو۔۔۔ ثمرہ۔۔۔ اپنے دونوں بیٹوں کو ایسی حالت میں دیکھ کر پریشان ہو
گئی تھیں۔۔۔

ابھی وہ شازر کے بال پچھے کر کے اس کے ماتھے پہ لگی چوٹ ہی دیکھ رہی
تھی۔۔۔ کہ۔۔۔

گھر کے اندر دو عورتیں۔۔۔ داخلی دروازے سے آتی نظر آئیں۔۔۔

ثمرہ۔۔۔ دیکھ میرے بچے کا حال۔۔۔ اس نے نیل و نیل ہوئے اپنے بیٹے کو آگے
کیا۔۔۔

بلا اپنے زری کو۔۔۔ وہ کمرے کی طرف جاتے ہوئے زرداد کو دیکھ کر بولی۔۔۔

میں منہ نہیں لگتا عورتوں کے۔۔۔ وہ بے رخی سے کہتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔۔۔ اس
عورت کی بگڑتی شکل کو دیکھے بغیر۔۔۔ وہ اندر جا چکا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دیکھا۔۔۔ دیکھا۔۔۔ کیسا منہ زور۔۔۔ بدتہزیب ہے تیرا یہ لڑکا۔۔۔ دونوں
عورتیں۔۔۔ غصے سے بھری پڑی تھی۔۔۔

زری۔۔۔ واپس مڑ۔۔۔ ثمرہ چیختی رہ گئی تھی۔۔۔ لیکن مجال ہے جو اس لڑکے نے
مڑ کے دیکھا ہو۔۔۔

اماں ان تینوں نے پہلے میری پٹائی کی تھی۔۔۔ شازرنے ان لڑکوں کی طرف اشارہ
کیا۔۔۔

شازرنے۔۔۔ الف سے لے تک ساری داستان سنا ڈالی تھی۔۔۔

ہاں تو پھر آپ لوگ کیوں آئی ہیں بات تو برابر کی ہو گئی۔۔۔ نا۔۔۔ ثمرہ نے
ان عورتوں کو بڑی مشکل سے گھر سے چلتا کیا۔۔۔

زری کو بلاذرا۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد----- زرداد----- باہر آ----- ثمرہ خود ہی اسے آوازیں لگا رہی
تھی-----

کیا ہے۔۔۔ ٹاول۔۔۔ کاندھے پہ ڈالے۔۔۔ اور ماتھے پہ بل ڈالے کھڑا تھا۔۔۔
جب شازر مار کھا رہا تھا۔۔۔ تو تجھے کیا ضرورت تھی اتنی ہاتھ پائی کی۔۔۔ بتا مجھے
زرا۔۔۔ بس اس کو چھڑواتا۔۔۔ اور بھاگ آتے دونوں بھائی۔۔۔
کیوں۔۔۔ بڑے انداز سے بھویں اچکائی کی۔۔۔ زرداد اور چھوڑ آتا۔۔۔ یہ کیسے ہو
جاتا۔۔۔۔۔

وہ ایسا ہی تھا۔۔۔ شروع سے۔۔۔ دو بہنوں اور ایک بھائی کے بعد وہ سب سے چھوٹا
تھا۔۔۔ سب کا بڑا لاڈلا تو تھا۔۔۔ پہلے۔۔۔ پر بعد میں اپنی حرکتوں۔۔۔ کی وجہ سے
سب کے دل سے اترتا ہی گیا۔۔۔

غصہ۔۔ برداشت ناکرتا تھا۔۔۔ چھوٹی سی بات ہوتی تو پیٹ دیتا۔۔ کسی کو بھی۔۔۔۔
 بڑا شازر بھی۔۔ اکثر پیٹ ہی رہا ہوتا تھا اس سے۔۔۔ ثمرہ اور ہارون اکثر پریشان ہی رہتے
 تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

اے دن محلے سے کسی ناکسی کی شکایت کا کیس کھلا ہی رہتا تھا زرداد کے خلاف۔۔۔

وہ اس کے چچا کی بیٹی تھی۔۔۔ دانیل سکندر۔۔۔ دبتی سی رنگت اپنی ماں سدرہ کی طرح۔۔۔ بچپن سے پڑھائی کی شوقین تھی۔۔۔ زرداد سے چڑتی بھی تھی۔۔۔ جب دل چاہتا اس کے بال کھینچ دیتا۔۔۔ خود تو بہت کم پڑھتا تھا۔۔۔ اسے پڑھنے نا دیتا تھا۔۔۔ جب کبھی دانیل کو پڑھتا دیکھ کے۔۔۔ شرمہ۔۔۔ اس کو ڈانٹتی۔۔۔ وہ غصے میں اس کا کوئی نقصان کر ڈالتا۔۔۔

کبھی اس کا ہوم ورک پھاڑ دیتا۔۔۔ تو کبھی۔۔۔ کتاب ہی کہیں کر دیتا۔۔۔

اس کو زرداد سے سخت چڑھوتی تھی۔۔۔ اس سے ڈر بھی لگتا تھا۔۔۔

پھر جیسے جیسے وہ تھوڑا سا بڑا ہوا مارنا تو اس کا کم ہو گیا۔۔۔ پر وہ ہر وقت اسے تنگ کرتا

تھا۔۔۔

وہ اتنی بھی کالی نہیں تھی۔۔۔ ہاں تھوڑا دبتا سا رنگ تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

آنکھیں بڑی تھیں۔۔۔ پرکشش نقش تھے۔۔۔ پر اس کا شمار لڑکپن میں عام شکل و صورت کی لڑکیوں میں ہی ہوتا تھا۔۔۔

جب کے زرداد بچپن میں خوبصورت بچوں میں شمار ہوتا تھا۔۔۔ اور جیسے جیسے بڑا ہوتا ہو گیا۔۔۔ وہ۔۔۔ غضب ہی ڈھانے لگا تھا۔۔۔ اسے اپنی صورت کے خوب ہونے کا مان بھی بڑا تھا۔۔۔ اسی لیے تو وہ اسے کلو کہہ کر اس کا من جلانے میں کوئی کثر و انار کھتا تھا۔۔۔ سکندر۔۔۔ اور ہارون۔۔۔ دو بھائی تھے۔۔۔ ایک بہن تھی۔ صالحہ۔۔۔ جو شادی کے بعد۔۔۔ اپنے خاوند کے ساتھ باہر مقیم تھی۔۔۔

ہارون بڑا تھا۔۔۔ اس کے چار بچے تھے۔۔۔ دو بیٹیاں۔۔۔ اور دو بیٹے۔۔۔ بڑی اشعال۔۔۔ اس سے چھوٹی۔۔۔ منال تھی۔۔۔ پھر شازر تھا۔۔۔ اور سب سے چھوٹا۔۔۔ زرداد تھا۔۔۔

سکندر کی ایک ہی بیٹی تھی۔۔۔ دانیل۔۔۔

ایسے ہی کچھ سال گزر گئی تھیں۔۔۔ اب وہ کالج جانے لگی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اور جناب زرداد۔ ہارون۔۔۔۔۔ سارا سال تو۔۔۔ پڑھتے ناساتھے۔۔۔ جب پیپر ہوتے
تو۔۔۔ ساری رات نقل کی چٹیں تیار کرنے میں گزار دیتے۔۔۔

ہال۔۔۔ میں اتنی۔۔۔ خاموشی تھی۔۔۔ کہ گھڑی کی ٹک ٹک بڑے زور سے سنائی دے
رہی تھی۔۔۔

زرداد نے قلم۔۔۔ منہ میں دبایا۔۔۔ نظریں ارد گرد کا جائی زہ لے رہی تھیں۔۔۔

اس نے جینز کی پینٹ کی بیلٹ کے نیچے سے چھوٹی سی چٹ نکالی۔۔۔ آہستہ سے اپنی
انگلیوں کے پوروں سے اسے کھولا تھا۔۔۔ جبکہ قلم ابھی بھی منہ میں تھا۔۔۔ اور نظریں
ویسے ہی۔۔۔ ارد گرد کا جائی زہ لے رہی تھی۔۔۔۔۔

بریبانی۔۔۔ بنانے کا طریقہ۔۔۔ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔
چٹ پہ بریبانی بنانے کا پورا طریقہ تھا۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھوں نے اس چٹ کو۔۔۔۔۔ بری
طرح مسلا پھر پھینک دیا۔۔۔ اب اس کے ہاتھ دوسری چٹ نکال رہے تھے۔۔۔ جو کالر

Classic Urdu Material

کے نیچے رکھی تھی۔۔۔ رول کی ہوئی کاغذ کی چھوٹی سی پرچی اس کے ہاتھ میں تھی۔۔۔ تیزی سے اس نے پرچی کھولی۔۔۔

خوبصورت۔۔۔ ہنسی کا طریقہ۔۔۔ اپنے منہ کے دونوں جبروں میں۔۔۔ اپنی انگلیاں
ڈال کے اتنا زور سے پھینیں۔۔۔ کہ آپ کے گالوں میں درد شروع ہو جائے۔۔۔۔

ہیں۔۔۔ یہ کیا۔۔۔۔۔ بھنویں۔۔۔ اپنی جگہ سے کچھ اور اوپر ہوگئی تھیں۔۔۔

ماتھا ٹھنکا۔۔۔ اور۔۔۔ دھم سے۔۔۔ دانیں کا چہرہ اس کے سامنے تھا۔۔۔ جو صبح

دُکھنری لینے آئی تھی۔۔۔ سارا منظر اس کی آنکھ کے آگے گھوم گیا۔۔۔ تھا۔۔۔

وہ باتھ روم سے باہر نکلا تھا۔۔۔ دانیل اس کیے سٹی ٹیبل کے بالکل پاس کھڑی

تھی۔۔۔ ایک دم سے ٹھٹھی تھی وہ۔۔۔

تم کیا کر رہی ہو یہاں۔۔۔ بالوں میں اس کے ہاتھ تیزی سے۔۔۔ ٹاول چلا رہے

ۛ

Classic Urdu Material

مہ۔۔۔ مہ۔۔۔ میں اپنی ڈکشنری دیکھنے آئی تھی۔۔۔ دانیل نے انگلیوں سے بال کان کے پیچھے کیئے۔۔۔

اور پھر وہ بھاگنے کے سے انداز میں اس کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔
اوہ۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ کلو۔۔۔۔۔ کا کام ہے یہ سارا۔۔۔ اس کو تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔۔ اس نے دانت پیسے۔۔۔۔۔
پھر ارد گرد نظر دوڑائی۔۔۔۔۔

اب کیا کروں۔۔۔ اس نے بازو سر کے پیچھے کیے۔۔۔ دونوں ہاتھوں کے پنجوں کو آپس میں جوڑا۔۔۔ اور سر کے نیچے رکھ کے کرسی پر تھوڑا سا ڈھے سا گیا۔۔۔۔۔
جب کچھ آتا ہی نہ تھا تو کیا کرتا۔۔۔۔۔

سوالیہ پیپر کو دو دفعہ تو وہ پہلے ہی پرچے پر اتار چکا تھا۔۔۔۔۔
اب اور کیا کرتا پھر۔۔۔۔۔ کبھی ادھر تو کبھی ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

کوشش کی کہ اگے پیچھے والے سے مدد لے۔۔۔ پر ان کی حالت بھی پتلی ہی لگ رہی تھی۔۔۔ پر وہ پھر بھی پیپر کے ساتھ کشتی کرنے میں مصروف تھے۔۔۔ اس کی تو اب بس ہوگئی تھی۔۔۔ آرام سے ٹانگیں پھیلا کے بازو کا تکیہ سر کے نیچے رکھ کے۔۔۔ وہ ٹانگوں کو آہستہ آہستہ ہلانا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

نکمران نے اس کی طرف حیرانی سے دیکھا۔۔۔ زرد دانے اسے آنکھ مار دی۔۔۔۔۔

نکمران گڑ بڑا کے ارد گرد دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھ کے زرداد کو ہنسی دہانا مشکل ہو گئی۔۔۔۔۔

جیسے ہی پیسیر دے کر نکلنے کا وقت پورا ہوا۔۔۔ وہ پیپر کو کرسی پر لٹا رکھ کے اٹھا۔۔۔ اور اپنے پیچھے بیٹھے اس مسکین سے لڑکے کی طرف ایسے دیکھا جیسے کہ میں صرف تمہاری وجہ سے پیسیر لٹا رکھ کے جا رہا ہوں۔۔۔

اور بڑے انداز سے ہال سے باہر نکلتے نکلتے اس نے پھر سے اپنی طرف گھورتے ہوئے
نگران کو آنکھ مار دی تھی۔۔۔۔

اور باہر نکل کر اب اسکے ہونٹوں پہ گہری مسکراہٹ کا راج تھا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

چل اب آجانا۔۔۔ کہ میرا رنگ جلائے گا اس تیز دھوپ میں۔۔۔۔۔ کالج کے گیٹ کے
باہر کھڑا وہ بدر کو فون کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ارے تمہارا پیپر کیسے ختم ہو گیا اتنی جلدی۔۔۔ بدر کی حیران سی آواز فون کے سپیکر سے
ابھری۔۔۔۔۔

کلونے بہت برا بدلہ لیا یا اس دن والی بات کا۔۔۔ جلدی آنا بتاتا ہوں۔۔۔۔۔
بدر۔۔۔ زرداد کا بچپن کا دوست تھا اس کی ہر شرارت میں شریک اور اس کے ہر کام کا
رازدار۔۔۔۔۔

کچھ دن پہلے زرداد کو سکندر نے دانیل کو کالج سے لانے کا کہا تھا۔۔۔ جبکہ زرداد اور بدر
بھول گئے تھے۔۔۔۔۔

دانیل کو کالج میں بہت انتظار کرنا پڑا۔۔۔ اور پھر بڑی مشکل سے وہ گھر پہنچی تھی۔۔۔۔۔
بجائے اپنی غلطی ماننے کے زرداد نے اسے کہنا شروع کر دیا وہ کالج سے بہت دیر سے
نکلی۔۔۔ وہ انتظار کر کر کے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

اور اس نے صبح میز پر پڑی اس کی ساری رات لگا کے تیار کی ہوئی پرچیاں اپنی فضول پرچیوں سے بدل ڈالی تھی۔۔۔

اسکی بی اے پاس کرنے کی دوسری کوشش تھی۔۔۔ لیکن آج کے سپر میں تو اب وہ یقیناً لڑھک کے ہی رہے گا۔۔۔ اور یہ صرف اور صرف دانیل کی وجہ سے ہو گا۔۔۔
اب اسکو تھا کہ وہ جلدی گھر پہنچے اور دانیل کے بچے ادھیڑ دے۔۔۔ دانت پیس پیس کے اس کے اپنے ہی منہ میں درد شروع ہو گیا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا۔۔۔ اوپر جا رہا تھا۔۔۔ جڑے سختی سے بند کیے ہوئے تھے۔۔۔ ناک غصے سے پھولی ہوئی تھی۔۔۔ اسے پتا تھا وہ پڑھا کو کیڑا قسم کی لڑکی۔۔۔ اکیلی بیٹھی چھت پر پڑھ رہی ہوگی۔۔۔

دانیل نے میڈیکل میں ایڈمیشن لیا تھا۔۔۔ وہ سارا دن تقریباً پڑھتی ہی پائی جاتی تھی۔۔۔

دانیل چھت پر پڑی چار پائی پہ بیٹھی۔۔۔ تھی کتابوں کا ڈھیر اس کے آگے سجا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

کیا تکلیف تھی تمہیں۔۔۔ وہ تیزی سے اس کے پاس آ کر اب اس کے سر پر کھڑا تھا۔۔۔
غصے سے آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔۔

مجھے تنگ مت کرو۔۔۔ نہیں تو ابھی چیخ چیخ کے تاپا یا بابا کو بلالوں گی۔۔۔ بڑے ہی انداز میں کہا وہ پہلے سے ہی ذہنی طور پر خود کو تیار کیے ہوئی تھی کہ وہ آکے ایسے ہی چیخے گا اس پر اس لیے ہی۔۔۔ فوراً اسے دھمکا ڈالا تھا۔۔۔

دائین نے بڑی بڑی آنکھیں نکالتے ہوئے ڈرایا۔۔ ایک وہی تو تھے جن سے وہ تھوڑا سا
دب بھی جاتا تھا

--- تم خود تو پڑھتے ہو نہیں آجاتے ہو دوسروں کو بھی شیطان بن کے راہ راست سے

ہٹانے کو۔۔۔۔۔دائین نے غصہ دکھایا اسے۔۔۔۔۔

سبجھتی کیا ہو خود کو تم۔۔۔ زرداد نے اب اسکا بازو دبویچ ڈالا تھا۔۔۔

کیوں کیا ایسا تم نے میری ساری محنت پہ پانی پھیر دیا۔۔۔ وہ اب دھاڑنے کے سے انداز
میں اس پر چیخ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ارے چل ہٹ۔۔۔ محنت کا کچھ لگتا۔۔۔ تم نے بھی ہزاروں بار میری محنتوں پر پانی پھیرا ہے۔۔۔۔۔ دانیل نے ناک سکیڑ کے اس دھکاسا دیا۔۔۔ اور بازو چھڑوانے کے لیے زور لگانا شروع کر دیا۔۔۔

تمہیں تو میں دیکھ لوں گا کلو کہیں کی۔۔۔ اب وہ اسے ایک جھٹکے کے سے انداز میں چھوڑ کے اپنے منہ پہ بدلے کے سے انداز میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔ جاو جاو یہاں سے۔۔۔ ائے بڑے لیڈی ڈیانا کے کچھ لگتے

۔۔۔۔۔ اور اب تیسری بار۔۔۔ بی۔ اے۔۔۔ کو پاس کرنے کی تیاری شروع کر دو۔۔۔۔۔ دانیل نے اسے اور چڑانے کے لیے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔۔ دیکھ لوں گا تمہیں بھی۔۔۔

وہ اپنا سرخ چہرہ لے کر سیڑھیاں اتر گیا تھا۔۔۔۔۔

پڑھائی میں زرا اچھی ہے تو پتا نہیں خود کو سمجھتی کیا ہے۔۔۔۔۔ گلی کی نکڑ پہ بنے چھوٹے سے چبوترے پہ بیٹھے بدر کو غصہ دکھاتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

جو بھی بات ہوا باکو بتانے پہنچ جاتی۔۔۔۔ میٹرک میں بورڈ میں پوزیشن کیا لے لی تھی۔۔۔ سب ایسے پوجتے اسے جیسے کہ وہ بہت ماہان ہستی ہو۔۔۔ اس نے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کے پوجنے والا انداز بنایا۔۔۔

اکڑ پتہ نہیں کس چیز کی کلو میں۔۔۔۔ ناشکل۔۔۔۔ دانت پیستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔ اس کے پاس شکل نہیں۔۔۔۔ پر تیرے پاس تو ہے۔۔۔۔ بدر نے کھڑے ہو کر اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے معنی خیز انداز میں کہا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ بات نا سمجھ آنے والے انداز میں بدر کی طرف دیکھا۔۔۔

مطلب یہ کہ توڑ دے اس کی اکڑ اور غرور۔۔۔۔ بدر نے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

دماغ ٹھیک تمھارا کیا کہہ رہا مجھے بات نہیں سمجھ آئی۔۔۔۔ زرداد نے ناگواری سے بدر

کے بازو کو کندھا ہلا کے ہٹایا۔۔۔۔

Classic Urdu Material

یار غلط مطلب ہر گز نہیں۔۔۔ میرا مطلب۔۔ جہاں اتنی لڑکیاں تیری محبت میں گرفتار ہوئی پھرتی ہیں۔۔ تیری ایک جھلک کے نظارے کی چاہ میں۔۔۔۔۔ چھتوں سے لٹک لٹک جاتی۔۔۔ تو وہ کیوں ناتیری اسیر ہو جائے۔۔۔

اوہ۔۔۔ یار۔۔۔ وہ نہیں ایسی۔۔۔ وہ تو اتنا چڑتی مجھ سے۔۔۔ زرداد نے نہیں میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ پاگل۔۔ ایسا اس لیے ہے کہ وہ تجھے اپنی پہنچ سے دور سمجھتی۔۔۔ وہ ٹھہری عام سی لڑکی۔۔۔ اور تو شہزادہ۔۔۔۔۔ بدر نے تپکھی دی اس کی پیٹھ پر۔۔۔۔۔

اپنے آپ کو اس کی پہنچ میں لے آیا۔۔۔ دیکھنا خود ہی دیوانی ہوئی پھیرے گی۔۔۔ سارا غرور جائے گا گھاس چرنے۔۔۔ بدر نے ہوا میں ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ نہیں یار اس کا کیا پتہ ابا کو شکایت کر دے۔۔۔ پھر۔۔۔ زرداد نے جھنجلا کے کہا۔۔۔

مجھے نہیں لگتا ایسے۔۔۔ جب تمہاری دیوانی ہو جائے گی۔۔۔ پھر دب کے رہے گی خود

ہی۔۔۔ بدر نے دائیں آنکھ ایسے دبائی کہ ساتھ ہی اس کے چہرے کا زاویہ بھی بدل

گیا۔۔۔۔

Classic Urdu Material

اب زرداد اپنے ہاتھ کو اپنی تھوڑی پہ آہستہ آہستہ ایسے چلا رہا تھا جیسے کسی گہری سوچ میں ہو۔۔۔

اف۔۔۔ اس نے اپنے بازو کے اوپر اس نیل کی طرف دیکھا۔۔۔

کیسا درندہ صفت انسان ہے۔۔۔ زرداد نے جہاں سے اس کے بازو کو دبو چاہتا تھا ابھی آج تیسرے دن بھی وہ موجود تھا۔۔۔

چھت پہ موجود تھوڑی سی چھالوں۔۔۔ میں اس نے اپنی چار پائی۔۔۔ بچھا رکھی تھی۔۔۔

اور آگے کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔۔۔

جب زرداد چھت پہ آیا وہ اپنے بازو پہ پڑے نیل کو دکھ بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے سر پر کھڑا تھا۔۔۔ پر خاموش۔۔۔

کچھ دیر دانیکن کن اکھیوں سے زرداد کو دیکھتی رہی۔۔۔

Classic Urdu Material

کیا ہے بھئی۔۔۔ کیوں میرے سر پر سوار ہو کر کھڑے ہو گئے ہو۔۔۔ دانیل کو الجھن سی

ہوئی اس کی زبان کے خاموش ہونے پہ۔۔۔

وہ پھر بھی خاموش ہی کھڑا رہا تھا۔۔۔

اب بول بھی دو۔۔۔ نا۔۔۔ اب وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھی۔۔۔

اے ی۔۔۔ ایم۔۔۔ سوری۔۔۔

دائین نے حیرت سے اس کی شکل کی طرف دیکھا۔۔۔ اور اس کا لہجہ۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔ اس نے بھنویں۔۔۔ اچکا کر بغور ارد گرد کا جائی زہ لیا۔۔۔

خیریت ہے۔۔۔ زری۔۔۔ طبیعت تو ٹھیک۔۔۔ ہے۔۔۔ تمھاری۔۔۔ اسے دال میں

کچھ کالا لگا۔۔۔ وہ اور اس سے معافی مانگے۔۔۔۔۔

آج کہیں فرسٹ اپریل تو نہیں۔۔۔ اس نے دل میں سوچا۔۔۔

Classic Urdu Material

میں نے اس دن کچھ زیادہ ہی بد تمیزی کر دی۔۔۔ زرداد زمانے بھر کی معصومیت زبردستی
چہرے پہ سجا کے بولا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ دانیل نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا وہ کچھ بھی
سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

اس دن نہیں۔۔۔ صرف۔۔۔ زرداد ہارون۔۔۔ آپ اکثر مجھ سے بد تمیزی کرتے
ہیں۔۔۔ دانیل نے دو ہونٹ بھیج کے اس کی بات کی نفی کی اور اپنی رائے کا اظہار
کیا۔۔۔

ہم۔۔۔ مم۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ زرداد نے بڑی مشکل سے جبروں کو جکڑ کر مصنوعی ہنسی سجاتے
ہوئے۔۔۔ اس کی بات کی تائید میں سر ہلایا۔۔۔

غلط کرتا رہا میں۔۔۔ اب بڑا ہوا ہوں تو احساس ہوا مجھے۔۔۔ کہہ کر۔۔۔ اس نے اپنا
کان کھجایا۔۔۔

دانیل اب حیرانی کے سمندر میں غوطے لگاتی چارپائی سے اتر کر نیچے کھڑی ہو گئی
تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اسے کیا ہوا ہے۔۔۔ دانیل نے پر سوچ انداز میں زرداد کی شکل کو دیکھا۔۔۔ دنیا بھر کی معصومیت چہرے پر سجائے وہ اس کے سامنے کھڑا اس سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔ اس بات کے لیے جس میں نناوے فیصد غلطی صرف اور صرف دانیل کی۔۔۔ تھی۔۔۔

ٹھ۔ ٹھ۔ ٹھیک ہے۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ اس نے حیران سے ہوتے ہوئے زرداد کو جواب دیا۔۔۔

وہ چھت سے نیچے اتر گیا تھا۔۔۔ وہ ہونٹوں کے پاس گال پہ اپنی انگشت انگلی رکھے حیران سی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

رات کا کھانا سب بیٹھے کھا رہے تھے۔۔۔ ہارون کے حکم کے مطابق جتنی بھی چاہے ہر فرد کی مصروفیت ہو وہ سب کے سب کھانا کھٹے ہی کھاتے تھے۔۔۔

کھانا کھاتے ہوئے کچھ محسوس ہونے پہ دانیل نے نظر اٹھا کے سامنے بیٹھے زرداد کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

نوالہ حلق میں اٹک سا گیا تھا۔۔۔ وہ دنیا بھر کا پیار نظروں میں سموئے اسے تاڑنے میں
مصروف تھا۔۔۔ عجیب سا محسوس ہوا۔۔۔ اسے کیا ہوا ہے۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہا
تھا۔۔۔ اسے الجھن سی ہو رہی تھی۔۔۔ طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔ اس کی۔۔۔

اب وہ اس کے دیکھنے پہ دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔۔

دائین سے کھانا نگلنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

وہ تھا کہ دیکھے ہی جا رہا تھا۔۔۔ کیا ہو گیا اسے۔۔۔ پاگل تو نہیں ہو گیا کہیں۔۔۔ پر سوچ
انداز میں نوالہ منہ کے اندر رکھا۔۔۔

اس کی سمجھ سے تو یکسر باہر تھا وہ

وہ اسے بری طرح پریشان کرنے میں مصروف تھا۔۔۔ جب ہارون کی آواز نے اس کے
حواس بحال کیے۔۔۔

زرداد کیسا ہوا تمہارا پیپر وہ اپنے مخصوص انداز میں۔۔۔ رعب دار آواز میں کہہ رہے
تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

اچھا ہوا ہے۔۔۔ چڑ کے جواب دیا۔۔۔ سب لوگ اب اپنی اپنی گفتگو چھوڑ کے اس طرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔ اشعال زرداد کو بد تمیزی نا کرنے اور تحمل سے رہنے کے اشارے کر رہی تھی۔۔۔

زرداد کو سر چڑھانے والوں میں سے سکندر کے بعد دوسرا نام۔۔۔ اشعال کا تھا۔۔۔ زرداد کو وہ بہت لاڈ کرتی تھی۔۔۔

اچھا تو پہلے بھی دو دفعہ تم دے آئے تھے۔۔۔ مجھے یہ بتاؤ کہ۔۔۔ بی۔ اے تمھاری جان چھوڑے گا اس دفعہ کے نہیں۔۔۔ ہارون نے سخت لہجے میں دو ٹوک بات کی۔۔۔

منال اور دانیل نے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اپنی ہنسی کو روکا۔۔۔

اس نے غصے سے چیخ پٹھا اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

دیکھا تم نے سکندر دیکھا۔۔۔ ہارون نے انگلی کا اشارہ کیا۔۔۔

تم کرو اس کے اور لاڈ۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ لا کر دو اسے گٹار۔۔۔ میرا شیوں کی طرح

بجائے اس کو۔۔۔ ہارون کے غصے کا رخ اب سکندر کی طرف تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

بھائی می جان نا پریشان ہوں۔۔۔ سدھر جائے گا۔۔۔ سکندر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

منال اور اشعال برتن سمیٹنے لگی تھی۔۔۔ اسے کوئی می کچھ کام نا کہتا تھا کیونکہ ایک تو وہ

سب سے چھوٹی تھی دوسرا۔۔۔ وہ سب سے زیادہ گھر میں ذہین تھی۔۔۔

جب کبھی کوئی می غلطی سے اسے کوئی می کام کہہ بھی دیتا تو ہارون اس کی کلاس لے

ڈالتے۔۔۔ انھیں بڑا مان تھا اپنی بھتیجی پہ کہ وہ ڈاکٹر بنے گی۔۔۔

ہاں کبھی کبھار خود کے لیے چائے بنا لیتی تھی۔۔۔ رات گئے تک پڑھنا ہوتا تھا تو اکثر رات

کو چائے بنا کے پیتی تھی وہ۔۔۔

آج بھی وہ خود کے لیے چائے ہی بنانے کھڑی تھی۔۔۔ جب زرداد پکن میں آیا۔۔۔

چہرے پہ تھوڑی دیر والی بحث کا کوئی می نام و نشان نہیں تھا۔۔۔

سنو میرے لیے بھی بنانا ایک کپ۔۔۔ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ بالکل اس کے

پیچھے کھڑا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

کیوں۔۔۔ وجہ۔۔۔ میں صرف اپنے لیے ہی بناتی ہوں چائے۔۔۔ اور بات سنو۔۔۔
خیریت ہے نا۔۔۔ تم کب سے میرے ہاتھ کی بنی چائے پینے لگے۔۔۔ وہ چائے والے چچ
کو دائی یں ہاتھ میں گھومار ہی تھی۔۔۔

سوچ لو۔۔۔ زرداد نے گاڑی کی چابی اس کی آنکھوں کے آگے لہرائی یہ ابھی ابھی چاچو
دے کر گئے ہیں مجھے۔۔۔ انھیں صبح نکلنا کراچی کے لیے تو۔۔۔ کہہ۔۔۔ رہے تھے کہ
دائین کو لے آنا۔۔۔

حد سے زیادہ۔۔۔ کمینے ہو تم۔۔۔ قسم سے۔۔۔ دائین نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا بنا دیتی ہوں وہ دودھ اور ڈال رہی تھی۔۔۔ ساس پین میں۔۔۔

اوکے۔۔۔ تو ایسا کرنا میرے کمرے میں دے جاندا۔ آواز میں بے حد نرمی اور مٹھاس گھلی

تھی۔۔۔ یہ کہ کروہ تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔۔۔

اسے کیا ہو گیا۔۔۔ کچھ دن سے عجیب ہی انداز ہیں اس کے۔۔۔

وہ زرداد کے لیے کپ میں چائے انڈیل رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

دائیں ہاتھ سے کپ کو پکڑ کر اس نے دوسرے ہاتھ سے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

وہ فرش پہ نیچے بیٹھا اپنے گٹار پہ ہلکے سے انگلیاں چلا رہا تھا۔۔۔ شکل کے ساتھ ساتھ خدا نے بہت سریلی آواز سے بھی نوازا تھا اسے۔۔۔

یہ زرداد کا تیسرا گٹار تھا۔۔۔ جو ابھی تک ہارون کی نظر سے بچا ہوا تھا۔۔۔

وہ سکول سے لے کر کالج تک۔۔۔ گانے کے مقابلے کے ہر بڑے لیول پر جیتا تھا۔۔۔ لیکن ہارون اس کے گانا گانے کے بہت خلاف تھے۔۔۔

آہ۔۔۔ تھنکیو۔۔۔ اس نے دانیل کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیا۔۔۔

تم باز نہیں آؤ گے نا۔۔۔ دانیل نے اس کے گٹار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تو جنون ہے میرا۔۔۔ وہ گٹار کو ایک ہاتھ سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا کر بولا۔۔۔

ویسے۔۔۔ ہم۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ چائے بہت اچھی ہے۔۔۔ زرداد نے چائے کا کپ

ہونٹوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

اچھا۔۔۔۔۔ شکر یہ۔۔۔۔۔ دانیل کو حیرت ہو رہی تھی۔۔۔ پہلی دفعہ وہ اسکی تعریف کر رہا تھا۔۔۔

وہ حیرت زدہ سی اس کے کمرے سے باہر آگئی تھی۔۔۔

”

وہ کالج سے باہر نکلی تو بڑے وقت پہ آج وہ باہر کھڑا تھا۔۔ گاڑی سے پیٹھ لگا کے وہ دونوں ٹانگوں کو کراس کی شکل دے کر کھڑا تھا۔۔۔

سیاہ سن گلا سن اس کی خوبصورتی کو اور چاند چار لگا رہے تھے۔۔۔

دائین کو دیکھ کر اس نے اپنی ہتھیلی کو اوپر اٹھا کر ہوا میں لہرایا۔۔۔ ہونٹوں پہ بڑی جازبِ
نظر مسکراہٹ سجائے وہ اس کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول رہا تھا۔۔۔

تم ٹھیک ہونا زری۔۔۔ اس نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ بنا کوئی سی جواب دیے اب گاڑی کی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ رہا تھا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد نے چور نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

سفید یونیفارم میں وہ اور زیادہ سانولی لگ رہی تھی۔۔۔ واضح تھی تو چہرے پر بس اس کی کالی بڑی سی آنکھیں اور ان کے اوپر جھالر کی طرح گرتی۔۔۔ اس کی پلکیں۔۔۔ وہ عام سی شکل کی لڑکی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ یہ دیوانہ وار چاہت کا ناطک بھی اسے مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

ہم۔م۔م۔م۔۔۔ آسکریم۔۔۔ کھاو گی۔۔۔ سوالیہ نظروں سے داینین کی طرف دیکھا۔۔۔

ہیں۔۔۔ کیا کہا۔۔۔ وہ حیرت دیکھتے ہوئے بولی۔

۔۔۔ آسکریم کا پوچھ رہا ہوں۔۔۔ اس نے گلاسز اتارے۔۔۔ کھاو گی کیا۔۔۔ بڑی معنی

خیز نظروں سے دیکھا۔۔۔

مجھے ایک بات نہیں سمجھ آرہی۔۔۔ داینین نے رخ زرداد کی طرف پوری طرح موڑ لیا

تھا۔۔۔ اور خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان پھیری۔۔۔

Classic Urdu Material

تم۔۔۔ یہ سب۔۔۔ کس لیے ہاں۔۔۔ داینین نے انگلی کو دایں بائیں لہراتے ہوئے
کہا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔ خود بھی نہیں سمجھ پارہا۔۔۔ زرداد نے بڑے معصوم انداز میں کان کھجایا۔۔۔
سمجھی نہیں میں۔۔۔ داینین کو واقعی اس کی بات بالکل سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔
ابھی تو مجھے خود سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ تو تمہیں کیا سمجھا پاؤں گا اس نے گلاسزدو بارہ سے
پہنتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر گاڑی آسکریم پارلر کے آگے روکی تھی۔۔۔ اور اس پر ایک مسکراہٹ ڈالتا ہوا باہر
نکل گیا۔۔۔

وہ سارا راستہ اس کی نا سمجھ آنے والے انداز اور نا سمجھ آنے والی باتوں میں الجھی رہی۔۔۔

تم نہیں نیچے آوگی آج کے دن تو آ جاؤ۔۔۔ منال اس کے سامنے کھڑی خفگی سے کہ رہی
تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

آج اشعال کی شادی کی تاریخ رکھی جا رہی تھی۔۔۔ گھر میں بڑی ہلچل تھی۔۔۔ شازرا اور زرداد صبح سے بازار کے چکر لگا رہے تھے۔۔۔ اور ثمرہ اور سدرہ کچن میں گھسی ہوئی تھیں۔۔۔ چند رشتہ دار بھی بلائے گئے تھے۔۔۔

منال نے اس کے بھی کپڑے استری کر دیے تھے۔۔۔ اب وہ اسے بلانے آئی تھی کہ وہ بھی آئے اور تیار ہو جائے۔۔۔

دائین کتابوں میں گھسی پڑھنے میں مصروف تھی۔۔۔ جب منال اوپر آئی۔۔۔

اچھا چلو میں آتی ہوں۔۔۔ اپنے سامنے کھلی کتاب کو بند کرتے ہوئے وہ اٹھی تھی۔۔۔

منال مسکراتی ہوئی نیچے چلی گئی تھی۔۔۔

ہلکے سے پیچ کلر کے سوٹ میں وہ دہلی پتلی سی بڑھی ہوئی بھنوں کے ساتھ۔۔۔ اور

گہری سانولی لگ رہی تھی۔۔۔ چھت پر بیٹھ کر ہر وقت پڑھنے اور منہ کم دھونے سے چہرہ

اور بھی مر جھایا سا لگ رہا تھا۔۔۔ سادگی کا پیکر بنے بس ایک دفعہ سر سری سامنہ دھو کر

وہ پوری طرح تیار تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ سیڑھیاں اتر کے نیچے ہی آرہی تھی جب اچانک زرداد بالکل سامنے آگیا تھا۔۔۔ وہ
شائید چھت سے ہی کچھ لینے جا رہا تھا۔۔۔

ایک دم سے اس نے سیڑھیوں سے گزرتی دانیں کا دیوار پہ ہاتھ رکھ کے راستہ روک دیا
تھا۔۔۔

ہا۔۔۔ وہ ایک دم سے اس کی اس عجیب سی حرکت پہ رکی تھی۔۔۔ کیا ہو گیا تمہیں۔۔۔
پاگل تو نہیں ہو گئے۔۔۔ دانیں نے سینے پہ ہاتھ رکھ کے اپنی سانسیں بحال کیں۔۔۔

اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ بڑے معنی خیز انداز میں کہا گیا۔۔۔ وہ اس پر پوری طرح
نظریں گاڑے کھڑا تھا۔۔۔

کہ۔۔۔ کہ۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ اس کی نظروں۔۔۔ اس کے انداز اور اس کے منہ سے نکلے
اپنی تعریف کے الفاظ نے اسے گڑبڑا سا دیا تھا۔۔۔

مطلب یہ کہ تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ وہ تھوڑا سا اوپر ہوا اور اس کے کان میں
سرگوشی کی۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین کو عجیب سا احساس ہوا۔۔۔ ایسا احساس جس سے وہ انجان تھی۔۔۔

ہٹو۔۔۔ زری۔۔۔ اس نے الجھتے ہوئے اسے کہا۔۔۔

مجھے پتہ ہے میں کتنی پیاری ہوں۔۔۔ اس نے ماتھے پہ بل ڈال کر کہا۔۔۔ اور اس کے بازو

پہ ہاتھ رکھ کے اس سے راستہ مانگا وہ ویسے بھی بہت دن سے اس کے عجیب طریقے سے

دیکھنے سے الجھن کا شکار تھی۔۔۔ اب اس کی باتیں اور پریشان کر رہی تھی۔۔۔

میری نظر سے دیکھو تو پتا چلے تم کتنی خوبصورت ہو۔۔۔ بہت سی فلموں میں بولے ہوئے

بول بھی زرداد کو اسے یوں بولنے مشکل ہو رہے تھے۔۔۔

زرداد کے اس انداز پہ وہ اچانک نظریں جھکا بیٹھی تھی۔۔۔

پھر اس کے بازو کے نیچے سے گزرتی ہوئی وہ بھاگی تھی۔۔۔ ہاتھوں کو ماتھے کو پسینہ

آ رہا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ زندگی میں پہلی دفعہ ایسا ہوا تھا۔۔۔

اسے اپنی کیفیت خود سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

پھر پورا فنگشن زرداد اپنے ہونٹوں پہ قاتل مسکراہٹ سجائے۔۔۔ آنکھوں میں بھر پور پیار
سجائے۔۔۔ اسے گھورتا رہا۔۔۔۔۔

وہ زرداد کے اس انوکھے سے انداز پہ بری طرح نجل تھی۔۔

تھوڑی دیر سب کے ساتھ گزارنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں تھی۔۔۔۔

اس نے اپنے ماتھے پہ آیا ہوا پسینہ صاف کیا۔۔۔۔۔ دل بھی ہلکی سی ردھم سے دھڑکنے لگا
تھا۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے کپڑے بدل کے آئی۔۔۔۔۔ اور لیٹ گئی۔۔۔۔۔ وہ دیر تک پڑھتی

تھی۔۔۔۔۔ لیکن آج تو پڑھنے کو بھی دل نہیں تھا۔۔۔۔۔ زرداد کی باتیں۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں

دماغ میں کہیں گڑسی گئی تھی۔۔۔۔۔ صبح اس کا کلاس ٹیسٹ تھا کیمسٹری کا پر اسے کچھ یاد

نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

یاد تھا تو صرف یہ کہ اسے آج زرداد نے کہا تھا کہ تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ اس

زرداد نے یہ کہا تھا جس پر ہزاروں خوبصورت لڑکیاں مر مر جائیں۔۔۔۔۔ وہ زرداد جو گھر

سے باہر نکلتا تھا تو محلے کی لڑکیاں۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

بہانے سے اپنے گھر کی کھڑکیوں کے باہر کو کھلنے والے پٹ کھول دیتی تھی۔۔۔ وہ زرداد
جس سے بچپن سے لے کر اب تک اس کی لڑائی ہی ہوتی آئی تھی۔۔۔ وہ
زرداد جو محلے بھر میں بد دماغ۔۔۔ بد تمیز۔۔۔ لڑاکا۔۔۔ نکما۔۔۔ بے کار مشہور
تھا۔۔۔

آخری خصوصیات ذہن میں آتے ہی اس کا دل برا سا ہو گیا۔۔۔ دل کو سرزش کیا اور
آنکھوں کو زور سے بند کر لیا۔۔۔ اور کتنی ہی سورتیں پڑھ ڈالی۔۔۔

دوپہر کے کھانے کے لیے بیٹھے سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔

ایک وہ تھی جس کو زرداد کی آنکھوں کی مسلسل تپش پگھلا رہی تھی۔۔۔ کھانا بھی نہیں
کھایا جا رہا تھا۔۔۔

وہ تھوڑا سا کھا کر اٹھنے لگی۔۔۔

دانی۔۔۔ کھانا کیوں اتنا کم کھایا بیٹا۔۔۔ ہارون نے فوراً اسے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

تایا ابلس آج دل نہیں کر رہا۔۔ اس نے اپنی گھبراہٹ کو چھپایا۔۔ جب کے زرداد کے
ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ تھی۔۔۔

دانی یہ اچھی بات نہیں ہے۔۔ اتنا پڑھتی ہو بیٹے۔۔ وہ خفگی سے کہ رہے تھے۔۔۔
وہ معصرت کرتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

چل گیا نامیرا۔۔ جادو۔۔۔۔۔ زرداد کو سکون سا ملا اس کی ایسی حالت دیکھ کے۔۔۔ وہ دل
ہی دل میں ہنس رہا تھا۔۔۔

شازر، سکندر، اور زرداد تم تینوں کھانے کے بعد کمرے میں میری بات سنو آکر۔۔۔
ہارون پریشان سی شکل بنا کر پاس پڑے ہوئے رومال کے ساتھ ہاتھ صاف کر کے اٹھ
گئے۔۔۔

پوچھو اس سے یہ باہر کیا کرتا پھرتا آج کل۔۔۔ ہارون نے زرداد کی طرف ناگواری سے ہا
تھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ چار لوگ۔۔ ہارون کے کمرے میں تھے۔۔۔ زرداد۔۔ شازر۔۔۔ اور سکندر۔۔۔

Classic Urdu Material

سکندر نے سوالیہ انداز میں پہلے زرداد کی طرف دیکھا پھر ہارون کی طرف۔۔۔

سگریٹ بھی پینا شروع کر دی ہے۔۔ تمہارے لاڈلے نے۔۔ ہارون نے دانت پیستے ہوئے سکندر کو کہا۔۔

وہ بدر لنگے کے ساتھ دوستی ہے اسکی۔۔۔ جو اٹے کام وہ کرتا ہے وہی یہ کرتا ہے۔۔۔ زرداد نے سر تھوڑا سا اور نیچے کیا۔۔۔

پوچھو اس سے کتنا ورز لیل کرنا مجھے۔۔۔ پڑھتا وہ نہیں یہ مار کٹائی کی کرتا رہتا۔۔۔ ہارون
کابس نہیں چل رہا تھا وہ اس ناہنجار پر تپھڑوں کی بارش کر دیں۔۔۔

زری۔۔۔ بابا سچ کہہ رہے ہیں کیا۔۔۔ سکندر لہجے میں نرمی لاتے ہوئے بولے۔۔۔

چاچو سگریٹ کا مجھے بھی شک تھا اس پر۔۔۔ ستار نے اسے جھاڑ پلانے میں اپنا حصہ

ڈالہ

وہ تو مجھے بھی ہے تمہارے۔۔۔۔۔ یہ تم بھی پتے ہو۔۔۔ زرداد نے دانت پیستے ہوئے

شازر کو کہا۔۔۔ اس کو تو ویسے بھی وہ کسی کھاتے میں نہیں لاتا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

میں۔۔۔ میں کب پیتا ہوں۔۔۔ شازر جزبزا ہو گیا تھا۔۔۔ پر اس کے بعد وہ بولا کچھ نہیں۔۔۔

تمہیں اتنے مہنگے سکولوں میں پڑھایا۔۔۔ اتنی محنت کی تم پر۔۔۔ اتنی میں شازر پر کرتا تو وہ آج کچھ کا کچھ ہوتا۔۔۔ ہارون اس پر کھڑے چیخ رہے تھے۔۔۔

تو نا کرتے نا احسان مجھ پر۔۔۔ وہ اب بد تمیزی سے اٹھا تھا۔۔۔

دیکھا۔۔۔ دیکھا۔۔۔ اس کو۔۔۔ ہارون نے سکندر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم سے اچھی تو وہ دانیل ہے۔۔۔ اس کی وجہ سے سرفخر سے اٹھا کے نکلتا میں گھر سے۔۔۔ کوئی یو چھتایہ آپ کی بچی ہے سینا چوڑا ہو جاتا میرا۔۔۔ ہارون کے لہجے میں تلخی تھی۔۔۔

دانیل۔۔۔ دانیل۔۔۔ اس نے غصے سے دانت پیسے۔۔۔

ہاں پیتا ہوں میں سگریٹ۔۔۔ مار دیں پھر مجھے۔۔۔ وہ ہارون کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کھڑا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ہارون کا زناٹے دار تھپڑ اس کا گال جلا گیا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے ناک پھولا کے کمرے سے دروازہ مارتے ہوئے نکل گیا تھا۔۔۔

دائین یہ۔۔۔ دائین وہ۔۔۔ میں دکھاتا ہوں سب کو دائین بھی کیا ہے۔۔۔

وہ رات کو غصے کی حالت میں دائین کے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

تھوڑی سی دروازے پہ دستک دے کر اب وہ کمرے میں داخل ہو گیا تھا۔۔۔

زری۔۔۔ کیسے چلے آئے ایسے کمرے میں۔۔۔ دائین نے خفگی کے سے انداز میں

جلدی سے ایک طرف پڑا پناد وپٹہ اٹھا کر گلے میں لیا۔۔۔

چائے بنا دو مجھے۔۔۔ خود پہ بہت کنٹرول کر کے کھڑا تھا وہ۔۔۔

کیوں۔۔۔ میں تمہاری ملازمہ ہوں کیا۔۔۔ اسے اس کی بے تکلفی۔۔۔ کھٹک رہی تھی۔۔۔

نہیں ملازمہ نہیں۔۔۔ کچھ اور تو ہو میرے لیے۔۔۔ اپنے جھوٹے جذبات دکھاتے ہوئے

وہ آگے آیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

کہ۔۔۔ کہ۔۔۔ کیا مطلب سمجھی نہیں میں۔۔۔ اس نے زرداد کو اس سے پہلے کبھی
ایسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

پتہ نہیں خود بھی سمجھ نہیں پاتا ہوں میں کہ کیا ہو تم میرے لیے۔۔۔ زرداد نے
دھیرے سے اس کے ہاتھ کو تھاما تھا۔۔۔

دائین بدک کے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

زرداد پلینز۔۔۔ میرے کمرے سے نکل جاو اسی وقت۔۔۔ دائین کی دھڑکنیں بے
ترتیب ہو کر ایسے شور کرنے لگی تھیں۔۔۔ کہ وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔ کہ ایسے کیوں
ہوا۔۔۔

پلینز زرداد چلے جاؤ۔۔۔ اس نے دھکے کے سے انداز میں زرداد کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے
اسے باہر کو دھکیلا۔۔۔

وہ ناک اور منہ دونوں پھلا کے تیزی سے باہر نکل گیا۔۔۔

اور وہ اپنے دھڑکتے دل کو لے کر فرش پہ بیٹھتی ہی چلی گئی۔۔۔

Classic Urdu Material

منال میری شرٹ پر پس کر دو۔۔۔ منال اور دانیل ٹی وی دیکھ رہی تھیں جب وہ آیا۔۔۔

دانیل کو دیکھتے ہی۔۔۔ اس نے پھر سے منہ پھلایا تھا۔۔۔ پچھلے تین دن سے وہ دانیل سے بات تو دور کی بات۔۔۔ اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔ اگر وہ چوری سے اسے دیکھتی بھی تو وہ خفا سا انداز لے کر وہاں سے چلا جاتا۔۔۔ جب سے وہ ایسے ناراض ہوا تھا دانیل کا کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کونسی کشش تھی جو اسے زرداد کے لیے دیوانہ بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کے ٹیسٹ بھی گندے ہو رہے تھے۔۔۔ اس دن سے پڑھنے کو دل ہی نہیں

کرتا تھا۔۔۔

منال کو ثمرہ نے اسی وقت آواز دی جیسے ہی وہ زرداد کی شرٹ کو استری کے میز پر پھیلا

چکی تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔ دانیل۔۔۔ ذرا۔۔۔ زری کی شرٹ پر پس کر دو۔۔۔ میں امی کے بات سن کر آتی

ہوں۔۔۔ وہ عجلت میں دانیل کو کہہ کر چلی گئی۔۔۔

Classic Urdu Material

ابھی دانیں میز کے پاس ہی آئی تھی۔۔۔ کہ وہ ناک پھلا کر اس کے پاس آیا۔۔۔ اکیلی
بنیان پہن رکھی تھی۔۔۔ اس کے مضبوط۔۔۔ بازو اور چوڑا سینا۔ اسے ایک پل میں ڈھیر
کر دینے کی حد تک دلکش بنا رہے تھے۔۔۔

چھوڑو۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ میری شرٹ کو ہاتھ مت لگانا۔۔۔ اس نے جھٹکے
سے اپنی شرٹ وہاں سے اٹھائی تھی۔۔۔
ہٹو یہاں سے۔۔۔ وہ اسے استری کے پاس سے ہٹنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

ایک دم سے آنسوؤں کا گولا سا تھا جو اس کے گلے میں اٹک گیا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کے زرداد اس کے گالوں پہ بہتے اس
کے آنسو دیکھ لیتا۔۔۔

چائے کا پانی کیتلی میں بار بار ابال کھا رہا تھا اور وہ۔۔۔ پاس خاموش کھڑی تھی۔۔۔ ناخن
بار بار دانتوں میں ڈالے وہ اپنے دل کو قابو کرنے کی ناکام کوشش میں لگی رہی۔۔۔

پھر چائے کپ میں انڈیلے انڈیلے۔۔۔ اس کے ہاتھ دھیرے سے کانپ رہے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

چائے کا کپ لے کر وہ زرداد کے کمرے کے آگے بند دروازے کو گھور رہی تھی۔۔۔

پھر اپنے من بھاری ہاتھ کودل کی بے تابی کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے اٹھایا تھا اور

دروازے پہ دستک دے ڈالی۔۔۔

وہ گٹار پہ کسی دھن کو بجا رہا تھا۔۔۔ جو اسے باہر بھی سنائی دے رہی تھی۔۔۔ اس کا

کمرہ چھت پر بھی اس ہی لیے تھا کہ گٹار کی اور اس کے گانے کی آواز نیچے نا جائے۔۔۔

دستک کے بعد اس نے دروازہ کھولا تھا۔

وہ سامنے اپنے پورے جلوے لیے بیٹھا تھا۔۔۔ اس کا چین تک چرا لینے والا۔۔۔

زرداد نے چہرہ اٹھا کے اوپر دیکھا۔۔۔ اور پھر ایسے بے نیازی دکھائی کہ جیسے وہ ہے

ہی نہیں۔۔۔

وہ دھیرے سے چائے لے کر اس ک پاس آئی تھی۔۔۔

اور کپ زرداد کے پاس رکھ دیا۔۔۔

چائے۔۔۔ تمہارے لیے۔۔۔ مدھم سی آواز گونجی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ وہ ابھی تک خفا تھا۔۔۔

دائین کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔ مجھے ضرورت ہے۔۔۔ اس نے ہلکی سی آواز میں کہا۔۔۔

کیوں۔۔۔ اس دن تو ایسے اپنے کمرے سے نکلا تھا مجھے جیسے میں تمہیں کھانے لگا ہوں۔۔۔ بڑی خفگی کے انداز میں زرداد نے کہا۔۔۔

دائین اپنے دونوں ہاتھوں کو مسلنے لگی۔۔۔ مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔ روہانسی سی آواز میں کہا۔۔۔

ہم۔م۔م۔م۔ وہ گٹار ایک طرف رکھ کے سیدھا ہوا۔۔۔ تو بس ہو ہی گئی میرے آگے اس کی اکڑکی۔۔۔ زرداد نے کیمنگی سے سوچا۔۔۔

زہر لگ رہی تھی اس وقت اسے وہ اپنے سامنے بیٹھی۔۔۔

چائے کا کپ اٹھا کر اپنے منہ کو لگایا اور پیار بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ وہ جواسے پہلے ہی محبت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ ایک دم سے سٹپٹا سی گئی۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد کو اس کی بے چینی پہ ہنسی آگئی۔۔۔ وہ تیزی سے اپنی بے ترتیب دھڑکنیں
سنجھالتی نیچے کو بھاگی۔۔۔۔

پچھلے سے اسے زرداد کا ایک جان دار قہقہہ سنائی دے رہا تھا۔۔۔ جسے وہ کسی اور انداز میں
لے گئی۔۔۔

جبکہ زرداد نے قہقہہ کسی اور وجہ سے لگایا تھا۔۔۔۔



سب سے چھپ کے اب زرداد کو دیکھنا۔۔۔ اس کے لیے دل سے چائے بنانا۔۔۔ جب

وہ گٹار بجاتا اس کے پاس گھنٹوں بیٹھے رہنا۔۔۔ یہ سب اب دین کو بہت اچھا لگنے لگا

تھا۔۔۔

پڑھنے کو کتاب کھولتی تو زرداد کی کچھ باتیں ذہن میں گھومنے لگتیں۔۔۔ وہ کھوسی

جاتی۔۔۔ لب مسکرانے لگتے۔۔۔ انجانے احساسات دل پہ گدگدی کرنے

لگتے۔۔۔ گھنٹوں۔۔۔ دم سادھے۔۔۔ بستر پر اس کی اپنے اوپر گڑی ان آنکھوں کے

بارے سوچتی رہتی۔۔۔ پاس پڑی کتاب کے صفحے۔۔۔ پنکھے کی ہوا کے ساتھ اٹھل پھل

Classic Urdu Material

ہو ہو کر پاگل ہوئے جاتے۔۔۔۔۔ پر وہ تو پگلی ہو چکی تھی۔۔۔ کچی عمر میں۔۔۔ محبت کے
سمندر میں بنا تیرا کی سیکھے ہی غوطہ لگا چکی تھی۔۔۔ اب ڈوبنا تو طے پایا تھا۔۔۔



میں ناتمہیں کہتا تھا۔۔۔ کہ بس یہ چلا تمہارا جادو۔۔۔ اور وہ گئی اس کی اکڑ۔۔۔ بدر نے ہاتھ کا اشارہ آسمان کی طرف کیا۔۔۔

یار لیکن کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا اب مجھے۔۔۔ زرداد نے سگریٹ کا کش لگایا اور پھر منہ کو تھوڑا سا اوپر کر کے دھواں منہ سی نکالا۔۔۔ دھواں اب ہوا میں گھلنے لگا۔۔۔

کیا مطلب کیا ٹھیک نہیں لگ رہا پاگل سارا دن تیرے ناک میں دم کر رہتی تھی۔۔۔۔۔

اور اب دیکھنا تو اس دفعہ وہ بھی فیل نہ ہوئی میڈیکل میں تو نام بدل دینا اپنے اس جگر

کا۔۔۔ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھ کے بڑے فخر سے کہہ رہا تھا وہ۔۔۔۔۔

یار وہ بہت ہی زیادہ سنجیدہ ہے۔۔۔ مجھے اب کوفت ہوتی۔۔۔ اور ایکٹنگ کر کر کے۔۔۔
 زرداد نے بے زاری سے سگریٹ کو ہوا میں اچھال دیا۔۔۔

Classic Urdu Material

تو نا کر اب بس وہ تو ساری ڈوب چکی ناب چھوڑ دے اس کا ہاتھ اور نکل آ اس سمندر سے
 باہر اکیلا۔۔۔۔۔ بدر نے آنکھ دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہمم۔م۔م۔م۔ کہ تو ٹھیک رہا ہے۔۔۔ اس نے تھوڑی پریشانی میں سوچا۔۔۔



اشعال کی مہندی تھی آج۔۔ گھر مہمانوں سے بھرا پڑا تھا۔۔ آج تو سب رشتہ دار گھر پہنچ چکے تھے۔۔۔

زرداد اور شازر کی توپھر کی گھومی پڑی تھی آج کام کر کر کے۔۔۔ اب جا کہ وہ فارغ ہوا تھا تو سوچا کہ اپنے بھی کپڑے تبدیل کر آتا ہوں۔۔۔ یہ سوچ ذہن میں آتے ہی وہ اوپر لمبے لمبے ڈگ سے سیڑھیاں پھلانگتا اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو ایک دم سے رکنے پہ مجبور ہو گیا۔۔۔

کوئی ی۔۔۔ لڑکی۔۔۔ اپنے پورے جلوے لیے۔۔۔ اس کے ڈریسنگ میز کے سامنے
کھڑی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

د مکتی رنگت۔۔۔ چمکتی آنکھیں۔۔۔ گلابی ہونٹ۔۔۔ سرو قد

۔ ایک تو وہ خوبصورت بہت تھی۔۔۔ اوپر سے اس کے بناؤ سنگھار نے اسے اور دلکش بنا دیا تھا۔۔۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ اک دم سے مڑی تھی۔۔۔

پہلے کچھ حیران سی ہوئی۔۔۔ پھر کچھ پریشان سی ہوئی۔۔۔ پھر کچھ گھبرا سی گئی تھی۔۔۔ وہ دروازے کو باز و کھول کے بند کرنے کے سے انداز میں کھڑا۔۔۔ اسے مسلسل تاڑے جا رہا تھا۔۔۔

م۔م۔مجھے۔۔۔ آنٹی نے بھیجا تھا اوپر کہ فری ہے ڈریسنگ۔۔۔ وہ زرداد کو یوں اپنے سامنے دیکھ کر گھبرا سی گئی تھی۔۔۔

اُس اوکے۔۔۔ زرداد نے بڑی خوش دلی سے کہا۔۔۔

وہ زرداد کے دیکھنے سے پریشان سی ہو کر تیزی سے وہاں سے نکلنے کے لیے بالکل اس کے سامنے آگئی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اف۔۔۔ آج گٹار کی طرح اس کے دل کے تار بجنے لگے تھے۔۔

راستہ دے دیں پلیز۔۔۔ لڑکی نے بڑے انداز سے کہا تھا۔۔

ادائی ہیں۔۔۔ بھی۔۔۔ ہیں۔۔۔ میرے۔۔۔ محبوب۔۔۔ میں۔۔۔

گانے کے بول زرداد کے ذہن میں گونجنے لگے تھے۔۔

پاگل۔۔۔ لڑکی ایک اندازِ دلربائی سے کہتے ہوئے اس کے بازو کے نیچے سے نکل کر

چلی گئی۔۔



زرد رنگ کا غرار۔۔۔ گہری۔۔۔ گلابی قمیض۔۔۔ اور ملے جلے دونوں رنگ کا دوپٹہ۔۔۔

منال سے ہلکا سا میک اپ کروا کر وہ بہت حد تک جاذبِ نظر لگ رہی تھی۔۔

لب تھے کہ بار بار مسکرا رہے تھے۔۔۔ دل چاہ رہا تھا اب زرداد اسے دیکھ لے ایک

نظر۔۔۔ اسی خیال کے دل میں آتے ہی وہ سیڑھیاں پھلانگتی اس کے کمرے میں۔ آ

گئی تھی۔۔

Classic Urdu Material

آئی تو خود اسکے ہوش اڑانے تھی۔۔۔ پر اسے دیکھ کر خود ہی ہوش اڑا بیٹھی تھی۔۔۔ وہ لگ بھی ایسا ہی رہا تھا۔۔۔ ہوش اڑا دینے والا۔۔۔ دل دھڑکا دینے والا۔۔۔

اسے دیکھ کر بس ایک نظر ڈال کے وہ پھر سے ڈرینگ کے آئی نے کے سامنے سیدھا ہو گیا تھا۔۔۔

کیا ہوا زرداد نے دیکھا تک نہیں۔۔۔۔۔ دل ایک دم سے بجھ ہی گیا تھا۔۔۔ بہت اچھے لگ رہے ہو۔۔۔ مدھم سی آواز تھی۔۔۔ دانیں نے پیار بھری نظروں سے زرداد کو دیکھا۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔ وہ خود پہ سینٹ کا چھڑکاؤ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ تھوڑا کھڑا کھڑا سا لگا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔ چلیں نیچے۔۔۔ وہ یہ کہہ کر تیزی سے نیچے کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

اور اسکا ہاتھ ہوا میں تھوڑا سا اوپر اٹھا تھا۔۔۔۔۔ کانچ کی چوڑیاں کھنک سی گئی تھیں۔۔۔۔۔

اس کے زبان کے الفاظ کے ساتھ۔۔۔ جو یہ کہنے جا رہے تھے۔۔۔ کہ ”کیا ہوا زرداد تم

Classic Urdu Material

ناراض ہو مجھ سے۔“ ہاتھ اسکا ہوا میں ہی رہ گیا تھا اور بات اس کی دل میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔

اب وہ اسے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

پھر ایک پھینکی سی مسکراہٹ اس کے چہرے پہ آئی تھی۔۔۔ وہ آج اتنے دل سے تیار ہوئی تھی۔۔۔

بو جھل قدم اٹھاتی۔۔۔ وہ واپس جا کر خود کو زرداد کے کمرے کے آئی نے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ ویسے تو جب سے زرداد کے لیے دل نے دھڑکنا شروع کیا تھا اس کو خود اپنا آپ اچھا ہی لگتا تھا۔۔۔

لیکن آج وہ کچھ الگ ہی لگ رہی تھی۔۔۔ اپنے ٹوٹے دل کو لے کر وہ ہلکے سے مسکراتی ہوئی نیچے اتری تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد کی نظریں مسلسل اس لڑکی کو تلاش رہی تھیں۔۔ ڈھول اور گانوں کی آوازیں۔۔۔
مسلسل گونج رہی تھیں۔۔۔

گھر کے صحن میں ہی۔۔ چھوٹا سا سیٹج بنا کر انتظام کیا گیا تھا۔۔ مہندی کا۔۔ وہیں نیچے
کارپٹ پر بہت ساری لڑکیاں زور زور سے ڈھول پیٹ کر کوئی پنجابی شادی کا گانا گارہی
تھیں۔۔۔

ان ساری لڑکیوں میں وہ اپسرا موجود نہیں تھی۔۔

کہاں۔۔ ہے۔۔ کہاں ہے۔۔ وہ بے چین سا تھا۔۔

پھر اچانک وہ منال کے ساتھ۔۔ برآمدے سے باہر آرہی تھی۔۔

ہنستے ہوئے۔۔۔ اپنے دوپٹے کو کندھے پہ ٹکاتے ہوئے۔۔۔

اف۔ف۔ف زرداد کے دل پہ بجلیاں گراتے ہوئے۔۔

پتہ ہی ناچلا کب وہ چلتا ہوا منال کے بالکل پاس کھڑا تھا۔۔ نظریں۔۔ اس اپسرا کے
دلکش چہرے پہ ٹکی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

کیا ہوا زری۔۔ منال نے اس کو یوں پاس کھڑا دیکھ کر پوچھا۔۔

بات سننا ذرا میری۔۔ منال کے کان میں سرگوشی کی۔۔

منال اس کے ساتھ چلتی۔۔ برآمدے کے دروازے کے پاس آگئی تھی۔۔

کون ہے یہ۔۔ کان کھجاتے ہوئے اپنے دل کے تاثرات چھپاتے ہوئے۔۔ وہ منال سے

سرگوشی کے انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔

نیلیم آنٹی کی بھتیجی لگتی سسرال کی طرف سے۔ باہر سے آئی ہے۔ منال نے کن اکھیوں

سے اس کے انداز کو جانچا اور اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے کہا۔۔

نیلیم ثمرہ کی خالہ زاد تھی۔۔ ویسے تو آنا جانا کم ہی تھا۔۔ یہ لوگ حیدر آباد کے رہنے والے

تھے اور وہ۔۔ لاہور رہتی تھیں۔

نیلیم کی شادی اچھے کھاتے پیتے گھرانے میں ہوئی تھی۔۔ اس لیے جب کبھی شادیوں

میں آتی تو اچھی آؤ بھگت کی جاتی تھی اسکی۔۔

Classic Urdu Material

کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔ منال نے شرارت سے اپنا کندھا زرداد کے کندھے کو مارا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔ زرداد نے نجل ساہو کر اپنے ہونٹوں پہ زبان پھیری۔۔۔

اوہ۔۔۔ اچھا۔۔۔ یہی بات ہے نا۔۔۔ میرے ہیرو۔۔۔ منال نے شوخی کے سے انداز میں پوچھا۔۔۔

بلکل زیادہ شوخی مت ہو۔۔۔ زرداد نے اپنی قمیض کو جھٹکا دیا۔۔۔

اچھا بات سن نام کیا ہے اس کا۔۔۔ منال اس کے روکھے رویے کو دیکھ کے کندھے اچکا کے جانے لگی تو پیچھے سے زرداد نے آواز دی تھی۔۔۔

منسا۔۔۔ منسا نام ہے۔۔۔ منال کی شوخی پھر سے لوٹ آئی تھی۔۔۔

پر وہ تو اس کے نام کو زیر لب دھرا رہا تھا۔۔۔ واہ کیا نام ہے۔۔۔ منسا۔۔۔ منسا۔۔۔

کیا ہوا ہے تجھے کیا بڑا بڑا رہا۔۔۔ بدر نے ایک دم سے پیچھے زور کی تھپکی دی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

کچھ نہیں۔۔۔ زرداد کی نظر بار بار منسا پہ پھسل پھسل جا رہی تھی۔۔۔ اب وہ اشعال کے ساتھ سیٹج پہ بیٹھی اسے مہندی لگا رہی تھی۔۔۔ کھنکتی ہنسی۔۔۔ ایسی تھی کہ زرداد کے کانوں میں رس ہی تو گھل رہا تھا۔۔۔

واہ کیا خوبصورت۔۔۔ چہرہ ہے استاد۔۔۔ آپ کی نظروں کا یوں فکس ہو جانا سمجھ میں آتا ہے۔۔۔ بدر نے کمینگی کے سے انداز میں زرداد کی نظروں کا تعاقب کر کے منسا کو دیکھا۔۔۔ جبکہ اس کے دونوں ہاتھ کیمرے کے سے انداز میں اس کی نظروں سے ہوتے ہوئے۔۔۔ منسا پر جا رہے تھے۔۔۔

زبان کو قابو میں رکھ سمجھا تو۔۔۔ نہیں تو زبان سے ہی پکڑ کر پٹخ ڈالوں گا۔۔۔ پتا ہے نا میرا۔۔۔ تمیز سے۔۔۔

خونخوار نظر ڈالی۔۔۔ بدر پہ

اور نظریں اب پھر سے۔۔۔ اسی کے دیدار کے مزے لے رہی تھیں۔۔۔

مسلل کسی کی نظروں کا حصار اسے پریشان ہی کر رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

آخر دیکھنا ہی پڑا۔۔۔ وہی لڑکا تھا جو چھت پہ اسے ملا تھا۔۔۔

تو جناب ہو ہی گئے شکار۔۔۔ دل ہی دل میں وہ مسکرائی ہی تھی۔۔۔

وہ ایسے ہی بجلی گرا دینے والی تھی۔۔۔ اسے اچھا لگتا تھا۔۔۔ خود پہ یوں۔۔۔ لڑکوں کا لٹو ہو
جانا۔۔۔ یہ سب اسکے غرور میں اضافہ کرنے کی وجہ بنتا تھا۔۔۔

وہ کبھی کبھی چورسی نظروں سے اسے دیکھ لیتی تھی۔۔۔ جو بھی ہوزرداد کے خوب روچہرے
نے چھلکے تو اس کے بھی چھڑوا دیے تھے۔۔۔

دائین کی اور منال کی بھاگ دوڑ لگی ہوئی ہی تھی مہمانوں کو سنبھالنے میں۔۔۔ پھر بھی وہ

آتے جاتے۔۔۔ زرداد کو دیکھ کر اپنی بے چین روح کو سکون دے رہی تھی۔۔۔ ان دو

مہینوں کے اندر اندر وہ بری طرح۔۔۔ زرداد کی محبت میں جکڑی جا چکی تھی۔۔۔

زرداد کیوں ناراض ہے۔۔۔ دانتوں سے ہونٹوں کو کچلتے ہوئے اس نے سوچا۔۔۔ غلطی تو

نہیں ہو گئی کوئی ہی مجھ سے۔۔۔ بار بار ذہن اپنی کسی ایسی کوتاہی کو تلاش رہا تھا جو

اس سے انجانے میں ہو گی ہو۔۔۔ اور زرداد ناراض ہو گیا ہو۔۔۔



Classic Urdu Material | by Huma Waqas

DilGalti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

چائے کے کپ کو دھیرے سے تھامے وہ زرداد کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔ رات کے تین بج رہے تھے۔۔۔ کچھ لوگ سوچکے تھے تو کچھ ابھی بھی جاگ رہے تھے۔۔۔ ہلکی ہلکی باتوں کی آواز۔۔۔ لڑکیوں کی کھنکتی ہنسی۔۔۔ اور تایا باکی بار بار سونے کی تاکید کی آوازیں۔۔۔ آرہی تھیں۔۔۔

ہلکی سی دستک کے بعد وہ بلا تکلف کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ وہ ہونٹوں پہ گہری مسکراہٹ سجائے چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔ قمیض اتار کر سی کی پشت پہ ڈال رکھی تھی۔۔۔ شلواریں کے اوپر بنیان زیب تن تھی۔۔۔

دائین کو دیکھ کے اس نے عجیب سے طریقے سے بھنویں اچکائی تھیں۔۔۔

چائے۔۔۔ دائین نے چائے کے کپ والا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

مجھے نہیں پنی لے جاؤ۔۔۔ روکھا سا انداز۔۔۔ تھا۔۔۔ وہ اب الماری سے ٹی شرٹ نکال کے پہن رہا تھا۔۔۔ چہرے پر عجیب سی بے زاری اور ناگواری کے تاثرات تھے۔۔۔

زری۔۔۔ ناراض ہو مجھ سے گھٹی سی آنسوؤں میں ڈوبی آواز تھی۔۔۔

نہیں تو۔۔۔

وہ ہی بے رخی۔۔۔۔ کے انداز میں جواب دیا۔۔۔

دائین تھوڑا سا مسکرا کر آگے آئی تھی۔۔۔ زرداد کے بازو پہ ہاتھ رکھا۔۔

چوڑیوں کی کھنک ایک دم سے کمرے کی خاموشی میں مدھر ساز بجاگئی تھی

۔۔۔ زری۔۔۔ اتنی چاشنی میں گھلی آواز میں اس نے کہا تھا۔

لیکن اس سنگدل پہ کیا اثر۔۔۔۔۔ جوں کاتوں بس خاموش ہی رہا۔۔۔

بولو کیا کوتاہی کر بیٹھی میں اب۔۔۔۔۔ پیار بھری آواز۔۔۔

زرداد ان دو ماہ میں اس سے اتنی بار ناراض ہو گیا تھا کہ اسے اب عادت سی ہوگئی تھی

اس کی ناراضگی۔۔۔۔۔ کی۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دائین کیوں دماغ کھا رہی ہو یا۔۔۔۔۔ زرداد کو چڑسی ہو رہی تھی۔۔۔

بازو کو ایک جھٹکادے کر چھڑوا ڈالا۔۔۔۔۔ چوڑیوں کی کھنک پھر سے گونجی۔۔۔۔۔ ایسے جیسے

چینچا اٹھی ہوں۔۔۔

Classic Urdu Material

اب کیسے جان چھڑاؤں اس سے۔۔۔ خود ہی پھنس کے رہ گیا ہوں۔۔۔ زرداد نے بیزار
سی شکل بنا کر سوچا۔۔۔

رخ موڑ کر دانیں کی طرف پیٹھ کر ڈالی۔۔۔ پروہ کچی عمر میں۔۔۔ اس سفر پہ نگلی ہوئی
مسافر کیا جانے کہ وہ موا۔۔۔ اس کے جذبات نہیں سمجھتا بس اس کو زیر ہی کرنا چاہتا
تھا۔۔۔

بتاؤ تو اچھا۔۔۔ سوری۔۔۔ وہ کانوں کو ہاتھ لگائے کھڑی تھی۔۔۔

دو دنوں ہاتھوں کی چوڑیوں نے بہت شور کیا پروہ نا سمجھی۔۔۔

دانیں یار جاؤ ناپلیز میں بہت تھکا ہوا ہوں۔۔۔ زرداد نے تھوڑی سختی سے کہا۔۔۔

وہ ایک دم گھبرا سی گئی۔۔۔ پروہیں کھڑی تھی ابھی۔۔۔

جاؤ ناپار بہت رات ہو گئی ہے۔۔۔ اور بیزاری دکھائی دی۔۔۔

اور بازو لمبا کر کے دروازے کی طرف اشارہ کر ڈالا۔۔۔

Classic Urdu Material

ایک دم آنکھیں اور دل دونوں بھر آئے تھے۔۔۔ بوجھل قدم اٹھاتی وہ وہاں سے بھاگ
آئی تھی۔۔۔

ساری رات۔۔۔ وہ تکیہ بھگوتی رہی تھی۔۔۔ منال اور کچھ اور لڑکیاں اس کے کمرے میں
تھی آج۔۔۔ منال کے کمرے میں نیلم اور منسا کو ٹھہرایا گیا تھا۔۔۔

روتے روتے جب اسکی آنکھ لگ رہی تھی۔۔۔ تو ہلکی ہلکی اذان کی آواز اس کے کان میں پڑ
رہی تھی۔۔۔



www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یہ نئی والی گاڑی میں۔۔۔ میں کچھ مہمان لے جاتا ہوں میرج ہال تک۔۔۔
سب لوگ گھر سے باہر تیار ہو کر نکل رہے تھے۔۔۔ زرداد نے آج تھری پیس سوٹ پہنا
ہوا تھا۔۔۔ سرخ رنگ کی ٹائی۔۔۔ لگائی ہوئی تھی۔۔۔

وہ گاڑی کے پاس آتی ہوئی ی ثمرہ سے کہہ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

آپ اور آنٹی نیلم بیٹھ جائیں نا۔ وہ کان کھجاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اسے شمرہ سے
تھوڑی دیر پہلے بات کرتی ہوئی نیلم اور اسکے پاس منسا کھڑی نظر آگئی تھی۔۔۔۔
سرخ رنگ کا لمبا سا فراک تھا۔۔ اور وہ اس میں دمک رہی تھی۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔ میں نیلم کو بلا کر لاتی ہوں۔۔

تھوڑی دیر بعد شمرہ۔۔ نیلم اور منسا کے ساتھ چلتی ہوئی گاڑی کی طرف آرہی تھی۔۔ وہ
نیلم اور شمرہ سے تھوڑا سا پیچھے چل رہی تھی۔۔ زمین پہ بڑے ناز سے قدم رکھتی ہوئی
وہ آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔

چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔۔۔ چہرے پہ سلیقے سے کیا ہوا میک اپ تھا۔۔ جو اس کے
دلکش چہرے کو چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔

بڑے انداز میں زرداد نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔ منسا کے لیے۔۔۔ وہ اپنے بڑے
سے فراک کو سنبھالتی۔۔ بڑی نازکت سے گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔۔

زرداد نے اپنی انگلیوں سے ٹائی کی ناٹ کو پکڑ کر بڑی ادا سے دائیں بائیں گھمایا
تھا۔۔ اور فرنٹ سیٹ پہ بڑی شان سے بیٹھا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ درحقیقت۔۔۔ دل کو دھڑکا دھڑکا دینے والی شخصیت رکھتا تھا۔۔۔

شرہ زرداد کے ساتھ آگے بیٹھی تھی۔۔۔ اور نیلم اور منسا پیچھے۔۔۔

سب لوگ مختلف گاڑیوں میں بیٹھ کے میرج ہال کی طرف رواں تھے۔۔۔

زرداد نے مرر کو گھما کر پیچھے بیٹھی۔۔۔ منسا پریٹ کر لیا تھا۔۔۔ اس کو ساری خبر تھی اور وہ اپنی ہنسی دبانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔ کبھی کبھی نظر چرا کہ زرداد کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

منسا کو کراچی بھی دیکھنا اس کے بعد۔۔۔ بہت اسرار کر رہی مجھ سے۔۔۔ نیلم کہ آواز نے گاڑی کی خاموشی کو توڑا تھا۔۔۔

اوہ بڑی اچھی بات ہے۔۔۔ بیٹا سارا پاکستان گھوم کے جانا۔۔۔ شرہ نے خوش دلی سے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

مجھے بتادیں۔۔۔ میں لے جاؤں گا آپکو۔۔۔ کراچی گھمانے۔۔۔ زرداد نے خوش دلی سے کہا۔۔۔ اور ایک بھرپور نظر منسا پہ ڈالی۔۔۔ جو ادبے نیازی سے گردن گھما کہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں زرداد کے ساتھ چلی جانا۔۔۔ ثمرہ نے بھی تائی ید کر کے زرداد کی خوشی میں اضافہ کر دیا۔۔۔

زرداد نے مسکرا کے مرر میں منسا پر پھر سے نظر ڈالی تھی۔ جو دھیرے سے مسکرا رہی تھی۔۔۔



ہلکے سے نارنگی کلر کاموتیوں کے کام والا کپری۔۔۔ اور شارٹ شرٹ پہنے۔۔۔ سلیقے سے بالوں کو کرل ڈال کے آگے شانوں پہ ڈالے۔

ہلکا سا اپنی جلد کے ہی ہم رنگ میک اپ میں وہ بہت حد تک اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ پر اس کی بڑھی ہوئی بھنویں۔۔۔ جو کافی گھنی تھیں۔۔۔ اس کے رنگ کو اور دہا رہی تھیں۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ اشعال کے ساتھ پار لڑ میں تھی۔۔

وہ لوگ اب حال میں پہنچے تھے۔۔۔

۔ اب وہ اشعال کو لے کر حال کی طرف جا رہی تھی۔۔۔ لیکن نظریں بار بار کہیں زرداد کی ایک جھلک کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھیں۔۔۔

دانی۔۔۔ زری کو بلا کر لانا۔۔۔ اشعال نے دھیرے سے اس کے کان میں کہا تھا۔۔۔ جب وہ اسے برائی یڈل روم میں بیٹھا رہی تھی۔۔۔

ہم۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ بلا کر لاتی ہوں۔۔۔ اس کی تودل کی بات کر دی تھی اشعال نے۔۔۔

وہ زرداد کو پورے حال میں تلاش کر رہی تھی۔۔۔ پھر سٹیج کے پاس کھڑا وہ کسی کو کوئی ی ہدائی ت دے رہا تھا۔۔۔

بجلی گراتی شخصیت لیے۔۔۔

زری۔۔۔ زری۔۔۔ وہ تو سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ کسی سے بات کرنے میں اتنا مصروف تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

زری۔۔ اس نے زور سے آواز دی تھی۔ تاکہ موسیقی کی۔ اونچی آواز میں اس کی آواز
زرداد کے کانوں تک پہنچ جائے۔۔۔

کیا ہے۔۔ ماتھے پہ سوبل ڈالے وہ مڑا تھا۔۔۔

اشعال آپی بلا رہی تمہیں۔۔ اس نے اپنے منہ کے گرد ہاتھ کا دائی رہ بنا کر کہا۔۔۔

اچھا۔۔ اچھا۔۔ ابھی بہت کام یہاں آ جاتا ہوں۔۔ اتنی بے رخی سے کہا گیا۔۔۔

ایک دم اس کے رویے نے دل بجھا سادیا تھا۔۔ وہ کل سے ایسا ہی سلوک کر رہا تھا اس

سے۔۔۔

زرداد کیوں ایسے کر رہا ہے۔۔۔ مس ئی لہ کیا ہے۔۔ اپنی سوچوں میں گم وہ واپس

اشعال کے پاس برائی یڈل روم میں آگ ئی ی تھی۔۔۔

جہاں تھوڑی دیر بعد زرداد بھی موجود تھا۔۔۔

بتاؤ مجھے۔۔ اگر ابا کو پتا لگا تو تمہیں پتا ہے وہ کیا حشر کریں گے تمہارا۔ اشعال زرداد کو سمجھا

رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

لیکن اسے تو جیسے کوئی ڈر ہی نہیں تھا۔۔

۔ تو کیا ہے۔۔۔ پورے پاکستان کا سنگنگ کمپنیشن ہے۔۔ میں کونسا جیت ہی جانے والا

۔۔ ایک دفعہ قسمت تو آزمانے دیں۔۔ وہ جھنجلا کے بول رہا تھا۔۔

لیکن تمہیں پتا ہے یہ بات ابا سے چھپی کہاں رہ سکے گی۔۔ کراچی آنا پڑے گا تمہیں۔۔

اور پھر ٹی وی پہ پوری دنیا دیکھے گی۔۔ تمہیں کیا لگتا ابا کو کوئی کچھ نہ بتائے گا۔۔

اشعال کو اب اس پہ غصہ آرہا تھا۔۔

احمد نے اسے سب بتا دیا تھا۔ کہ زرداد کراچی آنا چاہتا ہے گانے کے مقابلے میں حصہ

لینے۔۔ کسی چینل نے ایک شو شروع کرنا تھا جس میں وہ پورے پاکستان میں سے کسی

ایک اچھے گلوکار کو سامنے لانے والے تھے۔۔

اشعال کی احمد سے شادی ہونے جارہی تھی۔۔

ویسے احمد ان کا دور کار شتہ دار بھی تھا۔۔ احمد کراچی میں ایک پرائیویٹ کمپنی میں

ملازمت کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material

تم بس اپنی پڑھائی کی طرف دھیان دو چھوڑ دو یہ جنون۔۔۔ تمہیں پتا ہے نا اب بالکل پسند نہیں کرتے۔۔۔۔ اب کی بار تو اشعال روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔

زرداد بنا کچھ کہے وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ ناک اور منہ پھولا ہوا۔۔۔

اشعال آپی پلیز و نامت۔۔۔ دانی نے جلدی سے اشعال کو روکا تھا۔۔۔۔ اسے پتا تھا اشعال زرداد کو لے کر بہت حساس ہے۔۔۔

دانی دیکھو نا کتنا ضدی ہے۔۔۔ کوئی بات نہیں مانتا میری۔۔۔ اشعال کی آنکھیں ڈبڈبا ہی گئی تھیں۔۔۔

اف آپی۔۔۔۔ نا کریں نا۔۔۔ دانی گھٹنوں کے بل بیٹھی۔۔۔ اشعال کے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ خود اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔ کہ زرداد کراچی چلا جائے گا۔۔۔



Classic Urdu Material

اشعال کی شادی ہو چکی تھی۔۔۔ سب لوگ ولیمے کے لیے جارہے تھے مسوائے دانیل کے جس کے سالانہ پیپر میں دو دن پڑے تھے۔۔۔ ہارون نے اسے ساتھ جانے سے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔ اور گھر رہ کر پڑھنے کی تاکید کی تھی۔۔۔

اس کا دل اچھل اچھل جانے کو کر رہا تھا۔۔۔ اسے پتہ وہ کس دل سے رکی تھی۔۔۔ اور پھر وہ سارا دن زرداد کے لیے ڈائی ری لکھتی رہی۔۔۔ ایک چھوٹی سی خوبصورت ڈائی ری جو اسے کچھ سال پہلے اس کی دوست نے تحفے کے طور پر دی تھی۔۔۔ اس پر آج وہ اپنی ساری محبت۔۔۔ اپنی بے چینی۔۔۔ کو لفظوں کی شکل دے کر لکھ رہی تھی۔۔۔

شاید اس کی اتنی محبت دیکھ کر۔۔۔ وہ اپنی ساری ناراضگی بھول جائے۔۔۔ وہ اسے کتنا پیارا ہے۔۔۔ وہ اسے کتنا سوچتی ہے۔۔۔ اس کا دل کیا کیا چاہتا ہے سب کچھ اس نے اس ڈائی ری میں لکھ ڈالا تھا۔۔۔

پتہ ہی ناچلا وہ گھنٹوں اس ڈائی ری کو لکھتی ہی چلی گئی۔

پڑھنے کو دل نہیں کرتا تھا اب ویسے جیسے پہلے کرتا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

پھر کچھ دیر بعد وہ زرداد کے کمرے میں تھی۔۔۔

پہلے تو اس کی ٹی شرٹ کو اٹھا کے اپنے سینے سے لگا کہ بھیج ڈالا۔۔۔ پھر اپنے منہ پہ ڈال کے لیٹ گئی۔۔۔

اس میں سے زرداد کی خوشبو آرہی تھی۔۔۔۔۔ جواب اس کے ناک سے گھس کے اس کے
دل پہ گدگدی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

پھر اس کے گٹار پر وہ کتنی ہی دیر یو نہیں پیار سے ہاتھ پھیرتی رہی۔۔۔۔

ایک انوکھا سا احساس تھا۔۔۔ اس کی ہر چیز سے اپنا پن محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

لب خود بہ خود مسکرا رہے تھے۔۔۔

دائین زرداد۔۔۔ وہ زیرِ لب اس نام کو کتنی دفعہ دہرا چکی تھی۔۔۔ پھر اپنی ڈائیری کو

زرداد کے گٹار کے نیچے رکھ کے وہ۔۔۔ باہر آگئی تھی۔۔۔



Classic Urdu Material

سمندر کی لہریں بار بار ان کے پاؤں چھو رہی تھیں۔۔۔

آپ پہلی دفعہ آئی ی ہیں کراچی۔۔۔ زرداد نے بڑی محبت سے پاس کھڑی۔۔۔ منسا سے پوچھا۔۔۔

وہ مسکرائی۔۔۔ اور اپنے ہونٹوں کو چھوتی بالوں کی شیطان لٹ کو اپنی انگلیوں کی مدد سے دھیرے سے یوں پیچھے کیا کہ وہ نادان پھر سے اسکے چہرے پہ ہی منڈلانے لگی تھی۔۔۔

جی نہیں۔۔۔ بچپن یس گزارا ہے میں نے۔۔۔ بہت چھوٹی تھی۔۔۔ جب ڈیڈ کے ساتھ کینیڈا شفٹ ہو گی تھی۔۔۔ وہ میٹھی سی آواز میں دھیرے دھیرے ایسے بول رہی تھی۔۔۔ کہ زرداد فدا سا ہوا جا رہا تھا۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھ پیچھے باندھ رکھے تھے۔۔۔ دوپٹے سے بے نیاز۔۔۔ وہ ہلکے سے کرتے کے ساتھ جینز پہنے ہوئے تھی۔۔۔

ہم۔م۔م۔ اسی لیے آپ کی اردو اتنی بہتر ہے۔۔۔ زرداد اپنی مخصوص دل دھڑکا دینے والی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

منسا کی کھنکتی ہوئی ی ہنسی فضا میں ابھری تھی۔۔۔

باقی سب لوگ ولیمے کے بعد واپس حیدر آباد جا چکے تھے۔۔۔

زرداد۔۔۔ نیلم اور منسا کے ساتھ ان کو کراچی گھمانے کے غرض سے رک گیا تھا۔۔۔

اج وہ پہلی دفعہ منسا سے کھل کہ اتنی گفتگو کر رہا تھا۔۔۔ نہیں تو ہر وقت کوئی ی نہ کوئی ی ارد گرد ہی ہوتا تھا۔۔۔

سفید رنگ کی ڈریس شرٹ۔۔۔ کے بازو فولڈ کی صورت میں اوپر چڑھائے ہوئے۔۔۔

گریبان کے پہلے دو بٹن کھولے ہوئے۔۔۔ جیبوں میں ہاتھ ڈالے۔۔۔ چہرے پہ گہری

مسکراہٹ سجائے۔۔۔ ہوا سے پھٹ پھٹاتے بال۔۔۔ وہ ڈھیر کر دینے کی حد تک دلکش

شخصیت کا مالک تھا۔۔۔ منسا اس کا بغور جائزہ لے رہی تھی۔۔۔ اس کی شخصیت میں کچھ تو

الگ تھا ہی جو وہ منسا ہاشم۔۔۔ اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔

اس کے آگے پیچھے تو ایسے بہت سے لڑکوں کی گردش رہتی ہی تھی۔۔۔ پر وہ سب جیسا

ہونے کے باوجود الگ سا ہی تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا۔۔ آنکھوں میں شوخی۔۔ بھر کے ہونٹوں پہ شری سی
مسکراہٹ چھپائے وہ تھوڑا سا منسا پر جھکا تھا۔۔

وہ بے باک سی لڑکی بھی نجل سی ہوگئی تھی۔۔ ایک دم سے بالوں کو کانوں کے
پیچھے زور سے پھنساتے ہوئے اس نے نظریں چرائی۔۔ جب کہ اس کے خوبصورت
ہونٹ ہنسی کو دبانے کی خاطر منہ کے اندر غائب ہوگئی تھیں۔۔۔
زرداد ایک دم اپنے بے ساختہ ابھرنے والے قمقے کو فضا میں گھلنے سے ناروک سکا۔۔
وہ بھی دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔

فون نمبر تو دواپنا۔۔ زرداد اب کافی حد تک۔۔ اس کے رویے سے مطمئن ہو چکا
تھا۔۔۔

پینٹ کی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔

شؤر۔۔۔ وہ بڑے ناز سے اپنا موبائل نمبر اسے نوٹ کروا رہی تھی۔۔۔

لہروں کا شور۔۔۔ ان کی گھلتی ہنسی۔۔۔ سورج ڈوبنے تک سنائی دے رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material



اس کو بولوا اب آجائے۔۔۔ تین دن تو ہو چکے۔۔ اب اور کتنا کراچی گھمانے لگ پڑا ہے وہ

۔۔۔۔ ہارون کھانے کی میز پہ بیٹھے۔۔ ثمرہ سے کہہ رہے تھے۔۔۔

انہیں ویسے ہی نیلیم اور اس کے بے باک خاندان سے شروع سے ہی چڑ تھی۔۔ اب

زرداد کے ان کے ساتھ یوں گھومنے پہ انہیں سخت کوفت ہو رہی تھی۔۔۔

جی۔۔۔ جی۔۔ میں نے فون کیا تھا۔۔ نیلی کو آج بس پہنچ رہے۔۔ وہ کل شام تک۔۔

ثمرہ۔۔۔ نے ہارون کے غصے سے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

دانیل کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔۔ اور ہاتھ کھانا کھاتے کھاتے رک گئے

تھے۔۔۔ اس دن سے اس کے بھی تو سینے پہ سانپ لوٹ رہے تھے۔۔۔ جب سے پتا چلا

تھا کہ محترم۔۔ وہاں ان کے گاؤں یڈ بن کر رک گئے ہیں۔۔۔

دل بے قرار کو جیسے قرار سا آ گیا تھا۔۔ وہ کل واپس آ رہا تھا۔۔ ایک سکون تھا جو اندر کہیں

اتر سا گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دانی بیٹا پیپر کیسے ہو رہے ہیں۔۔۔ سکندر کے سوال پہ سب کی توجہ کامرکز دانی بن گئی تھی اب۔۔

آ۔۔ آ۔۔ آچھے ہو رہے بابا۔۔ بہت اچھے ہو رہے۔۔ خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان کا مرہم لگاتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔

لیکن صرف وہی جانتی تھی۔۔ اتنے اچھے نا ہو پارہے تھے جتنے اچھے ہونے چاہیے تھے۔۔۔

پرسوچ انداز میں۔۔۔ دل میں زلٹ کا خوف بھر کے اس نے نوالہ زہر مار کیا۔۔۔

اب کیا کہے سب کو۔۔ کہ سب کی لاڈلی دانی۔۔ سب کی امیدیں جس سے وابستہ ہیں۔۔۔ میٹرک میں بورڈ کی پوزیشن لے کر سب کا سر فخر سے اونچا کرنے والی۔۔۔ جس کی مثالیں ناصر خانہ ان میں دی جاتی تھیں بلکہ اس کے نام کے چھپے بینر دیکھ کر پورے شہر کو دی جاتی تھیں۔۔ اس سال سب کو مایوس کر دینے والی تھی۔۔۔

نا اپنے دل کو لگام دے سکی۔۔ ناجزبات کو قابو میں رکھ سکی۔۔ نا اس کے شہد میں ڈوبے تیروں کو دل چھلنی کرنے سے روک سکی۔۔

Classic Urdu Material

نااس کے جھوٹے لہجے کو ہی جانچ سکی۔۔۔

زرداد کے سحر میں ایسی جکڑی کہ پھر دنیا کا ہوش نارہا۔۔۔

خاموشی سے کھانے کے میز سے اٹھ کر وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔ دل ایسے

خراب سا ہونے لگا جیسے ابھی جو کھا یا تھا سب قے کی صورت میں باہر نکل آئے گا۔۔۔

اب کیا ہو گا۔۔۔ آج زلٹ کا خوف دل میں۔۔۔ بار بار ڈیرہ ڈال رہا تھا۔۔۔

ساری رات ناتو پڑھا گیا اور ناہی چین کی نیند سو ہی سکی۔۔۔ کروٹ بدل بدل۔۔۔ تھک

گئی۔۔۔



کھانے کے میز کے نیچے سے زرداد نے ہاتھ بڑھا کے۔۔۔ منسا کے نازک سے ہاتھ کو اپنے

ہاتھوں میں دبایا تھا۔۔۔

جبکہ چہرے پہ کوئی آثار نہیں تھے۔۔۔ اور ایک ہاتھ سے وہ چاولوں کو پلیٹ میں ڈالے

ان سے مسلسل کھیل رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ تھوڑا سا سٹپٹائی تھی لیکن پھر اس نے اپنی پوری ہتھیلی کھول دی تھی۔۔۔ جس پہ زرداد نے اپنی گرم ہتھیلی رکھ دی تھی۔۔۔

نیلیم اور منسا کی آج کراچی سے ہی فلائیٹ تھی لاہور کے لیے انہوں نے اب حیدر آباد پھر سے جانا مناسب نہیں سمجھا۔ اور زرداد کو شام تک حیدر آباد پہنچنا تھا۔

ان تین سے چار دن کے اندر زرداد اور منسا کی محبت کی پینگیں کافی اونچی اڑان بھر چکی تھیں۔۔۔

اب زرداد اور منسا کا جدائی کا وقت آن پہنچا تھا تو۔۔۔ ہاتھوں کی گرمائی سے ایک دوسرے کے دل کو تسلیاں دے رہے تھے۔۔۔

وہ لوگ اشعال کے گھر کے تھے۔۔۔ اب ناشتے کی میز پر بیٹھے سب ایک دوسرے کو الوداعی کلمات کہہ رہے تھے۔۔۔

اس کے بعد احمد اور زرداد ان کو ائی رپورٹ چھوڑنے گئے تھے۔۔۔ اور وہاں سے واپسی پہ ہی زرداد حیدر آباد کے لیے بس پکڑ چکا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

اس کی مناس سے جہاز کی اڑان بھرنے سے پہلے تک مسلسل موبائی ل پیغامات کے ذریعے
بات چیت جاری تھی۔۔

اسے آج ہی حیدر آباد ہر حال میں پہنچنا تھا۔۔

کیونکہ۔۔۔ شمرہ کا کوئی بیسوں بار فون آچکا تھا۔ کہ ہارون بہت غصے میں ہیں جلدی
گھر پہنچو۔۔



برخوردار تم تو جیسے بہت ہی فارغ تھے نا۔۔۔ جو وہاں رک گئے ان کے ساتھ۔۔۔

ہارون رعب دار آواز میں کہہ رہے تھے۔۔۔ ماتھے پہ ناگواری کے سوبل تھے۔۔۔ جن کو

دیکھ کر شمرہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی۔۔۔

خالہ زاد تو آخر کو میری ہے نا۔۔۔ منہ بگاڑتی وہ وہاں سے اٹھ کہ چلتی بنی تھی۔۔۔ جانتی

تھی اب زرداد کی کچھ لمبی ہی کلاس ہوگی۔۔۔

تمہیں تو میں نے بولا ہے کہہ سکندر کے ساتھ دوکان پر بیٹھا کرو۔۔۔ آواز میں بلا کی سختی

بھرنے کے وہ بولے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

سکندر اور ہارون کی مین بازار میں کپڑوں کی دوکان تھی۔۔ ان کا کاروبار کافی پرانا تھا۔۔ اس لیے پورا شہر ان کو جانتا تھا۔۔

ہارون کی بہت خواہش تھی۔۔ کہ چلو شازران کے کاروبار کو آگے بڑھائے گا تو زرداد کچھ بن جائے گا۔۔ پر زرداد نے تو ان کے ارمانوں پہ ہمیشہ پانی ہی پھیرا تھا۔۔

اشعال نے بہت سمجھا کر بھیجا تھا اسی کا نتیجہ تھا کہ وہ بڑے ضبط سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اور ہارون کی جھاڑ سن رہا تھا۔۔۔

چلو اب کھانا کھا کر آرام کرو۔۔ آخری بات ہارون نے تھوڑی نرمی سے کی تھی۔۔

کیا کر رہے ہو۔۔ موبائی ل کی سکریں پہ ابھرے الفاظ پڑھ کے بے ساختہ اس کے لب مسکرا دیے تھے۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ تھکے قدموں سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا جب اوپر آیا تو۔۔۔ کمرے میں دانیل کو دیکھ کر منہ کا زاویہ ہی بدل گیا

Classic Urdu Material

تمہیں پتا تھا نامیرے پیپر ہو رہے۔۔ پھر بھی وہیں رک گئے۔۔ اس کے گٹار کو ایک طرف رکھ کے وہ پلنگ سے اٹھی تھی۔۔

ویسے تو زرداد اپنی کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا تھا کسی کو۔۔ وہ بھی نہیں لگاتی تھی۔۔ یہ جاننے سے پہلے تک کہ زرداد کے دل میں اس کے لیے چاہت ہے۔۔ اب تو جیسے ان چیزوں پہ وہ اپنا حق سمجھتی تھی۔۔

پتہ ہے کوئی پیپر اچھا نہیں ہوا میرا۔۔ معصومیت سے میٹھی سی آواز میں دانی نے کہا۔۔ اور لاڈ سے دونوں ہاتھ پیچھے کمر پہ باندھ چھوڑے۔۔

دانی۔۔ بہت تھکا ہوا ہوں۔۔ صبح بات کریں گے۔۔ میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ خلاف توقع اس سے جان چھڑوانے کے غرض سے بڑے پیار سے زرداد نے کہا تھا۔۔۔ اور موبائل سٹڈی ٹیبل پر چار جنگ کے لیے لگانے لگا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا اب وہ کھڑی اس کا سر کھاتی رہے۔۔۔ کیوں ناراض ہو۔۔ کیا ہوا ہے۔۔ جیسے فضول سوال کر کر کے۔۔

وہ منسا کے ساتھ سکون سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائیں اس کے ایسے بات کرنے پہ کھل اٹھی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ یہ لکھا ہے کچھ تمہارے لیے۔۔۔ پڑھنا ہاں۔۔۔ دھیرے سے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر اس نے کہا تھا۔۔۔ جب کے ہاتھ گٹار کے پاس پڑی ڈائی ری کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔۔۔

زرداد نے بھنویں اچکا کر اس سرخ ڈائی ری کو دیکھا۔۔۔۔۔
اچھا پڑھ لوں گا۔۔۔ اب تم جاؤ۔۔۔ زرداد سے اب اس کی یہاں موجودگی زیادہ برداشت نہیں ہو پار ہی تھی۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ اوکے۔۔۔ جارہی ہوں۔۔۔ خوش دلی سے مسکراتی ہوئی وہ وہاں سے چل دی تھی۔۔۔



کوئی ی کسرنا چھوڑنا مجھے ذلیل کرنے کے۔۔۔ یہ میرا شیوں کا گھر نہیں ہے۔۔۔ ہارون دھاڑ رہے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

گٹار صحن میں ٹوٹا پڑا تھا۔۔۔ سب لوگ ارد گرد آنکھوں میں خوف لیے کھڑے تھے۔۔۔
کیونکہ پچھلی دفعہ جب یوں گٹار صحن کے درمیان میں اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا
تو۔۔۔ سب نے زرداد کو بچانے کی خاطر اس کی ضمانت دی تھی کہ اب گٹار اس گھر میں
نہیں آئے گا۔۔۔

آج جب ہارون عشا کی نماز کے لیے نکلنے لگے تو ان کے کانوں میں سیڑھیوں کے پاس سے
کوئی آواز گھسی تھی۔۔۔

اسکے بعد اس گٹار کی حالت بھی وہی ہوگئی تھی جو اس سے پہلے دو کی ہو چکی تھی۔۔۔

تم نے یہ سب چھوڑنا کہ نہیں۔۔۔ ہارون غصے کی حالت میں اس کی طرف بڑھے

تھے۔۔۔

جن کو بڑی مشکل سے ثمرہ اور منال نے روکا تھا۔

Classic Urdu Material

دائیں تو دم سادھے کھڑی تھی۔۔ اور جھگڑا ختم ہو جائے اس کے لیے سورتیں پڑھنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

نہیں چھوڑ سکتا۔۔ وہ اکڑ کے کھڑا تھا۔۔ آنکھوں میں غصہ بھرا تھا۔۔ سرخ ہوتا چہرہ۔۔ ضبط سے بند کی ہوئی مٹھیاں۔۔ جبرے آپس میں جکڑے ہوئے۔۔ ماتھے کی نسیں پھولی ہوئی۔۔۔
تو پھر نکل جا میرے گھر سے۔۔ ہارون کا غصے سے برا حال تھا۔۔ وہ غصے سے آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔

نکل دفعہ ہو جا۔۔ اتنی زوردار آواز تھی کہ سب کانپ گئے تھے۔۔۔
جار ہا ہوں ویسے بھی۔۔ واپس نہیں آنے کا میں۔۔ وہ بھی چیخ رہا تھا۔۔ مجھے یہی بننا ہے۔۔ وہ نہیں جو آپ چاہتے ہیں۔۔ میری زندگی ہے یہ جیسے بھی گزاروں۔۔۔ وہ برابر گردن اکڑا کے کھڑا تھا۔۔۔

نا اس وقت ساز رگھر تھا نا سکندر دونوں شہر سے باہر کپڑا لینے گئے ہوئے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

جار ہا ہوں میں۔۔۔ وہ ٹوٹا ہوا گٹار اٹھا کے دھمکی کے سے انداز میں کہہ رہا تھا۔۔۔

ثمرہ اور منال ہارون کو مارنے سے روکنے کے لیے زبردستی پکڑے کھڑی تھیں۔۔۔ اور

دائین سہم کے سدرہ کے گلے لگی ہوئی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے باہر نکلنے لگا تو ثمرہ آگے بڑھی تھی اسے روکنے کو لیکن ہارون نے اس کا بازو

پکڑ کر روک دیا۔۔۔

خبردار اگر کسی نے روکا اسے۔۔۔

رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔ جب وہ گھر سے باہر نکلا۔۔۔ دروازہ ایسے دھماکے سے بند

کیا تھا کہ دائین نے ڈر کے آنکھیں بند کر لی تھیں

کیوں رو رہی ہو۔۔۔ یہیں بدر لنگے کے پاس ہی ہو گا۔۔۔ کہیں نہیں جاتا وہ۔۔۔ ہارون نے

ثمرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ جو دوپٹے سے اپنے آنسو پونچھ رہی تھی۔۔۔

سب سے پہلے ہارون اندر گئے تھے پھر اس کے پیچھے باقی سب آہستہ آہستہ۔۔۔

برآمدے سے ہوتے ہوئے اپنے اپنے کمروں میں گم ہو گئے تھے۔۔۔



وہ بیٹھک کے باہر گلی میں کھلتے ہوئے دروازے کے پاس کھڑی تھی۔۔ ہاتھ کانپ رہے تھے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔۔۔

اپنے گرد بڑا سادہ و پیٹھ اچھی طرح گھما ڈالا تھا اس نے اور اس کے پلو کو پکڑ کر اپنے ناک پر اٹکایا تھا۔۔۔

رات کے دس بج رہے تھے۔۔۔ ان کے گھر سے پانچ گھر چھوڑ کے ہی۔۔۔ بدر کا گھر تھا۔۔۔

دل تھا کا زرداد کی فکر میں پاگل ہو رہا تھا۔۔۔ کہیں وہ چلانا جائے کہیں۔۔۔ میں کیا کروں گی۔۔۔ اگر وہ کبھی واپس نہ آیا تو۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ دل عجیب سے وسوسے پال رہا تھا۔۔۔

گلی میں کسی کسی گھر کی باہر کو چلنے والی بتی جل رہی تھی۔۔۔ ہر گھر سے ابھی ہلکی ہلکی بولنے کی یائی وی کے چلنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

اس کے ماتھے پہ اور ہاتھوں پہ پسینا تھا۔۔۔ گال تپ رہے تھے۔۔۔ پر دل ایسا کمبخت تھا کہ ماننے کو نہ تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

بدر کے گھر کے پاس پہنچی تو۔۔۔ اس کی بیٹھک کا گلی کی طرف کھلنے والا دروازہ کھلا تھا۔۔
جالی کا دروازہ بس لگا ہوا تھا۔۔ بدر کی اور زرداد دونوں کے بولنے کی آوازیں آرہی
تھیں۔۔۔

وہ ہمت کر کے آگے ہوئی۔۔۔ اور دروازہ بجا ڈالا۔۔۔ بدر نے اٹھ کے دروازہ کھولا
تھا۔۔ اس نے نقاب سے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا۔۔
تیزی سے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔
اندر داخل ہوتے ہی نقاب اتار دیا۔۔

زرداد اسے وہاں دیکھ کر پہلے حیران ہوا پھر غصے سے کھڑا ہوا۔۔۔
اس سے پہلے کہ دانیل کچھ بولتی وہ غرایا تھا۔۔۔
تمہارا دماغ ٹھیک ہے یہاں کیا کرنے آئی ہو۔۔ اس کے جبرے غصے سے باہر کو ابھر
گئے تھے۔۔۔ وہ آنکھیں نکال رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ۔۔ وہ۔۔ میں۔۔ زرداد پلینز گھر چلو۔۔ میں بتایا اب اسے بات کرتی ہوں۔۔ تم معافی مانگ لو ان سے۔۔ وہ روہانسی ہو رہی تھی۔۔۔

اپنی ہمدردی اپنے پاس رکھو اور چلو جاؤ فوراً گھر۔۔ زرداد غصے سے دروازے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔۔ اتنا روکھا انداز تھا۔۔ کرخ آواز تھی کہ ایک لمحے کو تو دانیل کا دل ہی دہل گیا تھا۔۔۔

زری۔۔ پلینز۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔ تم ایسے چھوڑ کے نہیں جاسکتے گھر۔۔ خوشی خوشی جانا۔۔ اسے پتا تھا کہ زرداد کو منا کرواپس لانے والا اب کوئی می گھر نہیں تھا۔۔ اس نے ایسے ہی کراچی کے لیے نکل جانا تھا۔۔۔

اور اس کے ایسے جانے پہ معاملہ اور بگڑ سکتا تھا۔۔۔

اوہ پلینز دانی۔۔ دفعہ ہو جاؤ گھر۔۔ زرداد نے زور کی آواز پیدا کرتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔

بدر سینے پہ ہاتھ باندھے۔۔ ایک ہاتھ سے اپنی تھوڑی کو سہلاتے ہوئے۔۔ کبھی دانیل کی طرف دیکھ رہا تھا تو کبھی زرداد کی طرف۔۔

Classic Urdu Material

چلو نکلو۔۔۔ چلو شباش۔۔۔ اب تو باقاعدہ زرداد۔۔۔ داین کا بازو پکڑے اسے باہر نکال رہا تھا۔۔۔ اس نے اسے باہر نکالا اور تیزی سے پلٹا جالی کے دروازے کے پٹ دھماکے سے بند ہوئے تھے۔۔۔

وہ دو قدم چلی لیکن پھر رک گئی تھی۔۔۔ آنکھ سے اس بے دردی پہ آنسو چھلک پڑے تھے۔۔۔ وہ وہیں کھڑی تھی ابھی جب زرداد کی آواز اس کے کانوں میں پڑی اور وہ زمین میں گر پڑی ہی چلی گئی۔۔۔

وہ سمجھا تھا وہ اب تک جا چکی ہوگی۔۔۔ لیکن وہ وہیں دروازے کے پاس کھڑی تھی۔۔۔ اور جالی کے دروازے کی وجہ سے اندر ہونے والی ساری گفتگو با آسانی سن سکتی تھی۔۔۔ ایک تو نے مجھے اس عذاب میں ڈال دیا ہے۔۔۔ اس سے اب کیسے جان چھڑاؤں۔۔۔ زرداد جھنجلا کے بول رہا تھا۔۔۔

کیسے اسے بتاؤں کہ نہیں کرتا میں تم سے کوئی محبت۔۔۔ وحب۔۔۔ میں نے تو بس تمہاری اکڑ ختم کرنی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

تیری وجہ سے پھنسا بیٹھا ہوں میں آج اس کلو کے ساتھ۔۔ ایک نظر نہیں بھاتی مجھے۔۔۔
چپک ہی گئی ہے میرے ساتھ۔۔۔ وہ بدر کو بیزاری سے اپنے دکھڑے سنارہا
تھا۔۔۔

تو بول دے نا اس کو۔۔۔ مجھے کیوں سنارہا ہے۔۔۔ بدر نے بھی ترکی باتر کی جواب دیا۔۔
کیا۔۔ کیسے۔۔ بول دوں۔۔ اتنا آسان ہے کیا سب۔۔ زرد کی ناگواری اور بے زراہی
عروج پہ تھی۔۔۔ تو نے ہی یہ گھٹیا مشورہ دیا تھا مجھے۔۔۔ مجھے کوئی شوق نہیں تھا اس
کلو سے جھوٹی محبت کا نائک بھی کروں۔۔ اتنی نفرت بھری تھی زرداد کے لہجے میں کہ
باہر کھڑی دانیں کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔۔ دل کر رہا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما
جائے۔۔۔

جالی کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تھا۔۔ اور دانیں زرداد کے بالکل سامنے کھڑی
تھی۔۔ وہ کرسی پہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

زرداد اور بدر کا ایک دم سے رنگ پیلا پڑ گیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

دائین کا ہاتھ ہوا میں اٹھا تھا۔ اور اپنی پوری قوت لگا کے زرداد کے گال پہ ایک دھماکے دار تھپڑ کی صورت میں پڑا تھا۔۔۔

شرم تو نہ آئی تمہیں۔۔۔ رونے سے دائین کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔ پروہ چیخ رہی تھی۔ چہرہ کرب سے ذلت۔۔۔ اور تزلزل کے احساس سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔
اس۔۔۔ اس۔۔۔ کی تو میں کچھ نہیں لگتی تھی۔۔۔ پر تمہاری تو چچا زاد تھی نا۔۔۔ دائین نے انگلی سے بدر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

آواز رونے کی وجہ سے بھاری اور پھٹی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو اس نے حقارت سے دیکھا تھا۔۔۔ جو کچھ دن پہلے اسے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز تھا۔۔۔ دائین کی آنکھوں میں ذلت کی وجہ سے خون اتر آیا تھا۔۔۔

محبت کا بھوت ساری تزلزل بھری باتیں سن کہ بھک سے اڑ گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

اتنی گری ہوئی حرکت کی تم نے اپنی اس چپاکی بیٹی کے ساتھ جو تمہیں اتنا پیار کرتے ہیں تم پہ جان چھڑکتے ہیں۔۔۔

لعنت ہو تم پہ زرداد ہارون۔۔۔ لعنت ہو تم پہ۔۔۔ وہ زور سے چیختی تھی۔۔۔ گلا درد کی شدت سے پھٹی ہوئی آواز باہر نکال رہا تھا۔۔۔ ناک اور آنکھوں سے پانی رواں تھا۔۔۔ ماتھے اور گردن سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔۔۔

زرداد دم سادھے کھڑا تھا۔۔۔ اسے اندازہ بھی نہیں تھا۔۔۔ کہ دامن کو یوں حقیقت کا پتہ چلے گا۔۔۔

مجھے گھن آرہی تمہارے وجود سے۔۔۔ تم کیا مجھ سے اپنی جان چھڑواؤ گے میں تھوکتی ہوں تم پہ۔۔۔

وہ غصے سے مڑی دروازے کے پاس گئی۔۔۔ اور پھر پلٹی تھی۔۔۔ ایک دم سے۔۔۔ اب اس کا رخ بدر کی طرف تھا۔۔۔

ایک زناٹے دار تھپڑا بدر کی گال کی زینت بنا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

جالی کا دروازہ ایک دھماکے سے بند ہوا تھا۔۔۔

اس کا دل گھبراہٹ سے پھٹ جانے کو تھا۔۔۔ من من بھاری قدم اٹھائے کو نہیں اٹھ رہا تھا۔۔۔ آنسو ایسے تھے کہ گلی کا تھوڑا سا راستہ میلوں کا راستہ دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔۔۔

زلت۔۔۔ تزلزل۔۔۔ کیا کچھ نہیں ساتھ لے کر لوٹ رہی تھی وہ۔۔۔ لینے کو تو صرف اسے گئی تھی۔۔۔ پر۔۔۔

تیر کی سی تیزی سے وہ بیٹھک کے کھلے دروازے میں داخل ہوئی اور کنڈی چڑھاتے ساتھ ہی دروازے کے ساتھ بیٹھتی ہی چلی گئی۔۔۔



اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ ہوا سے خود ہی پتہ چل گیا۔۔۔ تمہیں بتانا نہیں پڑا۔۔۔ بدر کی لڑکھڑاتی آواز نے کمرے کی خاموشی کو توڑا۔۔۔

زرداد دونوں ہاتھوں کے پنجوں میں۔۔۔ اپنے سر کو جکڑے یوں کر سی پہ بیٹھا تھا۔۔۔ کہ منہ نیچے زمین کی طرف تھا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Huma Waqas

DilGalti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

چپ کر جا۔۔ زرداد کی گھٹی سی آواز کہیں بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

کہ۔۔ کہ۔۔ کچھ غلط نہیں کیا تم نے یار۔۔ اس کی اکڑا ایسے ہی ختم ہونی تھی۔۔ تو۔۔۔
تو۔۔۔ ریلکس ہو جا۔۔۔ بدر نے زرداد کے پاس آکر ڈرتے ڈرتے اس کے کندھے پہ
ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔

چپ کر جا۔۔۔ چپ کر جا۔۔۔ تجھے بات سمجھ نہیں آتی کیا۔ وہ دھاڑا تھا اور ایک جھٹکے
سے اٹھا تھا۔۔۔ بدر تھوڑا لڑکھڑاسا گیا تھا۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ ٹھیک بول کر گئی ہے۔۔۔ گراناسے چاہتا تھا۔۔۔ گر میں خود گیا
ہوں۔۔۔ تیری باتوں میں آکر میں نے غلط کیا سب۔۔۔ زرداد کا لہجہ سخت تھا لیکن
شرمندگی سے بھرا ہوا۔۔۔

ابے۔۔۔ جا۔۔۔ تو کوئی دودھ پیتا بچہ ہے جو تو میری بات پہ ایسے ہی عمل کر گیا۔۔۔ بدر
نے ناگواری سے منہ بگاڑ کے کہا

Classic Urdu Material

میں نے تمہیں مجبور تھوڑی کیا تھا۔۔۔ اپنی مرضی سے کیا تو نے سب۔۔۔ بدر بھی اب
اکڑ کے سیدھا ہو گیا تھا۔۔۔

بکواس بند کر اپنی۔۔۔ زرداد نے اس گریبان سے پکڑا تھا۔۔۔
اب وہ دونوں گو تھم گو تھا ہو رہے تھے۔۔۔

بدر زرداد کے ایک ہی جھٹکے سے ڈھیر ہو گیا تھا۔۔۔

نکل میرے گھر سے۔۔۔ بدر زمین سے اٹھا تھا۔۔۔ اس نے اپنے ہونٹوں کے کنارے
سے نکلتے خون کو اپنی انگلیوں کے پوروں پہ لگا کے دیکھا تھا۔۔۔

زرداد ناک پھلائے کھڑا تھا۔۔۔ اس کا سانس تیز رفتاری سے چل رہا تھا۔۔۔
زرداد کے فولادی جسم کے آگے بدر کی کیا چلنی تھی۔۔۔ ایک تیج نے ہی اس کا دانت توڑ ڈالا
تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

چل نکل۔۔ چل دفعہ ہو جا۔۔ بدر اسے دھکے دے رہا تھا۔۔ اس نے بدر کو پھر سے دھکا دیا۔۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا پاس پڑی کرسی سے ٹکرایا۔۔

زرداد نے اپنی شرٹ کو جھٹکا دے کر درست کیا۔۔ گٹارا اٹھایا اور بدر کو گھورتا ہوا باہر نکل گیا۔۔



آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں اس کی حالت تو دیکھیں۔۔ اتنا تیز بخار ہے۔۔ وہ بستر سے نہیں اتر پار ہی آپ کہہ رہے اسکا پریکٹیکل ہے۔۔ ڈاکٹر نے تیز بخار میں بے سدھ پڑی دانیں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

لیکن ہماری بچی کا سال ضائع ہو جائے گا ڈاکٹر۔۔ بہت ذہین ہے میری بچی۔۔ سکندر پاس کھڑا ڈاکٹر کو کہہ رہا تھا۔۔

دیکھیں۔۔ آپ کو بچی کی پڑھائی سے زیادہ اس کی صحت پیاری ہونی چاہیے۔۔ ڈاکٹر نے سکندر کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا اور پھر اپنی چیزیں سمیٹتا ہوا باہر نکل گیا۔۔

شازر ڈاکٹر کے پیچھے پیچھے نکل گیا۔۔ ڈاکٹر کو مین گیٹ تک لے جانے کے لیے۔۔

Classic Urdu Material

سکندر ڈاکٹر ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔ کوئی بات نہیں امتحان دوسری کوشش میں دے دی
گی۔۔۔ ہارون نے سکندر کو تسلی دی۔۔۔

سدرہ اس کے سر پر ٹھنڈی پٹیاں رکھ رہی تھی۔۔ اور ساتھ ساتھ اپنے آنسو اور ناک
دوپٹے کے پلو سے پونچھ رہی تھی۔۔۔

اتنی محنت کی میری بچی نے۔۔ سدرہ کی روہانسی آواز ابھری۔۔۔
سکندر پریشان سے کھڑے دانیل کے چہرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقے پڑے تھے۔۔۔ ہونٹوں کا رنگ زرد تھا اور ان پر پٹری
جمی تھی۔۔۔

چہرہ ایسے مرجھایا ہوا تھا۔۔۔ اور گال زرد ہوئے پڑے تھے۔۔۔

سکندر کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔۔۔

دانیل کبھی ایسے بیمار نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اب تو اتنے دن ہو گئے تھے۔۔۔ اس کا
بخار اترنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

اب وہ مزید سدرہ اور دانیں کو ایسی حالت میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔ تیزی سے کمرے سے باہر چلے گئے تھے۔۔۔



اماں سے تو بات کر لو کم از کم۔۔۔ اشعال زرداد کے پاس موبائی لے کر کھڑی تھی۔۔۔
چہرے پہ بلا کی پریشانی لیے۔۔۔
ان سے کیا ناراضگی۔۔۔ اشعال بار بار اس کے سامنے فون کر رہی تھی جسے وہ دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔

ہونٹ بھیجنے کے بیٹھا ہوا تھا جبکہ نظریں سامنے لگے ٹی وی پہ ٹکی تھیں۔۔۔۔
وہ اسی دن کراچی اشعال کے گھر آ گیا تھا۔۔۔ احمد اور اشعال یہاں ایک چھوٹے سے فلیٹ میں رہتے تھے۔۔۔

اماں۔۔۔ وہ نہیں کر رہا ہے بات۔۔۔ آپ پریشان ناہوں۔۔۔ میں۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں
نا۔۔۔ اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ آپ بالکل پریشان ناہوں۔۔۔ اشعال پوری کوشش کر رہی تھی

Classic Urdu Material

کہ اپنی روتی ہوئی ی ماں کو تسلی دے۔۔ آج ایک ہفتہ ہونے کو تھا اس کو یہاں آئے ہوئے وہ کسی سے بات تک نہیں کر رہا تھا کال کاٹ دیتا تھا۔۔

چاچو کو بھی کہیں بے فکر رہیں۔۔ احمد ہیں نا یہاں۔۔ اشعال پریشانی سے کبھی سامنے بیٹھے زرداد کو دیکھ رہی تھی تو کبھی کچھ دور بیٹھے احمد کو۔۔

اوہ۔۔۔ کیسے۔۔۔ کب۔۔۔ اشعال کی آواز اور شکل ایک دم دانیں کی بیماری کا سن کر پریشانی میں تبدیل ہو گئی تھی۔۔

اچھا میں کرتی ہوں چچی کو فون۔۔۔ اچھا اللہ حافظ۔۔۔ اس نے کان سے فون ہٹایا تھا۔۔۔ اب وہ کچھ سوچنے کے سے انداز سے فون کو اپنے ہونٹوں پہ آہستہ آہستہ مار رہی تھی۔۔

کیا ہوا۔۔۔ زرداد نے اس کی پریشان سی شکل دیکھ کر پوچھا۔۔۔ بے شک وہ بیٹھا ایسے ہی تھا کہ اس کا کوئی دھیان نہیں۔۔۔ لیکن اس کا پورا دھیان تھا۔۔۔ اشعال کی باتوں کی طرف۔۔۔

دانیں بہت زیادہ بیمار ہے۔۔۔ پریکٹیکل بھی نہیں دے سکی۔۔۔ اشعال نے پریشان سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں نمودار ہو گئی تھیں۔۔۔ وہ ایک دم خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

دل ایک دم سے بوجھل سا لگا۔۔۔ یہ سب اس کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔ اس کے سامنے دانی کا اس دن والا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ لہرا گیا۔۔۔

اچھا چائے پیو گے۔۔۔ تمہارے بھائی کی بنانے لگی تھی۔۔۔ اشعل کی کچن سے آتی آواز اسے خیالوں سے باہر لائی تھی۔۔۔

ہم۔م۔م۔م۔ بہت مختصر سا جواب دیا تھا۔۔۔



دانی۔۔۔ دانی۔۔۔ دوا کے لیے تھوڑا سا منہ کھولو۔۔۔ دانی۔۔۔ سدرہ ہلکے سے اس کے گال تھپ تھپا رہی تھی۔۔۔

وہ بے سدھ ہی پڑی تھی۔۔۔ پھر اچانک اس کے لب کچھ بڑبڑا رہے تھے دھیرے سے۔۔۔ سدرہ نے کان قریب کیا تھا۔ تاکہ اس کی نیم بے ہوشی میں کی ہوئی سرگوشی کو سن لے۔۔۔

Classic Urdu Material

جیسے ہی وہ کان اس کے کپکپاتے ہونٹوں کے پاس لے کر گئی تو اس کی آنکھیں ایک دم سے زیادہ کھل گئی تھیں۔۔۔ رنگ زرد سا ہو گیا تھا۔۔۔

اس کے لبوں سے نکلنے والی آواز۔۔۔۔۔ زری۔۔۔ تھی۔۔۔

کیا ہوا کیا کہہ رہی۔۔۔ کچھ فاصلے پہ کھڑے سکندر نے پوچھا۔۔۔

پہ۔۔۔پانی۔۔۔پانی۔۔۔مانگ رہی ہے۔۔۔سدرہ گڑ بڑاگئی تھی۔۔۔

تو دونہ اسے پانی۔۔ سکندر جگ سے پانی گلاس میں انڈیل رہے تھے۔۔۔

اور سدرہ اپنی فق ہوتی رنگت کے ساتھ بہت کچھ حقیقت کے برعکس سوچ رہی تھی۔۔۔



کیا ہوا۔ میں تمہیں اپنی نیل پالش دکھا رہی ہوں۔۔۔ اور تم کچھ اور ہی سوچے جا رہے

ہو دیکھ ہی نہیں رہے۔۔۔ منسا نے خفاسی شکل بنائی۔۔۔

نہ۔۔۔ نہ۔۔۔ ایسی بات نہیں۔۔۔ زرداد نے لیپ ٹاپ کا رخ تھوڑا اور اپنی طرف

موڑا۔

Classic Urdu Material

اپنے پیچھے تکیہ سیٹ کیا۔۔ اور چہرے پہ زبردستی مسکراہٹ لانے کو کوشش کی۔۔

منسا کینیڈا واپس چلی گئی تھی۔۔ لیکن زرداد کے ساتھ اسکا دن رات رابطہ تھا۔۔

سارا دن انٹرنیٹ کے ذریعے۔۔ پیغامات اور ویڈیو کالز۔۔

پھر بھی۔۔ آج تھوڑے اپ سیٹ لگ رہے ہو۔۔ نہ میری تعریف کی۔۔ اس نے

بڑی اداسے اپنے بال کندھے سے پیچھے کیے۔۔ وہ بے حد دلکش لگ رہی تھی۔۔ پر اس کا

دل آج دانیں کی طبیعت کا سن کر بجھا بجھا سا تھا۔۔

بہت بڑی غلطی کر بیٹھا تھا نادانی میں۔۔ وہ اس سے کتنی چھوٹی تھی۔۔ اس نے کس بری

طرح اسے دھوکا دیا تھا۔۔ عمر کے جس دور سے وہ گزر رہی تھی اس کا یوں ٹوٹنا تو بنتا

تھا۔۔

اب اگر اس سے معافی بھی مانگوں تو کس منہ سے۔۔

زرداد۔۔۔ زرداد۔۔ اوکے بائے تم بات ہی نہیں کر رہے مجھ سے۔۔ منسا نے منہ پھلا

لیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ پتہ نہیں اسے اپنے سکول کا کوئی قصہ سنارہی تھی۔۔۔ جس کا ایک لفظ بھی وہ سن نہیں پایا تھا۔۔

وہ دراصل۔۔ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں۔۔۔ زرداد نے ہونٹوں پہ زبان پھیری۔۔۔ اس کی آنکھیں بھی بوجھل سی ہو رہی تھیں۔۔

کل بات کریں گے۔۔ ہاں۔۔ اس نے بجھے انداز میں کہا۔۔۔ اوکے بے بی۔۔۔ ریٹ کرو آپ۔۔۔ منسا نے بڑے لاڈ سے کہا تھا اسے۔۔۔ وہ ہاتھ ہلا رہی تھی اسے۔۔

ہم۔م۔م۔م۔ اوکے۔۔ اس نے بے دلی سے سکرین آف کر دی تھی۔۔۔ اور تکیے پہ ڈھے سا گیا تھا۔۔۔



دائیں تم کیوں اٹھ کے باہر آئی ہو۔۔۔ منال اسکی طرف بھاگی تھی۔۔۔ آج ہفتوں بعد تو وہ کمرے سے نکلی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اور کمزور ہو گئی تھی۔۔۔ آنکھیں اندر کودھنس گئی تھی۔۔۔ لاغر سا جسم لگ رہا تھا۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی کچن کی طرف جا رہی تھی۔۔۔ جب منال کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ منال ٹھیک ہوں اب میں۔۔۔ پانی لینے آئی تھی۔
ہلکے ہلکے سے کمزوری کے چکر اسے ابھی بھی آرہے تھے۔۔۔ لیکن اب ہر وقت لیٹے رہنے سے وہ بیزار سی ہو گئی تھی۔۔۔

اچھا پھر پانی پی کر میری بات سننا ذرا۔۔۔ منال کی آنکھیں کسی انوکھی سی خوشی سے چمک رہی تھیں۔۔۔

وہ سر ہلاتی کچن میں گھس گئی تھی۔۔۔ سدرہ اور ثمرہ سبزی بنارہی تھیں اور ساتھ پتہ نہیں کس کس عورت کے کون کونسے قصے چھیڑ کے بیٹھی ہوئی تھیں۔

وہ پانی لے کر آہستہ سے چلتی منال کے پاس واپس آئی تھی۔۔۔

منال نے اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا پھر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔
زری سلیکٹ ہو گیا ہے۔۔۔ بیسٹ سنگراف ائی یر شو میں۔۔۔ منال کی آواز میں خوشی
تھی جوش تھا۔۔۔

ایک دم سے اس کا دل جیسے کسی نے دبوچ لیا تھا۔۔۔
اشعال کی کال آئی ی تھی۔۔۔ شام سات بجے عکس چینل پہ چلے گاشو۔۔۔ منال نے
دانتوں میں ہونٹوں کو دبایا۔۔۔

اچھا۔۔۔ کسی کنویں سے آتی ہوئی ی آواز تھی۔۔۔ اس نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے
پہ سجائی۔۔۔

میری زندگی میں کانٹے بھر کے خود اپنی زندگی کے پھول چننے نکل گیا تھا۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ واپس اپنے کمرے میں جا رہی تھی۔۔۔ لیکن اب قدم بھاری سے ہو
گئے تھے ایسے جیسے کسی نے پتھر باندھ دیے ہوں۔۔۔

Classic Urdu Material

کچھ لوگوں کے پاس سب کچھ ہوتا اور خدا پھر بھی انہیں اور نوازتا رہتا۔۔۔ اور کچھ مجھ جیسے ہوتے ہیں۔۔۔

جن کے پاس پہلے ہی کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ اور جو ملتا ہے وہ بھی دھوکا ہی ہوتا۔۔۔
سارا قصور میرا خود کا ہے۔۔۔ میرے جیسی بیوقوف لڑکیوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔ کچھ تو اپنی عزت تک بھی لٹا آتی ہیں۔۔۔ اسکا گلا کڑوا سا ہو گیا تھا۔۔۔
زرداد نے تو۔۔۔ ہاں زرداد نے بھی تو کتنی دفعہ اسکے ہاتھوں کو چھوا تھا نا۔۔۔ ہاں۔۔۔
چھوا تھا۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ پتلے سے ہاتھ۔۔۔ سانولے سے۔۔۔ وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔۔۔
اسکا تو سب کچھ ہی ختم کر گیا تھا نا۔۔۔ اسکا دل۔۔۔ توڑ گیا تھا۔۔۔ اس کی روح چھلنی کر گیا تھا۔۔۔ اس کے وجود کو کراہیت زدہ کر گیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کے خوابوں کو نوچ گیا تھا۔۔۔

وہ بار بار اپنے ہاتھ دھورہی تھی۔۔۔ اسے گھن آرہی تھی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔ ان کو کتنی بار اس نے چھوا تھا۔۔۔

ہنستا ہو گا وہ مجھ پہ

-- ٹپ -- ٹپ -- آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے -- وہ باتھ روم کی دیوار کے
ساتھ لگ کے پھوٹ پھوٹ کے رودی تھی --



آپ تیار ہیں -- اس کے پاس آکر -- کمپیر نے کہا تھا --

یس -- اس نے اپنے منہ سے زور کا سانس نکالا تھا --

ہو -- و -- و -- اٹھ کے کھڑا ہوا --

ایک نظر سامنے پوری دیوار پہ نسب آئے میں اپنے آپ پر ڈالی -- اور سیٹج کی طرف چل

پڑا --

سیٹج پر جا کر گانا اس کے لیے نیا نہیں تھا -- لیکن ایسے بڑے لیول پہ گانا نیا ہی تھا --

Classic Urdu Material

وائی ٹی ٹرٹ۔۔۔ گرے۔۔۔ چیک ولا کوٹ۔۔۔ سلیقے سے بال جل سے سیٹ کیے
ہوئے۔۔۔ اور چہرے پر سبھی اس کی وہی مخصوص قاتل مسکراہٹ۔۔۔

۔۔۔ جیسے ہی وہ سٹیج پہ آیا تھا۔۔۔ ایک شور ہوا تھا۔۔۔ لڑکیوں کی زیادہ چیخیں شامل
تھیں۔۔۔

پھر اس نے گانا شروع کیا تھا۔۔۔ مائی ک کو اپنے منہ کے قریب لے کر گیا۔ ایک دفعہ
تھوڑا سی گھبراہٹ ہوئی اسی سے۔۔۔ کہ پورا پاکستان اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔ پر پھر۔۔۔ اس
کا زلی جنون اس پر تاری ہو گیا تھا۔۔۔

وہ گارہا تھا۔۔۔ اور ججز کے ساتھ ساتھ پورا ہال۔۔۔ جھوم رہا تھا۔۔۔ اسے مزہ آنے لگا
تھا۔۔۔ زیادہ جوش۔ اور زیادہ۔۔۔ اس کی آواز بہت منفرد تھی۔۔۔ جکڑ
لینے والی۔۔۔ سحر تاری کرنے والی۔۔۔ سرور سا۔۔۔ سکون دینے والی۔۔۔ دیوانہ کر
دینے والی۔۔۔

اس نے گانا ختم کیا تھا۔۔۔ وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔ ججز کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ پورے شو کی ناظرین
تالیاں پیٹ رہے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

وآؤ۔۔۔ وآؤ۔۔۔ وآؤ۔۔۔ پہلا جج مائی ک کو اپنے قریب کر کے بولا تھا۔۔۔ اظہر حسان
۔۔ ایک نام تھا اس کا سنگنگ کی انڈسٹری میں۔۔۔ جو آج اس کی آواز سن کر خوش ہو رہا
تھا۔۔۔

کیا آواز ہے آپ کی۔۔۔ اس نے اپنے سامنے لگے بورڈ پہ انگلیاں چلائی تھیں۔۔۔ اور اسکے
سامنے بنے میز کے اوپر لگی سکرین پہ سرخ رنگ کا نمبر دس چمکنے لگا تھا۔۔۔
تالیاں گونج اٹھی تھیں۔۔۔

زرداد اب کھل کر ہنسا تھا۔۔۔ اس نے اپنے ہونٹوں پہ زبان پھیری۔۔۔ اور نظراب اگلے
جج کی طرف تھی۔۔۔

ہینڈ سم بوائے۔۔۔ نسوانی۔۔۔ آواز ابھری۔۔۔ ریحہ۔۔۔ بول رہی تھی۔۔۔

اگلی جج لڑکی تھی۔۔۔ بڑی محبت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

زرداد نے ہنستے ہوئے اپنے دائی پاؤں کو سٹیج کی زمین پہ دائی بائیں گھمایا۔۔۔

نظریں اپنی تعریف پہ ایک دم نیچے ہو گئی تھیں۔۔۔ لب مسکرا اٹھے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

و دیو ٹیفل وائی ز۔۔۔ لو یو۔۔۔ ریہا۔۔۔ نے ہوئی ی بوسہ اچھالا۔۔۔ زرداد کی آنکھوں
میں ہلکی سی نمی تھی۔۔۔ خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔ چار جہز نے
باری باری اسے دس نمبر دے ڈالے تھے۔۔۔

وہ ہنستا ہوا واپس ویٹنگ روم میں جا رہا تھا۔۔۔ دل خوشی سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔
آج شوکا پہلا دن تھا۔۔۔ اور وہ دھاک بیٹھا چکا تھا۔۔۔
فون کی سکریں پہ منسا کا نمبر چمک رہا تھا۔۔۔ اس نے جوش میں نمبر اٹھایا تھا۔۔۔

ہے۔۔۔ بی۔۔۔ آئی۔۔۔ لو یو۔۔۔ وہ چیخ رہی تھی خوشی سے۔۔۔

لائی یو شوپوری دنیا دیکھ رہی تھی۔۔۔

زرداد قہقہہ لگا رہا تھا۔۔۔ منسا۔۔۔ بار بار اسے محبت بھرے بوسے دے رہے تھے۔۔۔



نماز کے بعد اس نے کانپتے ہوئے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

میں کیوں روتی رہوں اس کے لیے۔۔۔ وہ اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی سکون میں ہے۔۔۔
میں کیوں زندگی برباد کروں اس کے پیچھے۔۔۔ اللہ۔۔۔ مجھے ہمت دے۔۔۔ پلیز اللہ
مجھے ہمت دے۔۔۔

گرم گرم آنسو گال بھگور رہے تھے۔۔۔

اللہ اسے ایسے ہی تڑپا کسی کے لیے۔۔۔ جیسے میں تڑپی ہوں۔۔۔ اس کے دل میں بھی ایسے
ہی کسی کی سچی چاہت ہو اور وہ ٹھکرائے اسے۔۔۔ وہ تڑپے۔۔۔ مجھے یہ دیکھنا ہے اللہ۔۔۔ مجھے
اس کے خوب رو چہرے کے پیچھے چہرے اس مکر وہ چہرے کو زلیل ہوتے دیکھنا ہے۔۔۔ اس کا
دل نا جانے دکھ میں کتنی ہی بدعائیاں دے گیا تھا زرداد کو۔۔۔ اور ایسا اب وہ روز کرنے
لگی تھی۔۔۔

اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ کے نیچے کیے ساتھ ہی آنسو اس کی ہتھیلیاں بھگو گئے تھے۔۔۔
یک نیا عزم تھا۔۔۔ آنسو اب خشک ہو گئے تھے۔۔۔ ہر نماز کے بعد دل پر سکون ہونے کا
سفر طے کرتا جاتا تھا۔۔۔

اس نے پاس پڑا فارم اٹھایا اور فل کر ناشروع کر دیا۔۔۔

Classic Urdu Material

جیسے جیسے وہ فارم پر کر رہی تھی۔۔۔ اسکا ارداہ اور پختہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

آج زرداد کو گھر سے گئے سات ماہ ہونے کو آئے تھے۔۔۔

وہ ان سات ماہ میں ایک دفعہ بھی گھر نہیں آیا تھا۔۔۔ اچھا ہی تھا وہ نہیں آیا تھا۔۔۔ دانیل
اب اس کی شکل تک نہیں دیکھنا

چاہتی تھی۔۔۔



وہ پڑھتے پڑھتے پانی لینے کے لیے آئی تھی۔۔۔ لاونچ میں سب بیٹھے شوقیکہ رہے

تھے۔۔۔ مسوائے۔۔۔ ہارون کے۔ اور اس کے۔۔۔ ہارون سے چوری چھپ کے سب

زرداد کا شوق دیکھتے تھے۔۔۔ جن میں سب سے زیادہ پر جوش اس کے بابا

تھے۔۔۔ سکندر۔۔۔

اس بات سے انجان جس بھتیجے کے لیے یہ تالیاں پیٹ رہے ہیں وہ ان کی بیٹی کی خوشیوں کا قاتل ہے۔۔۔

جان بھوج کے شازر اور سکندر رات کو ہارون کو دکان پہ بیٹھا آتے تھے۔۔۔ تاکہ شوسب مل کر بیٹھ کر دیکھ سکیں۔۔۔

جب بھی شوگلتا وہ پڑھائی کا بہانہ بنا کر اپنے کمرے میں آ جاتی تھی۔۔۔ اور کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتی تھی کہ اس کی آواز کانوں میں نا جائے۔۔۔

اس کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔ اس نے واپس کمرے میں آ کر اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی تھیں۔۔۔ اسے نفرت ہوتی تھی اس کی آواز سے۔۔۔

زرداد فائی تل میں پہنچ گیا تھا۔۔۔ آج فیصلے کا شو تھا۔۔۔ اس کے پیپر زہور ہے تھے۔۔۔

دل عجیب سی ضد لگا کر بیٹھ گیا تھا اللہ سے۔۔۔

اللہ وہ ہار جائے۔۔۔ پلیز اللہ وہ ہار جائے۔۔۔ اس نے کل رات سے دوسرے لڑکے کو پتا نہیں کتنے ووٹ دے چھوڑے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

اب وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے کمرے میں بیٹھی اس کے ہار جانے کی دعا مانگ رہی تھی۔۔۔۔

اللہ اس کو ہار دے۔۔۔ اللہ اسے کو ذلت دے۔۔۔ اللہ وہ ہار جائے۔۔۔ دل بار بار یہی
کلمات دہرا رہا تھا۔۔۔

وہ گارہا تھا۔۔۔ دانیل کے کانوں میں اس کی آواز پڑ رہی تھی۔۔۔

اف۔ف۔ف۔ف۔ اس نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی تھی۔۔ انگلیاں اس زور

سے اس نے کانوں میں ڈالی تھی کہ کان درد کرنے لگے تھے۔۔۔

کتاب سامنے کھلی پڑی تھی۔۔۔ کیمسٹری کا پیپر تھا صبح کو۔۔۔

اب اسکا گانا بند ہو چکا تھا۔۔ دانیل نے دھیرے سے انگلیاں باہر نکالی۔۔۔

اللہ دوسرا لڑکا جیت جائے۔۔۔ پلینز۔۔۔ پلینز۔۔۔

دھم سے اس کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔ منال سامنے کھڑی تھی۔۔۔ اس نے

چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔

Classic Urdu Material

دانی ہوگئی دعا قبول تمھاری۔۔۔ جیت۔۔۔ گئے۔۔۔ بھائی۔۔۔ وہ
چہک کر اس کے پاس آئی۔۔۔ دانی کا چہرہ کرب سے زرد پڑ گیا۔۔۔

منال اسے گول گول گھما رہی تھی۔۔۔

اور اس کے وجود کے ساتھ ساتھ اس کا دل بھی گول گول ہی گھوم گیا تھا۔۔۔

آج پھر اللہ نے اسی کا ساتھ دیا۔۔۔ وہ جیت گیا تھا۔۔۔ وہ جیت گیا۔۔۔ اس کا دل خون
کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

آج پھر وہ ہنس رہا ہوگا۔۔۔ چہک رہا ہوگا۔۔۔ منال باہر جا چکی تھی۔۔۔ وہ ساکت۔۔۔
بیٹھی تھی۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

باہر سب لوگ خوش ہو رہے تھے۔۔۔ ساتھ ٹی وی کا شور تھا۔۔۔
وہ بھی ایسے ہی خوش ہو گا آج۔۔۔ اس نے سامنے پڑی کتاب کو اٹھایا تھا۔۔۔ اور پوری
قوت سامنے دیوار میں دے مارا تھا۔۔۔



Classic Urdu Material

میں جارہا ہوں نا۔۔۔ تو کرتا ہوں۔۔۔ بات بے بی۔۔۔ اچھا اب باہر آپنی انتظار کر رہی ہیں۔۔۔ ٹریٹ دے رہا۔ ہوں آج ان کو اپنی جیت کی خوشی میں۔۔۔

۔ احمد بھائی اور آپنی کو۔۔۔

وہ چہک رہا تھا۔۔۔ گردن ٹیڑھی کر کے فون کو کان کے پاس جکڑے ہوئے تھا۔ جب کے اس کے ہاتھ۔۔۔ شرٹ کے بٹن بند کر رہے تھے۔۔۔ تو۔۔۔ کم از کم۔۔۔ اشعال آپنی سے تو بات کر لو نا۔۔۔ منسا خفا لہجے میں بولی۔۔۔

او کے بابا۔۔۔ کروں گانا بات۔۔۔ اب جاؤں اجازت ہے۔۔۔ ساری رات بات کریں گے آج۔۔۔ او کے۔۔۔ پرامس۔۔۔ اس نے بچوں کی طرح اسے لالچ دیا۔۔۔ کیونکہ اشعال بار بار اسے آوازیں دے رہی تھی۔۔۔ اس کی حالت بھی اب ایسی تھی اس سے بھوک برداشت بھی نہیں ہوتی تھی آجکل۔۔۔ دو ماہ بعد اس کی ڈیلوری تھی۔۔۔ اسی کو لے کر زرداد کو حیدر آباد جانا تھا۔۔۔

جب منسا کو یہ بتایا تو وہ کچھے پڑ گئی تھی۔۔۔ کہ اس دفعہ وہ گھربات کرے لازمی۔۔۔ تا کہ ثمرہ۔۔۔ نیلم سے بات کرے اور ان لوگوں کی بات آگے بڑھے۔۔۔

Classic Urdu Material | by Huma Waqas

DilGalti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

نہیں کرتے تم بات۔۔۔ سو جاتے۔۔۔ ہو ہمیشہ میں۔۔۔ ہیلو ہیلو کرتی رہ جاتی ہوں۔۔۔ وہ
ابھی بھی خفا تھی اس سے۔۔۔

نہیں۔۔۔ بے۔۔۔ بی۔۔۔ نہیں سوتا آج۔۔۔ پلیراب تو جانے دے میری ماں۔۔۔ زرداد
نے رونے کے سے انداز میں کہا۔۔۔

منسا کی کھلکھلاتی صغسی کی آواز فون سے ابھری تھی۔۔۔



www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اوہ زرداد۔۔۔ آو۔۔۔ ادھر۔۔۔ اظہر نے خوش دلی سے استقبال کیا تھا اسکا۔۔۔ بیسٹ سنگر
مقابلہ جیتنے کے بعد یہ اسکا پہلا پروجیکٹ تھا۔۔۔ جو اسے مل رہا تھا۔۔۔

اظہر حسان کی وجہ سے۔۔۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ جیتنے کے بعد شادی اسے فوراً ہی ہاتھوں ہاتھ
لیا جائے گا۔۔۔

Classic Urdu Material

لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔ یہ انڈسٹری۔۔۔ اس سے زیادہ تجربہ کار۔۔۔ گلوکاروں سے
بھری پڑی تھی۔۔۔ اپنی جگہ بنانا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

آج دو ہفتے گزرنے کے بعد اظہر نے اسے ایک ڈرامہ کے ٹائیٹل سونگ کو پلے بیک کے
طور پر گانے کے لیے بلوایا تھا۔۔۔

وہ سٹوڈیو۔۔۔ میں کھڑا تھا۔۔۔ اسے طرز۔۔۔ تکلم۔۔۔ لہجہ۔۔۔ سب بتا کر ایک کاغذ پکڑا
دیا گیا تھا۔۔۔

اس نے مائیک کو اپنے منہ کے آگے سیٹ کیا تھا۔۔۔ گلے کو تھوڑا سا صاف کرنے کے
بعد۔۔۔ اس نے پہلا مصرعہ شعر کا ادا کیا تھا۔۔۔

ششپے کے بنے اس کمرے میں اسے باہر بیٹھے سارے لوگ نظر آرہے تھے۔۔۔

ابھی اس نے دوسرا مصرعہ شروع ہی کیا تھا جب۔۔۔ کٹ کر وادیا گیا تھا۔۔۔

پلیز۔۔۔ طرز کو فلو کریں۔۔۔ زرداد۔۔۔ اسے بند کمرے میں آواز سنائی دی
تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

ااو کے۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے۔۔۔ انگوٹھے سے یس کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ ہیڈ فون پھر سے کان پہ چڑھائے۔۔۔ خشک ہوتے ہوئے پتہ زبان پھیری۔۔۔ آنکھیں بند کر کے طرز کو فوکس کیا۔۔۔

”نہ۔۔۔ جانے۔۔۔ نہ۔۔۔ جانے۔۔۔ دل۔۔۔ کیا۔۔۔ ہو۔۔۔ گا۔۔۔ کیا۔۔۔“
ہو گا۔۔۔ اب۔۔۔“

اس نے اپنی طرف سے بالکل طرز کے مطابق مصرعے میں جان ڈالی تھی۔۔۔ لیکن پھر سے کٹ کی آواز آئی۔۔۔

نو۔۔۔ نو۔۔۔ زرداد۔۔۔ آپ ٹریک سے ہٹ رہے ہیں۔۔۔ اظہر کے ساتھ بیٹھے ڈائی رکٹر نے اسے پھر سے گانے کو کہا۔۔۔

پر کٹ۔۔۔ پھر۔۔۔ کٹ۔۔۔ کٹ۔۔۔ کٹ۔۔۔ وہ جھنجلا گیا۔۔۔ وہ غصے سے باہر آیا تھا۔۔۔ رگیں تنی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ ایک دم سے باہر آیا تھا۔۔۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا پہلی دفعہ وہ یوں ریجیکٹ ہو رہا تھا۔۔۔

پھر ڈائی ریکٹر سے بات کر کے اظہر اس کے پاس آیا۔۔۔

زرداد ایک اور بھی جگہ ہے۔۔۔۔۔ پر سوچ انداز میں اظہر نے کہا تھا۔۔۔

اظہر کی شکل سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ ڈائی رکٹر نے انکار کر دیا ہے۔۔۔ اسے عجیب سا محسوس ہوا اتنی اچھی آواز تھی اس کی۔۔۔ پورے پاکستان کے ٹاپ شو سے وہ جیت کر آیا تھا۔۔۔

اسے تو ہاتھوں ہاتھ لیا جانا چاہیے تھا۔۔۔ لیکن ایسا بالکل نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے بڑے ضبط سے اپنی سخت ہوتی رگوں کو قابو کیا تھا۔۔۔ ہاتھوں کو ڈھیلا چھوڑا۔۔۔ اور اپنے جذبات کو قابو کیا جو ہر چیز کو تحس نحس کر دینا چاہتے تھے۔۔۔

ایک اشتہار کے لیے پلے بیک سنگنگ کرنی ہے۔۔۔ اظہر نے رک رک کر کہا۔۔۔ کیونکہ وہ ایک دم سے بہت اونچے خواب دیکھ رہا تھا۔۔۔ یا شو میں اس کی اتنی تعریف نے اسکا دماغ یوں خراب کر دیا تھا۔۔۔

اور اظہر اسے اشتہار پہ لے آیا تھے۔۔۔ اس نے چونک کے اظہر کی شکل کو دیکھا۔۔۔

Classic Urdu Material

اظہار نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ لب بھینچ کے تسلی کے سے انداز میں سر ہلایا۔۔۔

وہ کچھ بولتے بولتے رک گیا۔۔۔



دروازے پہ ہوئی ی دستک۔۔۔ پہ اس نے گردن اوپر اٹھائی تھی جو پریکٹیکل نوٹ بک پر جھکی ہوئی تھی۔۔۔ وہ ڈائی گرام بنانے میں اتنی مگن تھی کہ باہر کی کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔

زرداد دروازے میں کھڑا تھا۔۔۔ دانیل کی نظر پہلے جو توں پہ پڑی تھی۔۔۔ پھر اس سے ہوتی ہوئی اوپر۔۔۔

اس کے پیپر بہت اچھے ہوئے تھے۔۔۔ اب پریکٹیکل ہو رہے تھے۔۔۔

اسے کسی نے کچھ نہیں بتایا تھا کہ اشعال اور زرداد گھر آرہے ہیں۔۔۔ صرف وہ اور ہارون تھے جن کو اس بات کا علم نہیں تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ہارون کو تو زرداد کی وجہ سے نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔

پردانین کو۔۔۔ سدرہ نے نہیں بتایا تھا۔۔۔ وہ دانین اور زرداد کے حوالے سے اپنے دل میں بہت ساری باتیں سوچ بیٹھی تھیں۔۔۔

پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے۔۔۔ مخصوص انداز میں بازو فولڈ کیے ہوئے۔۔۔ شرٹ کے بٹن کھلے۔۔۔ تھے۔۔۔ پر ہونٹوں پہ وہ مسکراہٹ نہیں تھی۔۔۔ اور نا آنکھوں میں وہ چمک تھی۔۔۔

دانین اس دن کے بعد آج اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس کی بربادی کی دعائیں وہ دن رات کرتی تھی وہ تو اور نکھر کر سامنے کھڑا تھا۔۔۔

دل کو جیسے مٹھی میں جکڑ لیا ہو کسی نے اسے گھٹن کا احساس ہونے لگا۔۔۔

مہنگے کپڑے۔۔۔ مہنگے جوتے۔۔۔ پر۔۔۔ پر۔۔۔ گندہ۔۔۔ سستا۔۔۔ کردار۔۔۔ گھٹیا۔۔۔ گلا سڑاؤ ہن۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا اس کو دیکھ کر۔۔۔ نظروں میں حقارت تھی۔۔۔ آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔۔ کتاب پر اس کی گرفت مضبوط ہو گئی تھی۔۔۔ اور دانت ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے تھے۔۔۔

وہ اب پاس آ رہا تھا۔۔۔ دائین کا سانس معمول سے تیز ہو گیا تھا۔۔۔ دماغ کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔

وہ خاموش کھڑا تھا لیکن اب اس کے سر پر کھڑا تھا۔۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے سال پہلے کھڑا تھا۔۔۔

خاموش۔۔۔

دائین ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔۔۔ اور تیزی سے اس کے پاس سے ہوتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔۔۔

دروازہ ایک دھماکے سے بند ہوا تھا۔۔۔

وہ سر جھکائے وہیں کھڑا تھا۔۔۔ ناخن سے پاس پڑی لکڑی کی ٹیبل کو کھرچتا ہوا۔۔۔



آج تقریباً سال بعد وہ گھرا اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔۔ کمرہ صاف ستھرا پڑا تھا۔۔۔ ہر چیز ترتیب سے پڑی تھی۔۔۔ اسے یقین تھا ثمرہ تقریباً روز اسکا کمرہ صاف کرواتی ہوگی۔۔۔ وہ پلنگ پہ بنا جوتے اتارے ہی لیٹ گیا تھا۔۔۔ آنکھیں اوپر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے پتکھے پر مرکوز تھیں۔۔۔۔۔ جیسے ہی وہ لوگ گھر پہنچے تھے۔۔۔ ہارون گھر نہیں تھے۔۔۔ اشعال کے پوچھنے پہ سکندر نے۔۔۔ دانیل کے بیمار ہونے کا سارا قصہ سنا ڈالا تھا۔۔۔ وہ پاس بیٹھا تھا۔۔۔

اس کو نیچا دھانے کے لیے میں نے جو بھی کیا وہ بہت غلط تھا۔۔۔ زرداد نے دونوں ہاتھوں کا تکیا بنا کر سر کے نیچے رکھا۔۔۔

وہ تو اس کی شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کر رہی تھی۔۔۔ تو وہ اس سے معافی کیسے مانگے۔۔۔ اور کیا الفاظ ہوں جن کو وہ ادا کرے۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

فون بجنا شروع ہو گیا۔۔۔ تھا۔۔۔ فون سکرین پہ منسا کا نام دکھ رہا تھا۔۔۔

بنادیکھے ہی اسے پتہ تھا کون ہوگا۔۔۔ پر بات کرنے کو بلکل دل نہیں تھا۔۔۔

وہ فون بجتا چھوڑ کے باہر آ گیا تھا۔۔۔

چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔۔۔ اس نے سگریٹ سلگالی تھی۔۔۔ اندھیرے میں ایک دم سے روشنی ہوئی اور پھر ختم ہو گئی۔۔۔

نیچے سے سکندر اور ہارون کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

ہارون چاہتے تھے وہ چلا جائے وہ اس کو ہر گز نہیں برداشت کر سکتے تھے یہاں۔۔۔ وہ اونچا اونچا بول رہے تھے۔۔۔۔

سکندر ان کو رام کر رہے تھے۔۔۔ وہ بی اے کے پیپر دینے آیا تھا۔۔۔

اظہر نے اسے کہا تھا اپنی تعلیم مت چھوڑو۔۔۔ امتحان کے بعد جا کر اس نے اظہر کی مدد سے ایک البم بنانے کے بارے میں سوچا تھا۔۔۔ لیکن اس کے لیے اسے پہلے کچھ بجٹ کی ضرورت تھی۔۔۔ جس کے لیے ہارون بلکل راضی نہیں تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

جلتی سگریٹ اس کی انگلیاں جلاگئی تھی۔۔۔ وہ کان لگا کر نیچے ہونے والی گفتگو سننے میں اتنا مگن تھا۔۔۔

سی۔۔۔ سی۔۔۔ سی۔۔۔ جلن کی تکلیف سے منہ سے آہ نکلی۔۔۔ جلدی سے اس نے سگریٹ گرا کر انگلیوں کو اپنے منہ میں رکھ لیا تھا۔۔۔



کالج کے گیٹ کے باہر اسے دیکھ کر دانیل کا خون تک جل کے رہ گیا تھا۔۔۔

ماتھے پہ سوبل ڈالے وہ پاس سے گزرنے لگی تو زرداد نے آواز دی۔۔۔

دانیل۔۔۔۔ دانیل۔۔۔ ایک منٹ کہاں جا رہی ہو۔۔۔

اس کے لہجے میں التجا اور شرمندگی کا گھلا ملا عنصر تھا۔۔۔ کارادھر کھڑی ہے۔۔۔ وہ اس کے

تیز تیز چلتے قدموں کے ساتھ قدم ملاتا ہوا اسے کہہ رہا تھا۔۔۔

میری بات تو سنو۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ کار میں بیٹھو۔۔۔ وہ اس کے بالکل سامنے آ گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین ایک دم سے رکی تھی۔۔ دل کیا اس کی اس حرکت پہ آج پھر اس کے مکر وہ چہرے
پہ ایک چمٹ جڑ دے۔۔۔

دائین نے منہ کا رخ دوسری طرف کیا اور پاس کھڑے رکشے کو ہاتھ سے اشارہ کیا۔۔۔

دائین یہ کیا بوقونی ہے میں لینے آیا ہوں نا۔۔ زرداد نے دائین کو بازو سے پکڑ کر اس کا
رخ اپنی طرف کیا۔۔ وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی۔۔۔

خبر داد۔۔ اگر مجھے ہاتھ بھی لگایا تو۔۔ میں خود جاسکتی ہوں۔۔ اور کوئی ضرورت
نہیں۔۔ مجھے یوں لینے آنے کی۔۔ دائین نے حقارت سے دیکھتے ہوئے سختی سے کہا۔۔۔

اچھا چلو کوئی بات نا کرنا پر چلو تو سہی۔۔ آٹو کیوں کروا رہی ہو۔۔ زرداد نے کار کی
طرف اشارہ کیا۔۔۔

نہیں۔۔ مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ تمہیں بات کیوں نہیں سمجھ آتی۔۔۔ دائین کی
آواز اونچی ہو گئی تھی لہجہ تھوڑا سخت ہو گیا لیکن آواز میں ہلکی سی کپکپاہٹ بھی
تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اوئے۔۔۔ اوئے۔۔۔ کیوں تنگ کر رہا ہے بچی کو۔۔۔ رکشہ والے نے منہ باہر نکال کر
کہا۔۔۔ منہ سے پان کے چھینٹے باہر کو نکل پڑے۔۔۔ جس کو اس نے اپنے گلے پر لٹکتے
کپڑے سے صاف کیا اور خونخوار نظروں سے زرداد کی طرف دیکھا۔۔۔
دائین تیزی سے رکشے میں بیٹھی تھی۔۔۔ چلیں بھائی۔۔۔ اس نے اپنی پھولی سانسوں
کو بحال کرتے ہوئے کہا۔۔۔
رکشہ دھول اڑتا ہوا پاس سے گزر گیا۔۔۔

زرداد نے زور سے کک کی شکل میں زمین پہ پاؤں مارا۔۔۔ اور مٹی اڑ کر اسی کے جوتے
گندے کر گئی تھی۔۔۔



کیا بات کر رہے ہو زرداد وہ بہت اونچے لوگ ہیں۔۔۔ اور تمہیں پتہ ہے نا تمہارے ابا
کا۔۔۔ ثمرہ نے اپنی گود میں پڑے اس کے سر کو ہٹاتے ہوئے پریشانی سے کہا۔۔۔

اماں ایک دفعہ کرو تو نیلی آنٹی سے بات۔۔۔ وہ مان جائیں گے منسا راضی کر لے گی ان
کو۔۔۔ زرداد نے اٹھ کے بیٹھتے ہوئے منت کے انداز میں کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

کیوں۔۔۔ کیوں۔۔۔ تو ہر وہ کام کرتا۔۔۔ جس پر تیرے ابا ناخوش ہوتے۔۔۔ بخش دے
مجھے۔۔۔ ثمرہ کی آواز روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔ وہ تنگ آگئی تھیں اس سے۔۔۔
رورو کہ اس عمر میں ان کی آنکھیں درد کرنے لگ جاتی تھیں۔۔۔ اور وہ جب بھی روئی
زرداد کی وجہ سے ہی روئی تھیں۔۔۔

اچھا اماں اب رونانہ شروع ہو جانا۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں نا ایک دفعہ بات کر کے تو دیکھ۔۔۔

ابھی تو کچھ کرتا بھی نہیں ہے تو۔۔۔

ثمرہ نے اپنا گلاد کھڑا رویا تھا۔۔۔

اس کی وجہ بھی ابا ہی ہیں اماں۔۔۔

وہ تھوڑا سا اور قریب ہوا تھا ثمرہ کے۔۔۔

Classic Urdu Material

اگر مجھے کچھ پیسے دے دیں تو میں اپنا ایک البم بنا سکتا ہوں۔۔۔ بس البم بننے کی دیر ہے۔۔۔
پھر سب فٹ سے ہو جائے گا۔۔۔ وہ ثمرہ کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر
بولا۔۔۔ تھا۔۔۔

ثمرہ نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ ناتیرے ابا تجھے پیسے دیں اور نابنے یہ
تیری البم۔۔۔

وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی تھیں۔۔۔



محترم اب ایک نئی مشکل میں ڈال رہے ہم سب کو۔۔۔ منال نے۔۔۔ کیونچھیلے
ہوئے دانیں سے کہا۔۔۔

دانیں نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ لیکن منہ سے کچھ نہیں بولا۔۔۔

وہ یاد ہے پیاری سی لڑکی۔۔۔ جو اشعال آپ کی شادی پر آئی تھی۔۔۔ منال نے راز کی
بات کرنے والے انداز میں تھوڑا سا قریب ہو کر کہا۔۔۔ اور کیونکا سلائی س منہ میں
رکھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہی۔۔ منسا۔۔ دانیل کے کچھ بھی نابولنے پہ۔۔ اس نے خود ہی بتا دیا۔۔

جناب کہہ رہے۔۔ اس کے ساتھ میری رشتے کی بات چلائی یں۔۔ لو پوچھو بھلا۔۔
یہ کام بھی ابا کی مرضی کے خلاف ہی کر چھوڑا۔۔ منال واقعی پریشان تھی یا صرف پوز
ہی کر رہی تھی۔۔

لیکن دانیل کے دل میں ضرور ایک چھن سی ہوئی ی تھی۔۔

اسکا اب یہاں بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا۔۔ وہ اپنی کتابیں سمیٹنے لگی۔۔

کہتا ہے۔۔ آنٹی سے بات کریں۔۔ وہ نیلم آنٹی سے۔۔ منال۔۔ دانیل کے تاثرات
سے یکسر بے نیاز بولے جارہی تھی۔۔

ارے بھئی۔۔ کہتا منسا خود راضی کر لے گی۔۔ اپنے گھر والوں کو۔۔ ٹھاٹھ دیکھے
تھے تم نے شادی پہ اس لڑکی۔۔ کے۔۔ وہ کیا گزارا کر لے گی۔۔ ہمارے گھر میں۔۔
منال اب سوالیہ انداز میں دانیل سے پوچھ رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material

پتہ نہیں میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔ دانیں نے خود پہ قابو پا کر کندھے اچکائے۔۔۔ جب کہ اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

اچھا میں جارہی ہوں پڑھنا ہے۔۔ مجھے۔۔ دانیں نے بے زاری سے کتابیں اٹھائی۔۔۔ اور منال کو دیکھے بنا آگے چل دی۔۔۔

منال نے عجیب سا منہ بنایا۔۔۔ وہ ابھی اس کے ساتھ اور گپیں لگانا چاہتی تھی پر دانیں نے کوئی سی ساتھ نادیا۔۔۔

جیسے ہی اپنے کمرے میں قدم رکھا۔۔ ایک دم رکی تھی۔۔۔ وہ اس کے کمرے میں دروازے کے بالکل پاس ہی کھڑا تھا۔۔۔ ایسے جیسے اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

دانیں کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔ تیزی سے پلٹنے لگی تو زرداد نے اس کی کلائی پکڑ لی تھی۔۔۔

پلیز میری بات سنو۔۔۔ التجا والا انداز تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔ دانیں نے خونخوار نظروں سے زرداد کی طرف دیکھا۔۔۔

Classic Urdu Material

پہلے میری بات تو سن لو۔۔۔ اس نے دانی کو کھینچ کے کمرے کے اندر کیا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔

کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ اور اسی وقت نکلو میرے کمرے سے۔۔۔ میں تم سے بات کیا تمہاری شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتی۔۔۔ دانی کی سانس اب ضبط کرتے کرتے تیز ہو گئی تھی۔۔۔ ناک پھولی ہوئی تھی۔۔۔ اور آواز غصے اور رونے کے ملے جلے تاثر سے کانپ رہی تھی۔۔۔

دانی میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ یار۔۔۔ زرداد نے دھیرے سے اس کی کلائی کی کو چھوڑا

تھا۔۔۔ جسے اب وہ سہارا ہی تھی۔۔۔ اتنے فولاد جیسے ہاتھ تھے۔۔۔ اس کے۔۔۔

پہلی بات تو یہ۔۔۔ میں۔۔۔ تمہاری۔۔۔ یار۔۔۔ نہیں۔۔۔ سنا تم نے

دوبارہ میرے لیے یہ الفاظ۔ ہر گز استعمال نہ کرنا۔

دانی نے انگشت انگلی اس کی آنکھوں کے سمنے لہرا کر اسے خبردار کیا۔۔۔۔۔ دوسرا

رہو تم شرمندہ۔۔۔ میری بلا سے۔۔۔ میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔ نکلو

ابھی اور اسی وقت میرے کمرے سے۔۔۔ دانی نے سخت شکل بناتے ہوئے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

پلیز۔۔ دانی۔۔ وہ تھوڑا سا بولا تھا۔۔

نکلو۔۔۔۔ باہر۔۔۔۔ دانی نے چیخنے کے سے انداز میں کہا۔۔

وہ ایک دم چپ ہوا تھا۔۔ چہرہ تھوڑا سخت ہوا۔۔ اور تیزی سے دروازہ پوار اکھول کر دیوار میں مارتا ہوا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔



تو کوئی بات نہیں۔۔ البم کو ابھی چھوڑ دیتے ہیں۔۔ تم چھوٹے موٹے۔۔ کام پکڑو ذرا۔۔ اظہر نے کرسی کو دائیں بائیں گھماتے ہوئے۔۔ سامنے پڑی میز پر ہاتھ رکھ کے کہا۔۔

زرداد پریشان سی شکل بنائے اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔ ہارون نے اسے ایک بھی پیسہ دینے سے منع کر دیا تھا۔۔ اور سکندر کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا۔۔ انھوں نے بہت کوشش کہ وہ کچھ نا کچھ کر دیں لیکن اتنے پیسوں کا انتظام اکھٹے کرنا ممکن نہیں تھا۔۔

Classic Urdu Material

دیکھو ایک ٹاک شو کے لیے میں نے تمہاری بات کی ہے۔۔۔ وہاں انھیں ایک سنگر کی ضرورت ہے۔۔۔ اظہر نے۔۔۔ اپنی تھوڑی پہ انگلیاں پھیرتے ہوئے زرداد کو کہا۔۔

زرداد نے بے یقینی سے دیکھا۔۔۔

دیکھو زرداد۔۔۔ یار۔۔۔ یہ جو انڈسٹری ہے ناٹیلنٹ سے بھری پڑی ہے۔۔۔ ہر نیا آنے والا بندہ چاہتا بس وہ ہی وہ ہو۔۔۔

لیکن یار یہاں آگے بڑھنا بہت مشکل ہے۔۔۔ ایک دم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ تمہیں اپنی پہچان بنانی ہے پہلے یہاں۔۔۔ اظہر کو اس کی اتری شکل دیکھ کر پتا چل گیا تھا۔۔۔ کہ وہ ٹاک شو والی بات سے اتنا خوش نہیں ہوا۔۔۔

اچھا چلو ابھی تو۔۔۔ کوک سٹوڈیو چلتے ہیں۔۔۔ ایک نیا گانا بنانے لگے ہیں وہ لوگ میں نے تمہاری بات کی ہے۔۔۔ ان سے۔۔۔ آڈیشن کے لیے بلایا ہے ان لوگوں نے۔۔۔ اظہر نے کورٹ پہننے ہوئے اسے کہا۔۔۔

جبکہ وہ بے دلی سے گھومتی کرسی کی پر نظر جمائے بیٹھا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔ اظہر نے اس کے قریب آ کر اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا
تھا۔۔ اپنے اگلے گانے میں۔۔ میں تمہارے ساتھ کو میں کام کروں گا۔۔ سوچتے ہیں
۔۔ لکھتے ہیں کچھ ایسا۔۔ وہ مسکرا رہا تھا۔۔

چلو اب اٹھو۔۔ اس نے کار کی چابیاں اٹھاتے ہوئے زرداد سے کہا۔۔
وہ بے دلی سے اظہر کے پیچھے قدم اٹھاتا تر گیا تھا۔۔



یار میں سمجھ رہا ہوں تمہاری بات۔۔ پر دیکھو نا۔۔ دم ہے لڑکے کی آواز میں۔۔
لیکن سوز اور۔۔ درد۔۔ سمجھ رہے ہو نہ۔۔ درد۔۔ سامنے بیٹھے الطاف نے اپنے سینے
پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

یار وہ چاہیے مجھے۔۔ وہ نہیں آ رہا اس کی آواز میں۔۔

یار کیا بات کرتے ہوئے۔۔ ون کر کے آیا ہے۔۔ بیٹ سنگر شو سے۔۔ اظہر نے
اسے قائل کرنے کہ کوشش کی

Classic Urdu Material

اوہ بس کریار۔۔۔ وہاں۔۔۔ چار جج بیٹھے ہوتے۔۔۔ الطاف نے ہوا میں ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

اور یار میں نے۔۔۔ فہد کی جگہ اسے لے کر پھنسنایا ہے کیا۔۔۔ سمجھا کرنا۔۔۔ اسے ابھی چھوٹے موٹے پروگرامز کروا۔۔۔ ہاں۔۔۔ البم بنانے یار اس کی۔۔۔ الطاف نے چائے کا کپ ہونٹوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا چلو پھر ہم چلتے ہیں۔۔۔ کوئی اور مطلب کہیں اور ضرورت ہوئی تو بتانا۔۔۔
اظہار نے اس سے ہاتھ ملایا۔۔۔

تھوڑا سادہ اور بیٹھا تھا وہ لیکن ساری گفتگو۔۔۔ با آسانی سن سکتا تھا۔۔۔
چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔



کیا مسیٰ لہ ہے۔۔۔ پیچھے ہٹو۔۔۔ نرمل۔۔۔ ان لڑکیوں کو ہٹاتے ہوئے آگے بڑھی۔۔۔ اور سامنے کرسی پر پریشان س بیٹھی۔۔۔ دانیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا۔۔۔

Classic Urdu Material

کیا مسئی لہ ہے تم سب کے ساتھ۔۔۔ میں اور یہ لڑکی ہم جارہے ہیں پرنسپل آفس میں
کمپلین کرنے۔۔۔

میں ایک ہفتے سے دیکھ رہی ہوں۔۔۔ تم لوگ اس لڑکی کو بلاوجہ تنگ کرتی ہو۔۔۔ نرمل
نے دھمکی کے انداز میں ان سب کو انگلی دیکھائی۔۔۔

آرام سے۔۔۔ فری آگے ہوئی۔۔۔ یہ ہماری جگہ ہے جس پہ یہ بیٹھی ہے اسکو ہم نے
اس دن بھی کہا تھا۔۔۔ کہ یہاں کوئی نہیں بیٹھے گا۔۔۔ وہ کوئی انتہائی بدتمیز لڑکی
تھی۔۔۔

پتا ہے یہ کون ہے۔۔۔ دانیل سکندر۔۔۔ فرسٹ پوزیشن لی ہے اس نے بورڈ میں۔۔۔
نرمل نے فخر سے فری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور اس میڈیکل کالج میں۔۔۔ پہلی سیٹ پہ بیٹھنا اس کا حق ہے سمجھی تم۔۔۔ نرمل بھی
ترکی باتر کی جواب دے رہی تھی۔۔۔

چلو ہٹو اب۔۔۔ تم لوگوں سے اب پرنسپل آفس میں ہی بات ہوگی۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ تیزی سے داین کا ہاتھ پکڑے اسے پر نسل آفس لے جا رہی تھی۔۔۔

اس کامیڈیکل کالج میں ایڈمیشن ہو گیا تھا۔۔۔ لیکن جس دن سے وہ آرہی تھی۔۔۔ یہ پانچ لڑکیوں کا گروپ اسے مسلسل تنگ کر رہا تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے صرف پڑھنا چاہتی تھی۔۔۔

لیکن آج نرمل نے فرشتہ بن کر اسے بچایا تھا۔۔۔
وہ مشکور شکل بنا کر اپنے ساتھ چلتی اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔



www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تو لڑائی تو تم نے شروع کی ہو گی نہ۔۔۔ اشعال۔۔۔ نے اسے پانی کا گلاس پکڑا دیا۔۔۔
زرداد نے پانی پیتے پیتے آنکھیں اوپر کر کے اسے گھوری ڈالی۔۔۔ کیا مطلب
تمہارا۔۔۔ میں دو سال سے وہ پروگرام کر رہا ہوں۔۔۔ ان کی ریٹنگ کو اتنا اوپر لے کر

Classic Urdu Material

گیا۔۔ اور انھوں نے تبدیل کر دیا سنگر۔۔ تھکی ہوئی آواز۔۔ شیو بڑھی۔۔

ہوئی۔۔ شرٹ کے کف چڑھے ہوئے۔۔ بو جھل سی آنکھیں۔۔

مجھے تو اب یہ فکر کھا رہی ہے کہ اب اپنی ایم۔۔ اے کی فیس کیسے بھروں گا۔۔ اپنے منہ کو دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر پسینا صاف کیا۔۔

اظہر سے بات کرونا۔۔ اشعال۔۔ نے رانیہ کو گود میں لیا۔۔

یار وہ کب تک میری مدد کرتا رہے گا۔۔ ہر کام بگڑتا جا رہا ہے۔۔ تم سے میں نے کہا

تھا۔۔ احمد سے کہو لون کا پوچھے۔۔ میں اپنی البم تو شروع کروں۔۔

کہا ہے میں نے اسے۔۔ اشعال نظریں چراگئی۔۔ اچھا پریشان نا ہو۔۔ میں۔۔ دعا کرتی ہوں نا۔۔

ہم۔۔ م۔۔ م۔۔ کیا کہا بدعا۔۔ وہ جو اپنے سر کو نیچے گرا کے زمین پر نظریں جما کے بیٹھا

تھا۔۔ اچانک چونک کے اوپر دیکھا۔۔

Classic Urdu Material

ارے پاگل دعا کہا ہے۔۔۔ اللہ نہ کرے کوئی بد دعا کرے۔۔۔ اشعال نے اس کے سر پہ تھپڑ لگایا۔۔۔

نہیں کوئی تو ایسا ہو سکتا ہے نہ۔۔۔ دانیل کا چہرہ چھم سے زرداد کی نظروں کے سامنے تھا۔۔۔

اس نے تکیے پہ اپنا سر رکھ دیا۔۔۔ سر میں شدید درد تھا۔۔۔ ایسے جیسے پھٹا ہی چاہتا ہو۔۔۔ ہاں۔۔۔ دانیل ہے وہ۔۔۔ جسے اس نے بہت دکھ دیا۔۔۔ دو سال پہلے کا وہ دن اسے یاد آ گیا تھا جب وہ اس سے معافی مانگنے گیا تھا۔۔۔ اس نے معاف نہیں کیا تھا اسے۔۔۔ زرداد کو عجیب سی گھبراہٹ ہوئی۔۔۔ اس نے بہت جتن کیے۔۔۔ پرا بھی تک وہ اپنی صبح جگہ نہیں بنایا تھا۔۔۔ اس نے اظہر کے کہنے پہ ایم اے انگلش سٹارٹ کیا تھا۔۔۔ اچھے سکولوں میں پڑھنے کی وجہ سے ایک انگلش ہی تو اچھی تھی اس کی۔۔۔

ہارون نے گھر میں اس کا داخلہ بالکل منع کر دیا تھا۔۔۔ ایک ٹاک شو میں۔۔۔ وہ ایک سنگر کے طور پر کام کر رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

اس کے ڈایرکٹر کے ساتھ پروگرام کی چینجز پر اس کی بحث ہوگئی تو ڈائی ریکٹر نے سنگر چینج کر لیا۔۔

وہ دل برداشتہ ہو کر گھر واپس آ گیا۔۔ لیکن اپنی عادت سے مجبور۔۔ ان کے سٹوڈیو کے چار پانچ بندوں کے دانت توڑ آیا تھا۔۔ مطلب واپسی کا کوئی یچانس نہیں۔۔۔
منسا سے بات ہوئی ی پھر۔۔ اشعال نے اپنی سوئی ی ہوئی ی بیٹی کو اس کے پاس بیڈ پہ لیٹا دیا۔۔۔

ہم۔م۔م۔ وہ اپنے خیالوں میں گم تھا۔۔ نہیں۔۔ وہ ناراض ہے۔۔۔ بات ہی نہیں کر رہی کچھ دن سے۔۔ اس نے پاس پڑی رانیہ کے نرم نرم ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر ان پر اپنی انگلیاں پھیرنا شروع کر دی۔۔۔

تو اماں نے کیا کہا۔۔ اشعال اب پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھی۔۔۔

وہی۔۔۔ نیلم آنٹی کہہ رہی ہیں اس کے فادر نہیں مان رہے۔۔ اور ادھر ایک عدد میرے ابا جی ہیں وہ نہیں مان رہے۔۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ایک لمبا سانس لیا

Classic Urdu Material

اچھا میں کچھ دیر سونے جا رہا ہوں۔۔ اس نے پیار سے سوئی پڑی رانیہ کے گال پر بوسہ دیا جھک کر۔۔

۔ بلکل دانیہ جیسی ہے۔۔ نہ۔۔ اشعال نے اپنی بات کی تصدیق کے لیے مسکرا کے اس کی طرف دیکھا۔ وہ ایک دم چپ سا ہو گیا۔

اسی کی طرح معصوم سافیس کٹ۔۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ ہونٹوں کی شپ۔ ہے نا۔ مجھے تو دانیہ ہی لگتی رہتی۔۔۔ اشعال ہنس رہی تھی اور محبت سے اپنی بیٹی کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہاں معصوم تو واقعی ہے اس کی شکل اس نے دل میں سوچا۔۔ پھر عجیب سا بوجھ سا محسوس ہوا۔۔ اس کی معصومیت کا بہت غلط فائدہ اٹھایا تھا میں نے۔۔۔ آج اسے اپنی تین سال پہلے کی کی ہوئی اس حماقت پر انتہائی افسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ تھکے قدموں سے اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔



نرمل تم تو پاگل ہو قسم سے۔۔ وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھ کے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material | by Huma Waqas

DilGalti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

ہاں تو اور کیا۔۔۔ میں نے بھی جتنے آم توڑے تھے۔۔۔ ایک دم سے نیچے گرا دیے۔۔۔
سارے جا کر ٹھک ٹھک کرتے ان کے سر پر۔۔۔ لگے۔۔۔ نرمل لہک لہک کر اسے اپنے
بچپن کا کوئی واقعہ سنارہی تھی۔۔۔ اور دانیل کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔۔۔

نرمل ایسی ہی تھی۔۔۔ زندہ دل۔۔۔ ہنس مکھ۔۔۔ اس نے دانیل کے اندر بہت سی مثبت
تبدیلیاں پیدا کر دی تھی۔۔۔ ان دو سالوں میں۔۔۔ وہ بہت اچھی اور مخلص دوست
ثابت ہوئی تھی۔۔۔

اس نے دانیل کی شخصیت ہی بدل ڈالی تھی۔۔۔

نرمل بہت اچھے گھرانے سے تعلق رکھتی۔۔۔ اور کافی لبرل فیملی سے تھی۔۔۔ اس نے
دانیل کا حلیہ ہی سنوار کے رکھ دیا تھا۔۔۔ اس کو اپنے ساتھ پار لے لے جا کر۔۔۔ اس نے
دانیل کو پر اعتماد۔۔۔ اپنا خیال رکھنے والی۔۔۔ اور ایک ویل ڈریسڈ لڑکی میں تبدیل کر دیا
تھا۔۔۔

گردن سے نیچے آتے بال اب کمر تک آنے لگے تھے۔۔۔ بھنویں سیلقے سے کیا بنیں کہ
اس کا ماتھا اور آنکھیں۔۔۔ اور واضح ہوگئی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

پہلے تو کبھی اچھی طرح سے منہ نہ دھوتی تھی۔۔۔ اب نرمل اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کر جاتی تو پتہ نہیں کیا کیا اسے بھی لے دیتی۔۔۔

وہ ارے نہیں۔۔۔ ارے نہیں۔۔۔ ہی کرتی رہ جاتی۔۔۔ قد تو اس کا پہلے ہی لمبا تھا۔۔۔ اب جسم بھی تھوڑا بھرا بھرا ہو گیا تھا۔۔۔

وہ خوش رہتی تھی۔۔۔ نرمل کھانے کی بہت شوقین تھی۔۔۔ تو آئے دن دونوں کہیں نا کہیں ہوتی۔۔۔

نرمل کو دانیں سے جو فائی دہ تھا وہ اس کی ذہانت تھی۔۔۔ وہ نرمل کی سٹڈی میں بہت مدد کرتی تھی۔۔۔

وہ دیکھ آرہا دھر۔۔۔ تیرا دیوانہ۔۔۔ نرمل نے شرارت سے آنکھ دبا کر دانیں کی طرف دیکھا۔۔۔

زین مسکراتا ہوا ان دونوں کی طرف ہی آرہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

کیا مصیبت ہے۔۔۔ اٹھو چلو یہاں سے۔۔۔ دانیں جلدی جلدی اپنی کتابیں اٹھا رہی تھی۔۔۔

کتنی ظالم ہونا تم بے چارہ دو سال سے تمہارے پیچھے ہے مجال ہو جو کبھی لفٹ کرائی ہو تم نے اسے۔۔۔

مجھے پتا ہے وہ کتنا دیوانہ ہے میرا۔۔۔ مجھے ان سب چیزوں میں بالکل انٹرسٹ نہیں تم جانتی ہو۔۔۔ اب اٹھو۔۔۔ نہیں تو آ کے وہ صاحب دماغ چاٹنے لگیں گے۔۔۔

دانیں کے ماتھے پہ بل آگئے تھے۔۔۔ زین ان کا کلاس فیلو تھا۔۔۔ بہت ہی ذہین

طالب علم۔۔۔ وہ اور دانیں پوری یونیورسٹی میں اپنی ذہانت کی وجہ سے مشہور تھے۔۔۔

اور وہ دو سال سے دانیں کے ساتھ دوستی کے چکروں میں تھا۔۔۔ دانیں نے ان دو سالوں

میں۔۔۔ صرف نرمل کو اپنے اتنا قریب کیا تھا۔۔۔

جب تک زین وہاں پہنچا وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے چلی گئی تھیں۔۔۔



Classic Urdu Material

میں کروں گی ابا سے بات تم پاگل ہو جو کہہ رہے ہو نہیں جاؤں گا۔۔۔ ان کی شادی کوئی روز روز آئی۔۔۔ شرافت سے چلو میرے ساتھ احمد انتظار کر ہے تمہارا۔۔۔ اشعال اس کے سر پر کھڑی تھی اور وہ مزے سے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔ ان ڈھائی سالوں میں ایک دفعہ بھی نہیں گیا میں تو اب جا کر کیا کروں گا میں۔۔۔ ماتھے پہ بل ڈال کے اشعال کی طرف دیکھا۔۔۔ اچھا تمہارے بہن بھائی کی شادی ہے اور تم ناجاؤ۔۔۔ واہ۔۔۔ اشعال نے ہاتھ ہوا میں لہرایا۔۔۔

اور یہ حالت دیکھو اپنی۔۔۔ کیا بن گئے ہو۔۔۔ اشعال اسے زبردستی اٹھا رہی تھی۔۔۔ شیو بڑھی ہوئی۔۔۔ تھی۔۔۔ رف سی ٹی شرٹ کے نیچے ٹرایوز پہنے وہ صدیوں کا تھکا مسافر لگ رہا تھا۔۔۔

چلتا ہوں لیکن ایک شرط ۷۷ پہ۔۔۔ زرداد نے اپنے ہونٹوں پہ زبان پھیری۔۔۔ کیا شرط۔۔۔ اشعال نے دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے۔۔۔

Classic Urdu Material

ابانے اگر کچھ بھی ایسا ویسا کہا مجھے۔۔۔ میں واپس آ جاؤں گا کراچی۔۔۔ وہ دو ٹوک الفاظ
میں کہتا ہوا اٹھا۔۔۔

اچھا بابا اٹھ بھی جا اب۔۔۔ منال اور امی کے بار بار فون آرہے۔۔۔ آج تیل لگانا دونوں
کو۔۔۔

شازر اور منال کی شادی ایک ہی دفعہ میں کرنے لگے تھے۔۔۔ ہارون۔۔۔ شازر کے ویسے
کے روز منال کی رخصتی تھی۔۔۔

میں منہ تو دھولوں۔۔۔ وہ چیل پاؤں میں اڑا کے بولا۔۔۔

ارے چلو اب۔۔۔ اپنے گھر ہی تو جانا ہے۔۔۔ احمد کا پارہ چڑھ جائے گا۔۔۔ اشعال اسے
کھینچتی ہوئی سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔۔

ایک تو تمہارا شوہر بھی ابا جیسا ہی ہے۔۔۔ زرداد نے اشعال کو چھیڑا۔۔۔ اب دونوں ہنس
رہے تھے۔۔۔



Classic Urdu Material

پانی کا ایک گلاس دینا ذرا۔۔ کرتے کے بٹن لگاتا ہوا وہ سامنے سامنے کھڑی منال سے کہہ رہا تھا۔۔۔

تمہیں دکھائی نہیں دے رہا۔۔ میں تیار ہونے لگی۔۔ خود پی لو جا کر کچن سے۔۔۔
منال اپنے تیل کے جوڑے کو استری کر رہی تھی۔۔ تھوڑا چڑ کر بولی۔۔۔

وہ کچن میں آیا تو کوئی پشت کر کے کھڑی تھی۔۔ لمبے کمر تک آتے بال۔۔ وہ ٹھٹک کے روکا تھا۔۔ شائید کوئی مہمان ہے۔۔

اس کے قدموں کی چاپ سن کر دانیل پلٹی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر ایک دم سے اس کا رنگ پہلے زرد پڑا اور پھر اپنے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

ویسے تو یہ ڈھائی سال پر لگا کراڑ گئے تھے لیکن آج دانیل کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ وقت بہت کچھ بدل گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ پانی کا گلاس منہ کو لگاتا باہر آیا تھا۔۔۔ گھر کے ہی افراد تھے ایک دو۔۔۔ یا محلے کے دو
تین عورتیں تھیں۔۔۔ صحن میں لگی کرسیوں پہ براجمان۔۔۔

وہ بے دلی سے کھڑا۔۔۔ سب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

گھر پہنچتے ہی وہ اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔ شام کو ثمرہ نے ہی آکر اٹھایا تھا اور تیار
ہونے کا کہا تھا۔۔۔

وہ بڑے اعتماد کے ساتھ سارے کام کرتی پھر رہی تھی۔۔۔ کبھی ادھر جاتی کبھی ادھر۔۔۔
سب کے ساتھ ٹھیک تھی۔۔۔ لیکن اس کی طرف ایک نظر ڈالنا بھی اسکو گوارا نہیں
تھا۔۔۔

دل تو چاہ رہا تھا اس کے منہ کو اور آنکھوں کو جا کر نوچ لوں جن سے وہ اسے مسلسل دیکھے جا
رہا تھا۔۔۔

شیو بڑھی ہوئی ی بال بھی؟ لمبے کیے ہوئے۔۔۔ عجیب سے حلیے میں تھا وہ۔۔۔ تھوڑا اور
منظبوط اور چوڑا ہو گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

سب کچھ بدلاتھا لیکن دانیل کے دل کے اندر زرداد کے لیے نفرت آج بھی وہی تھی۔۔۔



اسے پکڑو زردانی۔۔۔ ابوبلار ہے مجھے۔۔۔ منال نے رانیہ دانیل کو پکڑائی۔۔۔ اور خود ہارون کے کمرے کی طرف چل دی تھی۔۔۔

اشعال شمرہ اور سدرہ کے ساتھ بازار گئی تھی۔۔۔ وہ رانیہ کو جھک کر پیار کر رہی تھی جب اسے اپنے سر پر کسی کے کھڑے ہونے کا احساس ہوا۔۔۔ ابھی وہ جھکی ہی ہوئی تھی۔۔۔ جب دل نے بول دیا تھا۔۔۔ ایسے کون سر پر آکر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

دانیل نے سپاٹ چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔۔۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ بھاری آواز میں کہا۔۔۔ جبکہ دانیل اسے دیکھے بنا رانیہ کو اٹھا کے وہاں سے جانے کی تیاری میں تھی۔۔۔

دانیل نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ اور رانیہ کو لے کر مڑی۔۔۔

Classic Urdu Material

ایک منٹ۔۔۔ داین۔۔۔ وہ ایک دم سے اسکے سامنے آیا تھا۔۔۔ داین اس سے
ٹکراتی۔۔۔ ٹکراتی۔۔۔ بچی تھی۔۔۔

تمہیں مجھے معاف کرنا ہو گا۔۔۔ رعب تو ناگیا جناب کا۔۔۔ داین نے خو نوار نظر اس پہ
ڈالی۔۔۔

چمکتی آنکھوں کے دئیے بجھے پڑے تھے۔۔۔ ہونٹوں پر سے وہ قاتل مسکراہٹ بھی
غائب تھی۔۔۔ وہ ٹھاٹھ باٹھ بھی نا تھے۔۔۔ کوئی بہت ہی لمبے سفر کا تھکا ہوا بھٹکا ہوا
مسافر لگ رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ کروں گی تمہیں معاف۔۔۔ تمہیں تو میرا خدا بھی معاف نا کرے
دعا ہے میری۔۔۔ تم نے میری تزیل کی۔۔۔ جس خاندان کے سپوت تم ہو۔۔۔ اسی کا
خون میری رگوں میں بھی ہے۔۔۔ تم کیا سمجھتے ہو ضدی۔۔۔ ہٹ دھرم۔۔۔ بد تمیز۔۔۔
صرف تم ہی ہو اس خاندان۔۔۔ میں۔۔۔ وہ سخت لہجے میں کہتی ہوئی تیز تیز قدم کمرے
کی طرف اٹھا رہی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے اسکے پیچھے آیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دیکھو میں جانتا ہوں تم میرے جیسی نہیں ہو۔۔۔ تم اچھی ہو۔۔۔ وہ دروازہ بند کرنے کی
کوشش کر رہی تھی۔۔۔ لیکن زرداد نے بڑے آرام سے دروازے میں ہاتھ دے رکھا
تھا۔۔۔

نہیں نہیں ہوں میں اچھی۔۔۔ سمجھے تم۔۔۔ اب جاؤ یہاں سے۔۔۔ تمہاری موجودگی
مجھے افیت دیتی ہے۔۔۔

دائین پلزیار۔۔۔ تین سال سے ایک پل نہیں دل کو سکون ملا۔۔۔ نادان تھا۔۔۔
شرمندہ ہوں۔۔۔ نہیں کرنا چاہیے تھا ایسا۔۔۔ پلزیار چھوڑ دو اس بات کو۔۔۔ پھر سے اچھے

کرنز کی طرح رہتے ہیں۔۔۔ وہ منت سماجت پر اتر آیا تھا۔۔۔
دائین ویسے ہی سخت چہرہ لیے کھڑی تھی۔۔۔ اس کی ایک بھی بات اس کے دل پہ کوئی
اثر نہیں کر رہی تھی۔۔۔

چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔ دائین نے لب بھینچ کے کہا۔۔۔

نہیں جاتا۔۔۔ ڈھیٹ تو بچپن سے ہی تھا۔۔۔ سینے پہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

Classic Urdu Material

تمہیں پتہ ہے تب سے لے کر آج تک دوبارہ کبھی میں بدر سے نہیں ملا۔۔۔ لہجہ بہت اپنائی ت بھرا تھا۔۔۔

تو احسان ہے کیا مجھ پہ۔۔۔ ہٹو مجھے دروازہ بند کرنا ہے۔۔۔ دانیل نے لب بھینچ کے زبردستی دروازہ بند کرنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن وہ تو جیسے فولاد کا بنا تھا دروازہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔۔

اچھا پھر مجھے کوئی ی سزا دے دو۔۔۔ دھیمی سی آواز میں کہا۔۔۔

میں کون ہوتی ہوں سزا دینے والی۔۔۔ اس نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔ دل تو کر رہا تھا ابھی اسی وقت یہاں سے چلی جائے پر وہ دروازے کے درمیان میں کھڑا تھا۔۔۔

صحیح کہا تم نے۔۔۔ تم کون ہوتی ہو۔۔۔ اللہ دے تو رہا ہے مجھے سزا۔۔۔ تمہاری معصومیت کے ساتھ کھیلنے کی۔۔۔ وہ ایک دم مایوس سا ہو گیا تھا۔۔۔

کھڑا کچھ دیر اسے دیکھتا رہا۔۔۔ وہ ویسے ہی کھڑی تھی سپاٹ۔۔۔ ساکت۔۔۔

وہ خاموشی سے وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔



یہ کون ہے۔۔۔ نرمل نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔ اس نے نظروں کی سیدھ پہ دیکھا سٹیج پہ زرداد بیٹھا منال اور شازر کو مہندی لگا رہا تھا۔۔۔

منال کا بھائی ہی ہے چھوٹے والا۔۔۔ لہجہ خود بخود سخت ہو گیا تھا۔۔۔

ہیں۔۔۔ پہلے تو کبھی نہیں دیکھا اس کو گھر میں۔۔۔ یہ کہاں سے ٹپک پڑا۔۔۔ بڑا ڈیشننگ۔۔۔ نرمل نے اس کو آنکھ ماری۔۔۔

وہ ایسی ہی تھی ہر لمحہ انجوائے کرنے والی۔۔۔

تو۔۔۔ تو نہ ایسی سے شادی کر لے۔۔۔ نرمل تو رشتے بھی سیٹ کرنے پہ تل گئی تھی۔۔۔

دائین نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔ پھر ارد گرد لوگوں پہ نظر دوڑائی۔۔۔

Classic Urdu Material

ہم۔م۔م۔م۔۔۔ اب سمجھ میں آیا محترمہ آپ زین کو کسی کھاتے میں کیوں نہیں لاتی
۔۔۔ جس کے گھر میں ہی ایسا مال ہو۔۔۔ وہ قہقہہ لگا رہی تھی اب اپنی ہی کی ہوئی
سرگوشی پہ۔۔۔

بکواس نا کرو ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ دانیل نے سختی سے اسے ڈانٹا۔۔۔ زرداد اب سیٹج
سے نیچے اتر رہا تھا۔۔۔

ہائے۔۔۔ کیا انداز یا اس کے۔۔۔ تم تو ایسی ہو کبھی ذکر نہ کیا اس کا دو سال ہو گئے۔۔۔
نرمل اب مصنوعی خفگی دکھا رہی تھی۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ اور چلو اب مہندی لگانی ہے تم نے یا نہیں۔۔۔ دانیل نے تھوڑے
سخت لہجے میں کہا۔۔۔ اور زور سے اسے بازو سے کھینچا۔۔۔

وہ صبح کہہ رہی تھی۔۔۔ وہ اس سے ہر وقت ڈھیروں باتیں کرتی تھی۔۔۔ لیکن کبھی بھی
اس نے زرداد کا ذکر تک نہیں کیا تھا اس سے۔۔۔ اس کا یوں حیران ہونا بنتا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ارے غصہ کیوں کرتی۔۔۔ تمہیں پتہ ہے ناہر خوبصورت چیز کی تعریف کیے بنا میں رہ
نہیں سکتی۔۔۔ وہ اپنا بازو سہلا رہی تھی جسے دانیل نے سختی سے پکڑا تھا تھوڑی دیر
پہلے۔۔۔

دانیل اسکو وہیں چھوڑ کے چل پڑی تھی مجبوراً نرمل کو بھی اس کے پیچھے آنا۔۔۔ پڑا۔۔۔



روتے ہوئے وہ بری طرح اپنے ناک کو رگڑ رہی تھی۔۔۔ ناک سرخ سا ہو گیا تھا۔۔۔

سرخ رنگ کے جوڑا اس کی گندمی رنگت پہ نہج رہا تھا۔۔۔ بڑے سلیقے سے ہلکا سا کیا ہوا

میک اپ۔۔۔ کانوں میں جھمکی پہنے وہ بہت حد تک مختلف اور جازب نظر لگ رہی تھی۔۔۔

اتنی جو نرم دل کی ہو۔۔۔ تو مجھے معاف کیوں نہیں کرتی۔۔۔ اس کے کان کے بالکل پاس

زرداد کی گرم سانسوں کے ہمراہ یہ الفاظ سنائی دیئے۔۔۔

دانیل نے چونک کے دیکھا۔۔۔ وہ کب اس کے اتنا قریب آکر کھڑا ہوا تھا اسے خبر بھی نہ

ہوئی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اس نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔ چبھتی ہوئی نظر زرداد پہ ڈالی۔۔ اور کچھ کہے بنا وہاں سے چل دی۔۔

زرداد ہارون خود کے لیے تم نے اس نرم دل کو سخت بھی خود ہی کیا ہے۔۔ دل میں سوچتی ہوئی وہ روتی ہوئی سردرہ کے پاس آئی جس نے اسے اپنے سینے سے لگالیا تھا۔۔

سردرہ کے گلے لگے ہوئے اس کی نظر سامنے اسی جگہ پڑی تھی۔۔ جہاں تھوڑی دیر پہلے۔۔ وہ کھڑی تھی۔۔

زرداد ابھی بھی وہیں کھڑا تھا۔۔ سینے پہ ہاتھ باندھے۔۔ پریشان شکل بنائے۔۔ ایسے ہی تو دیکھنا چاہتی تھی تمہیں ایسے ہی۔۔ دانیل نے سکون سے آنکھیں موند لی تھیں۔۔ سردرہ کے جسم کی گرمائی ش اسے سکون دے رہی تھی۔۔



آنکھیں موندے۔۔ وہ اپنی دھن میں گارہا تھا۔۔ سمندر کی ہوا اس کے بال اڑا رہی تھی۔۔ گٹار پہ چلتی انگلیاں۔۔ ایک مدھر ساز بکھیر رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material | by Huma Waqas

DilGalti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

آخر کو دانیں سکندر تم مجھے معاف نہیں کرو گی۔۔۔ اور میرے دل کے اس بوجھ کو یوں ہی رہنے دو گی۔۔۔

وہ خالی ہاتھ تھا۔۔۔ احمد اور اشعال کی بند کمرے کی گفتگو نے اس کا دل دکھادیا تھا۔۔۔ احمد اس سے اب چڑکھانے لگا تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔ اب مزید زرداد ان کے گھر میں رکے۔۔۔

ابانے اسے پوری شادی میں منہ نہیں لگایا تھا۔۔۔

منسا۔۔۔ اس کے روکھے رویے۔۔۔ سے چڑکے اس سے بات کرنا چھوڑ چکی تھی۔۔۔ اور زرداد نے اسے ایک دفعہ بھی راضی کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

دل عجیب سا بجھا بجھا رہتا تھا۔۔۔ اظہر سے ملنا بھی اس نے کم کر دیا تھا۔۔۔

یونور سٹی جاتا اور گھر آ جاتا۔۔۔ اشعال اور احمد کا قرض دار ہوا پڑا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

کسی نے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ تو وہ اپنے خیالوں سے واپس آیا تھا۔۔۔ گردن موڑ کے دیکھا تو الطاف کھڑا تھا۔۔۔

زرداد۔۔۔ زرداد ہارون۔۔۔ اس نے تصدیق کے لیے سوالیہ نظروں سے زرداد کی طرف دیکھا۔۔۔

جی۔۔۔ زرداد نے گٹار ایک طرف رکھا۔۔۔ وہ اس سے ہاتھ ملا رہا تھا۔۔۔ گانا گاؤ گے ایک۔۔۔ الطاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔



www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

گانا تھا یا اس کی قسمت کا وہ سکھ جو کھوٹا نہیں نکلا تھا۔۔۔ ہر زبان پر اس کا گانا تھا۔۔۔ سوشل میڈیا۔۔۔ ٹی وی۔۔۔ چینل۔۔۔ ہر جگہ۔۔۔ زرداد ہارون چھا گیا تھا۔۔۔

آج چار سال بعد جا کر اسے اپنے خوابوں کی تعبیر ملی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ آج کوک سٹوڈیو۔۔۔ کے لیے دوسرا گانا کمپوز کروا رہا تھا۔۔۔

ریحہ کے ساتھ۔۔۔ اور یہ اس کا وہ دوسرا سکہ نکلا تھا۔۔۔ جس نے راتوں رات اسے

آسمانوں پہ چڑھا دیا تھا۔۔۔

اسے۔۔۔ پاکستانی موسیٰ کے گانے کی پلے بیک رکارڈنگز کے فون آنے لگے تھے۔۔۔



لگتا ہے یہ تمہاری جان نہیں چھوڑنے والا۔۔۔ نرمل نے سرگوشی کی تھی۔۔۔ اس نے

نظر اٹھا کر اوپر دیکھا تھا۔۔۔ زین۔۔۔ انھی کی طرف آ رہا تھا۔۔۔

ناہ میری جان چھوڑے گا اور نا وہ لوگ۔۔۔ اس کی نظریں اب فری لوگوں کے گروپ کی

طرف تھی۔۔۔ جو زین کو اس کی طرف اتار دیکھ کر۔۔۔ ہاتھوں پہ ہاتھ مار کر قہقہے لگا رہی

تھیں۔۔۔

یہ تو جلتی ہیں تم سے۔۔۔ نرمل نے منہ چڑھا کر کہا۔۔۔ دفعہ کروان کو۔۔۔

Classic Urdu Material

اور مجھے یہ بتاؤ زرا۔۔۔ وہ اپنے بیگ سے اپنا موبائل تلاش کر رہی تھی۔۔۔ زین کو آتا دیکھ کرو ہر بار کی طرح بے دلی سے وہاں سے اٹھ آئی یں تھی۔۔۔

وہ نرمل کے ساتھ قدم سے قدم ملائے چل رہی تھی۔۔۔ اور وہ تیزی سے اپنے موبائل کی سکرین پہ انگلیاں چلا رہی تھی۔۔۔

یہ دیکھو زرا۔۔۔ نرمل نے موبائل اس کے سامنے کیا۔۔۔

یہ زرداد ہے۔۔۔ نا۔۔۔ تمہارا کزن۔۔۔ وہ تصدیق چاہ رہی تھی۔۔۔ کیونکہ اس دن

جب اس نے شادی پہ زرداد کو دیکھا تھا۔۔۔ تو اس کی شیو بڑھی ہوئی ی تھی۔۔۔

وہ گانا گارہا تھا۔۔۔ ہم۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ وہی ہے۔۔۔ دانیل نے فوراً گانا بند کیا۔۔۔

ہا۔۔۔ ا۔۔۔ ا۔۔۔ بند کیوں کیا۔۔۔ کیا آواز ہے اس کی۔۔۔ کیا۔۔۔ پر سنلٹی ہے۔۔۔ کرش بن

گیا ہے سب کا پتہ ہے تمہیں۔۔۔ نرمل جوش میں بول رہی تھی۔۔۔

دانیل کو گھٹن محسوس ہونے لگی تھی۔

Classic Urdu Material

میں جارہی ہوں گھر۔۔۔ اچانک اس نے اونچی آواز میں کہا۔ کیونکہ نرمل مسلسل زرداد کے متعلق بات کر رہی تھی۔۔۔ جو اسے سننا ناگوار گزر رہا تھا۔۔۔

ارے اتنی جلدی۔۔۔ ابھی تو وہ ہاوس جاب کے بارے میں بات کرنے جانا نہیں تھا ہم نے۔ ایڈمن آفس۔۔۔ نرمل اس کے اچانک بدلتے موڈ کو دیکھ کر پریشان سی ہوئی۔ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ کل کریں گے یہ سارا کام۔۔۔ اس کا لہجہ آج سے پہلے کبھی نرمل کے ساتھ ایسا نہیں تھا۔۔۔

ٹھ۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اتنا غصہ کیوں ہو رہی ہو۔۔۔ نرمل اس کے رویے پہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ خاموشی سے گیٹ کی طرف چل پڑی تھی۔۔۔



فون بار۔۔۔ بار۔۔۔ بج رہا تھا۔۔۔ اس نے سر پر سے تکیہ اٹھایا تھا۔۔۔

منسا۔۔۔ کا نمبر بلنک کر رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ہم۔م۔م۔ نیند کے خمار میں گھل کے آواز اور بھاری ہو رہی تھی۔۔۔ آنکھوں کو مسلتے ہوئے اس نے گھڑی کی طرف دیکھا۔۔۔ رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔

بے بی۔۔۔۔۔۔ ڈیڈمان گئے ہیں۔۔۔۔۔۔ منسا کی چہکتی ہوئی آواز تھی۔۔۔۔۔۔ وہ پاکستان آنا چاہتے۔۔۔ تمہارے گھر اب اسے ملنے۔۔۔ میں کتنی خوش ہوں میں بتا نہیں سکتی۔۔۔ وہ جوش میں بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔ جیسے ہی اسکا تھوڑا نام ہوا تھا۔۔۔ منسا نے اسے خود فون کیا تھا۔۔۔ وہ چیخ چیخ کے اسے بتا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ بالکل خاموش تھا۔۔۔

منسا ایک دم کچھ محسوس کر کے بولتے بولتے رکی تھی۔۔۔

زرداد تمہیں خوشی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔ بہت دھیمی ہو گئی تھی ایک دم سے اس کی آواز۔۔۔۔۔۔ چہک ایک دم ختم ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

ہم۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔نہیں۔۔۔خوش ہوں میں۔۔۔بہت خوش ہوں۔۔۔وہ
اپنی آنکھ کے اوپر بھنؤں پہ انگلی پھیرتا ہوا بولا تھا۔۔۔

وہ خود بھی اپنے اندر اس خوشی کو تلاش کر رہا تھا۔۔۔جو ہونی چاہیے تھی۔۔۔وہ۔۔۔نہیں
تھی۔۔۔ہاں۔۔۔وہ خوشی۔۔۔کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔

لیکن۔۔۔لگ نہیں رہے۔۔۔بے بی۔۔۔بڑے خفگی کے سے انداز میں۔۔۔منسانے کہا
تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ایسی بات نہیں ہے۔۔۔وہ۔۔۔یہاں پاکستان میں۔۔۔دونج رہے۔۔۔میں سو
رہا تھا۔۔۔اس نے بو جھل ہوتی آواز میں کہا۔۔۔جو بو جھل دل کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔او کے۔۔۔او کے۔۔۔پھر سو جاو آپ۔۔۔لو۔۔۔یو۔۔۔اس کی آواز کی کھنک
پھر سے لوٹ آئی تھی۔۔۔

لو۔۔۔یو۔۔۔ٹو۔۔۔اس نے فون بند کیا تھا اور سر کو زور سے تکیے پہ دے مارا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ اب عام زرداد ہارون نہیں رہا تھا۔۔۔ دنوں میں اس نے شہرت کی چوٹی تک کا سفر طے کیا تھا۔۔۔ اس کے انٹرویوز ہو رہے تھے آئے دن۔۔۔ ڈرامہ۔۔۔ فلم۔۔۔ کے گانوں کی کمپوزنگ۔۔۔ وہ باہر نکلتا تو لڑکیوں کی چیخ و پکار۔۔۔ لوگوں کی بھیڑ۔۔۔ سب کچھ تھا اس کے پاس آج۔۔۔ منسا بھی لوٹ۔۔۔ آئی ی تھی۔۔۔ لیکن وہ اپنے اندر خوشی کی تلاش میں سرگرداں تھا۔۔۔
نہیں اس کے آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔



گاڑی ایک سائیڈ پہ لگانے کا اشارہ کیا تھا اس نے ڈرائیور کو۔۔۔ گاڑی سے اتر کر اب وہ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔۔۔

فلیٹ کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔ کندھے اچکا کے اس نے دروازے کو ہاتھ سے اندر کہ طرف دھکیلا۔۔۔

سامنے لاونچ میں صوفے پہ دانیں بیٹھی تھی۔۔۔ اس کو دیکھ کر وہ ایک دم فق ہوئی
تھی۔۔۔ نور آٹا نگیں صوفے سے نیچے اتاری۔۔۔ جو وہ اوپر سمیٹ کے بیٹھی تھی۔۔۔ اور

Classic Urdu Material

گھٹنوں پہ تھوڑی ٹکار کھی تھی۔۔ جب کے نظریں سامنے لگے ٹی وی کی سکرین پر مرکوز تھی۔۔۔

وہ اشعال کو پیسے دینے آیا تھا۔۔۔

عجیب خوشگوار سی حیرت ہوئی ی تھی۔ اسے دانیں کو یوں کراچی میں دیکھ کے۔۔۔۔۔

تم۔۔۔ کیسے۔۔۔ یہاں۔۔۔ وہ اپنے مخصوص انداز میں اس کے سر پر کھڑا تھا۔۔۔

دانیں۔۔ تھوڑا سے ہلی تھی۔۔ لیکن جواب دینا گوارا نہیں کیا۔۔۔

دانیں نے ٹی وی پہ ایسے نظریں مرکوز کی ہوئی ی تھیں۔۔۔ اور ایسے بے نیاز بیٹھی تھی

جیسے اسے زرداد کی موجودگی سے اسے کوئی ی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔۔ اس نے کوئی ی جواب نہیں دیا تھا۔۔ تو زرداد نے صوفے

پہ بیٹھتے ہوئے اسے بغور دیکھا۔۔ ہلکے پھلکی قمیض شلوار میں بالوں کو فولڈ کر کے اوپر

باندھا ہوا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

میں تمہارے کسی بھی سوال کا جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔۔۔ روکھے سے انداز میں کہا جبکہ۔۔ آنکھیں ہنوز۔۔ ٹی وی پر مرکوز تھیں۔

ہم۔م۔م۔م۔ یہ بھی صبح کہا ویسے۔۔ تو پھر اشعال کے بارے میں تم سے نہیں پوچھنا چاہیے۔۔ وہ اٹھ کے اشعال کو تلاش کرتے ہوئے کمرے میں گیا۔۔

وہ رانیہ کو سلار ہی تھی۔۔۔

اس کو دیکھ کر مسکرائی۔۔ اور ہونٹوں پہ انگلی رکھ کے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا پہلے پھر۔۔ جھولے میں سوئی رانیہ کی طرف اشارہ کیا۔۔

دانی آئی ہوئی۔۔۔ خیریت۔۔ اس نے دھیرے سے اشعال کے پاس جا کر کہا۔۔ جب کہ اس کے ہاتھ جیب سے چیک نکال رہے تھے۔۔

وہ اس کا کوئی یونیورسٹی کانسٹیشن ہے شائی۔۔۔ شام کو جانا اس نے۔۔ اشعال نے زرداد کے ہاتھ سے چیک پکڑا۔۔

Classic Urdu Material

-- منال بتا رہی تھی اس کی ہاوس جاب چل رہی اب --- پاس پڑی کر سی پہ بیٹھتے ہوئے
زرداد نے اپنی بات جاری رکھی ---

ہاں --- یونیورسٹی نے پریویس سٹوڈنٹ کے لیے ہی ایجنٹ کیا ہے شائیڈ --- کوئی
سیمینار ہے شائیڈ --- کوئی فنگشن --- وہ اب چیک الماری میں رکھ رہی تھی ---
اور ہاں شکر ہے تم آگے ہو --- اس کو اور اسکی فرینڈ کو چھوڑتے ہوئے جانا --- کوئی
کام تو نہیں ہے نہ --- اشعال نے سوالیہ نظروں سے --- زرداد کہ طرف دیکھا ---
الماری کا پٹ آہستہ سے بند کیا ---

نہ --- نہ --- نہیں تو --- چھوڑ دوں گا میں --- بشرطیکہ وہ محترمہ چلی جائی میں میرے
ساتھ --- اس نے دل میں سوچا ---

-- اشعال نے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا اپنے ساتھ وہ خود بھی اب باہر جا رہی تھی ---
رانیہ سوچکی تھی ---

دانی مسئی لہ ہی حل ہو گیا --- زرداد آگیا ہے ناب احمد کو آفس سے بلوانے کی ضرورت
نہیں ہے --- اشعال نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا ---

زرداد بلکل سامنے آکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ کوئی مسیٰ لہ نہیں۔۔۔ میں اور نرمل۔۔۔ ٹیکسی کروالیں
گے۔۔۔ زرداد کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ دانیل کارنگ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

اوہ نہیں۔۔۔ پاگل ہو کیا۔۔۔ اس کے پاس گاڑی ہے ڈرائیور ہے۔۔۔ چھوڑ آئے گا
ڈرائیور۔۔۔ چپ کرو بس۔۔۔ اشعال نے تھوڑا ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا۔۔۔
ڈرائیور ہی جائے گا۔۔۔ دانیل نے دل میں سوچا اور چپ رہنا ہی مناسب لگا۔۔۔

اور زری۔۔۔ انڈیا کا کیسار ہاٹور۔۔۔ اشعال زرداد سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

بہت اچھا رہا۔۔۔ مختصر جواب دیا

نظریں بار بار۔۔۔ چوری چوری۔۔۔ سپاٹ چہرہ لیے بیٹھی دانیل کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

اچھا بیٹھو تم دونوں میں چائے بناتی ہوں۔۔۔ اشعال نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اشعال آپ بیٹھیں آپ میں بنا کر لاتی ہوں۔۔۔ دانیل فوراً اٹھی تھی۔۔۔ اسے زرداد کا بار

بار دیکھنا زہر لگ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ارے۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ مہمان ہو تم۔۔۔ پاگل مت بنو۔۔۔ اشعال نے خفگی سے دانیں کی طرف دیکھا۔۔۔

ایسے تو مت کہیں۔۔۔ آپ۔۔۔ بیٹھیں آپ۔۔۔ میں لے کر آتی ہوں۔۔۔ وہ تیزی سے کچن کی طرف بڑھی۔۔۔ اس سے پہلے کے اشعال اسے دوبارہ روک لے۔۔۔

زرداد انڈین فلم کے لیے گانے کمپوز کروانے گیا ہوا تھا۔۔۔ ابھی کچھ دن پہلے ہی وہ پاکستان لوٹا تھا۔۔۔ اب وہ اشعال کو ہنس ہنس کے وہاں کے لوگوں کے بارے میں بتا رہا تھا۔۔۔

دانیں کے کانوں میں اس کے قہقہے پڑ رہے تھے۔۔۔ دل کر رہا تھا یہاں سے بھاگ جائے۔۔۔

ان دونوں کے لیے چائے رکھ کے وہ تیار ہونے کے لیے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

نرمل کا فون پر پیغام آ گیا تھا وہ بس پہنچنے ہی والی تھی۔۔۔



Classic Urdu Material

تم چلو۔۔ یہ پیسے رکھو ٹیکسی کروا کے گھر میں آتا ہوں۔۔۔ زرد نے ڈرائیور کو پیسے پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

گاڑی کے پاس کھڑی دانیں کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔ جب کے نرمل کے دانت باہر آ گئے تھے۔۔۔

نہ۔۔ نہیں۔۔ ہم ڈرائیور کے ساتھ چلے جائیں گے۔۔ دانیں نے دانت پیستے ہوئے تھوڑے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

نہیں کیوں۔۔ زرداد چھوڑ آئی ہیں گے ہمیں۔۔ نرمل تو چہک رہی تھی۔۔۔

اس نے نرمل کو گھور کے دیکھا۔۔ نرمل نے اسی کے انداز میں اسے گھوری ڈالی۔۔۔ اور گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔۔ بیٹھو اب ٹائی م نہیں بحث کا

نرمل نے گاڑی کی بیک سیٹ کا دروازہ کھولا۔ دانیں بھی اس کے پیچھے ایسے کھڑی تھی کہ یہ بیٹھے تو وہ بیٹھے گی۔۔۔

کیا مطلب۔۔ پاگل تم آگے بیٹھو۔۔ وہ کوئی ڈرائیور ہے ہمارا۔۔۔

Classic Urdu Material

نرمل نے دانت پیستے ہوئے اسے کہا۔

پھر فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے بیٹھنے کے لیے کہا۔ اس نے اوور ری ایکٹ کرنے سے تھوڑا سا پرہیز کیا کیونکہ اس کے انداز سے اگر نرمل نے کچھ محسوس کر لیا تو جان کھا جائے گی وجہ پوچھ پوچھ کے۔

زرداد نے اپنے کوٹ کو تھوڑا سا جھٹک دیا تھا۔ پھر گاڑی کو بیک کرتے ہوئے کن اکھیوں سے داینین کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ ضبط کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

گاڑی میں بالکل خاموشی تھی۔

خاموشی۔۔ نرمل نے ہی توڑی۔۔

داینین نے کبھی آپکا ذکر ہی نہیں کیا اتنا۔ کیا آپ شروع سے کراچی رہتے تھے۔۔

بڑے۔۔ مہرب انداز میں نرمل نے زرداد سے بات شروع کی۔۔

نہیں۔۔ میں ان کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ چار سال پہلے ہی آیا تھا۔ یہاں کراچی۔۔

مہرب انداز میں ہی جواب دیا گیا۔۔

Classic Urdu Material

یہ پڑھتی رہتی۔۔۔ تھی زیادہ کبھی بات ہی نہیں کرتی تھی۔۔۔ اس لیے۔۔۔ ذکر نہیں کرتی ہوگی۔۔۔ زرداد نے مسکراتے ہوئے دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ بولا۔۔۔

دائین نے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ایک دوسرے میں مضبوطی سے پیوست کیں۔۔۔ گاڑی۔۔۔ پنڈال کے سامنے رکی تھی۔۔۔ واپسی کا وقت بتادیں۔۔۔ زرداد نے آہستہ سے کہا۔۔۔ انکھیں ساتھ بیٹھی۔۔۔ دائین پر مرکوز تھیں۔۔۔ نہیں ہم آجائیں گے۔۔۔ بہت مشکل سے دائین اپنے لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ ہم آپ کو کال کر لیں گے۔۔۔ نرمل چپک رہی تھی۔۔۔ دائین نے گھور کے اسے دیکھا۔۔۔

میرا نمبر لے لیں آپ۔۔۔ زرداد نے نرمل سے کہا۔۔۔

کون میں۔۔۔ نرمل کے خوشی کی وجہ سے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

دائین تیزی سے گاڑی سے اتری تھی اور دروازہ زور سے مارا۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد بھی گاڑی سے باہر آ گیا تھا۔۔۔ وہ اور نرمل ہنس کر کوئی بات کر رہے تھے۔۔۔
جب لڑکیوں کا شور ابھرا تھا۔

وہ دیکھو زرداد ہارون۔۔۔ لوگ تیز تیز قدم اٹھاتے اب زرداد کی طرف آرہے تھے۔۔۔
فری اور اس کا گروپ منہ کھولے دیکھ رہا تھا۔۔۔ زرداد نے داین کو اس کا موبائی ل پکڑایا
تھا۔۔۔ جو وہ غصے میں گاڑی میں چھوڑ آئی تھی۔۔۔۔۔
زرداد تیزی سے گاڑی میں بیٹھا

لوگ گاڑی کے شیشوں پہ ہاتھ مار رہے تھے۔۔۔ زرداد تیزی سے گاڑی بیک کر رہا تھا۔۔۔
اور پھر تیزی سے گاڑی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ لوگ اپنے اپنے موبائی ل اب
واپس رکھ رہے تھے۔۔۔ کچھ لوگ ابھی بھی اس کی کار کی ویڈیو بنا رہے تھے۔۔۔
وہ فری کے پاس سے گزر رہی تھیں۔۔۔ وہ ابھی بھی حیران پریشان کھڑی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین۔۔۔ زرداد کو واپسی کا ٹائی م بتا دیا نا۔۔۔ نرمل نے بڑی ادا سے فری کو سنانے کے لیے تھوڑا سا اونچا بول بولا۔۔۔

جبکہ دائین اسے گھور رہی تھی۔۔۔ چلو تم اندر۔۔۔
یار تھوڑا اور تو جلانے دیتی۔۔۔ تم نے شکلیں دیکھی تھی ان کی۔۔۔ نرمل کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔



مجھے گھر جانا ہے یہاں کیوں لے کر آئے تم۔۔۔ دائین سمندر کے کنارے پہ گاڑی رکھتے دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

وہ نرمل کو اس کے ماموں کے گھر اتارنے کے بعد واپس اشغال کے فلیٹ کے لیے روانہ ہوئے تھے لیکن زرداد نے یہاں لا کر گاڑی روک دی تھی۔۔۔

تم سے بات کرنی ہے مجھے۔۔۔ اترو گی۔۔۔ وہ اس کی طرف کا دروازہ کھول کر کھڑا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

سیاہ رنگ کی ٹی شرٹ پہنے ہوئے۔۔۔ ماتھے پہ پریشانی کی لکیریں ڈالے۔۔۔ وہ ہزاروں
دلوں کی دھڑکنوں کو تیز کر دینے والا۔۔۔ اس کے سامنے مجرم کی طرح کھڑا تھا۔۔۔ زرداد
ہارون۔۔۔ جس کا گلٹ اندر ہی اندر اسے توڑ رہا تھا۔۔۔ اسے لگتا تھا اس کے دل کو قرار
تب تک نہیں ملے گا جب تک دانیل اسے معاف نہ کر دے۔۔۔
دنیا کی کوئی خوشی بھی اس کے دل کا بوجھ نہ ہٹا پائی تھی۔۔۔
نہیں تم مجھے اسی وقت واپس لے کر چلو۔۔۔ گھر۔۔۔
دانیل پلیز۔۔۔ وہ تھوڑا سختی سے بولا تھا۔۔۔ اور بازو پکڑ کے گاڑی سے باہر نکال کر کھڑا
کر دیا تھا اسے۔۔۔
دانیل نے آگ بگولہ ہو کر ہاتھ سینے پہ باندھے اور دوسری طرف دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔
دانیل۔۔۔ میرے دل پہ بہت بوجھ ہے۔۔۔ گلٹ ہے۔۔۔ بہت۔۔۔ پلیز۔۔۔ اپنا دل صاف
کر لو میری طرف سے۔۔۔ وہ ہاتھ ہوا میں اوپر نیچے کر کے الفاظ پہ زور دیتا ہوا ٹھہر ٹھہر
کے بول رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ خاموش۔۔۔ ساکت۔ کھڑی۔۔۔ تھی۔ ہو اس کے بال اڑا کر کبھی اس کا چہرہ ڈھک
دیتی تو وہ جھٹکے سے ان کو کانوں کے پیچھے کر لیتی تھی۔۔۔

دیکھو۔۔۔ میں۔۔۔ خوش نہیں رہ پارہا ہوں۔۔۔ مجھے سکون نہیں مل رہا۔۔۔ میں ہلکا
محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں آج اپنی غلطی کی تم سے معافی مانگتا ہوں۔۔۔ اپنے دل
سے نکال دو۔۔۔ سب۔۔۔

اب وہ بھی خاموش کھڑا تھا اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

میں نے تمہیں معاف کیا۔۔۔ کہیں دور سے آتی ہوئی آواز تھی۔۔۔

زرداد کے لب دھیرے سے مسکراے تھے۔۔۔

پر تم اب میری جان چھوڑ دو۔۔۔ میں نے تمہیں معاف کیا لیکن میرے دل میں جو
تمہارے لیے نفرت ہے وہ میں ختم نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔ وہ میرے اختیار میں نہیں
ہے۔۔۔ دانیل کا چہرہ سخت تھا۔۔۔ وہی۔۔۔ حقارت تھی اس کی نظر میں۔۔۔

زرداد کے چہرے پر آئی مسکراہٹ پھر سے غائب ہو چکی تھی۔۔۔

وہ گاڑی کی سیٹ پر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

زرداد کچھ دیر یوں ہی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا رہا۔۔۔ پھر آہستہ سے چلتا ہوا
گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے گاڑی سے اتری تھی اور فلیٹ والی عمارت میں گم ہو گئی تھی۔۔۔
وہ وہیں گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔ دل کو قرار بھی بھی نہ آیا تھا۔۔۔



کیسی ہے وہ لڑکی دانیل تم نے تو دیکھی ہو گی نا۔۔۔ اسمانے پر تجسس انداز میں سوال
کیا۔۔۔

سلاد کاٹتی دانیل نے چونک کر دیکھا۔۔۔

بہت خوبصورت ہے۔۔۔ بہت سٹائلش ہے۔۔۔ اس سے پہلے کہ دانیل کوئی جواب
دیتی۔۔۔ شازر لہک لہک کر۔۔۔ منسا کی تعریفوں کے پل باندھنے لگا۔۔۔

Classic Urdu Material

مقصد اپنی بیوی کو تنگ کرنا بھی تھا۔۔۔ اسمانے تھوڑی خفگی سے شازر کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

آپ کو سوائے میرے ہر لڑکی حسین لگتی ہے۔۔۔ اسمانے ناک چڑھا کر ایسے کہا کہ دانیل اور شازر کو ہنسی آگئی تھی۔۔۔

میں دانیل سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ آپ سے نہیں۔۔۔ اسمانے پھر دانیل کی طرف سوالیہ نظروں سے ایسے دیکھا جیسے تھوڑی دیر پہلے بولے گئے شازر کے الفاظ پر بالکل یقین نہ ہو۔۔۔

شازر بھائی کی ٹھیک کہہ رہے بھابھی ایسی ہی ہے وہ۔۔۔ گھٹی سی آواز میں دانیل نے کہا تھا۔۔۔

منسا کے ڈیڈ۔۔۔ نیلم اور اسکے شوہر کے ساتھ آئے تھے۔۔۔ ہارون سکندر۔۔۔ شمرہ سب اندر بیٹھے تھے۔۔۔

دانیل اسما کے ساتھ ان کا کھانا تیار کروا رہی تھی۔۔۔

دیکھیں۔۔۔ ہارون زندگی تو بچانچی نے گزارنی ہے۔۔۔ جب وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش ہیں تو پھر۔۔۔ ہمیں بھی ظالم سماج کا کردار ادا نہیں کرنا چاہیے۔۔۔
نیلیم کے شوہر نے بہت آہستہ آہستہ بات کی۔۔۔

ہارون چپ سادھے بیٹھے تھے۔۔۔ سر تھوڑا سا نیچے کیا ہوا تھا۔۔۔ پھر آہستہ سے سر اٹھا کر سکندر کی طرف دیکھا۔۔۔

آپ لوگ سکندر کی مرضی جان لیں۔۔۔ میرا بیٹا ہے۔۔۔ لیکن میں اس کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتا۔۔۔ وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بول رہے تھے۔۔۔

سکندر کالا ڈلا ہے۔۔۔ یوں سمجھے کہ زرداد کی سرپرستی میں نے سکندر کو سوئپ رکھی ہے۔۔۔ اگر سکندر ہاں کہہ دیتا ہے تو۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔

ہارون نے لب بھینچے۔۔۔

سکندر نے اٹھ کے منسا کے والد کو گلے لگا لیا تھا سب لوگ مسکرا رہے تھے۔۔۔ اب۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد کو فون کرنا بھی پہنچا نہیں وہ کہاں رہ گیا ہے۔۔۔ اور اسما سے کہو مٹھائی لے
آئے۔۔۔ سکندر نے جوش اور خوشی کے ملے جلے لہجے میں۔۔۔ شازر سے کہا۔۔۔
جی چاچو۔۔۔ ابھی کرتا ہوں۔۔۔ شازر نے خوش ہو کر جیب سے موبائی ل نکالا۔۔۔
گھر میں ایک دم شور شرابا شروع ہو گیا تھا۔۔۔



بات کو سمجھا کر ونا۔۔۔ بہت مصروف ہوں آجکل۔۔۔ زرداد نے ایک ہاتھ سے جو گرز
چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ فون کان کو لگائے ہوئے تھا۔۔۔
منسا اس سے ناراض ہو رہی تھی۔۔۔ ان کی بات پکی ہوئے کوئی دو مہینے ہو گئے
تھے۔۔۔ تب سے اب تک اس کی زرداد سے تفصیلی بات نہیں ہو پائی تھی۔۔۔ یا تو وہ
بہت مصروف ہوتا۔۔۔ یا پھر تھکا ہوا۔۔۔

اسے زرداد بیزار سا لگنے لگا تھا۔۔۔ اب بھی وہ اسی بات پر اس سے لڑ رہی تھی۔۔۔
اور اسے ابھی جو گنگ کے لیے نکلنا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

اوکے بابار و تونہ۔۔۔ منسا پلینز۔۔۔ وہ تھوڑا چڑسا گیا تھا۔۔۔ ایک گھنٹے سے وہ اسے منانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔۔۔

اور وہ تھی کہ بات کو طول ہی دیے جا رہی تھی۔۔۔

تم بہت زیادہ وقت مانگنے لگی ہو۔۔۔ جب سے ہماری بات پکی ہوئی ہے۔۔۔ پہلے بھی تو پورا ایک سال تم مجھ سے بات کیے بنا رہی رہی تھی نہ۔۔۔ زرداد کا پارہ چڑھ گیا تھا۔۔۔ تب اور بات تھی زرداد۔۔۔ وہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دے رہی تھی۔۔۔

کیوں تب میں۔۔۔ سپر سٹار نہیں تھا۔۔۔ زرداد کے لہجے میں طنز تھا۔۔۔

منسا کی بولتی ایک دم بند ہوئی تھی۔۔۔

تم سے بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔ اب جب تمہارا دل چاہے گا تبھی بات ہوگی میں اب تمہیں کال نہیں کروں گی۔۔۔

منسا غصے کی حالت میں بول رہی تھی۔۔۔ اور اس کے بعد اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

زرداد نے غصے میں فون بیڈ پر اچھالا تھا۔۔۔



زین۔۔ پلینز مجھے اس طرح کی کوئی بھی بات پسند نہیں۔۔ اس نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔

زین آج اس کے ہاسپٹل بھی پہنچ گیا تھا۔۔ وہ گھر جانے کے لیے باہر نکل رہی تھی جب لابی میں وہ اس کے بلکل سامنے آ گیا تھا۔۔

میں کوئی بھی غلط بات نہیں کر رہا ہوں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ میں اپنے گھر والوں کو آپ کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں۔۔

وہ بہت اپنائیت سے کہہ رہا تھا اس بات سے بلکل بے نیاز ہو کر۔۔ کہ وہ ضبط سے لال ہو رہی تھی۔۔

مجھے شادی نہیں کرنی سنا آپ نے۔۔ آپ ایسی کوئی بھی حرکت نہیں کریں گے۔۔

اب میرا راستہ چھوڑیں۔۔ انتہائی سخت لہجے میں کہا۔۔

زین مایوس شکل بنا کر پیچھے ہوا تھا۔۔

وہ تیزی سے وہاں سے نکل گی تھی۔۔

جبکہ وہ اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔ کتنی سخت دل کی مالک تھی وہ اس کے پیچھے اس نے پانچ سال لگا چھوڑے تھے۔۔۔

پر وہ ویسی کی ویسی تھی۔۔



جی چاچو۔۔۔ کیا حال ہے آپکا۔۔۔ زرداد کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی۔۔۔ کیسے یاد کیا

مجھے آج۔۔۔ اس نے فون کان کو لگا کر خوش دلی سے کہا۔۔۔

سکندر کا فون تھا۔۔۔ وہ اپنی البم کی شوٹنگ سے ابھی واپس آیا تھا۔۔۔

جب ان کی کال آئی۔۔۔ جی جی میں سن رہا ہوں آپ بات کریں۔۔۔ سکندر تھوڑے

پریشان سے لگ رہے تھے۔۔۔

زرداد تمہارا وہ دوست تھا ایک بدر۔۔۔ بدر زبیر۔۔۔ سکندر نے دھیمے سے لہجے میں کہا۔۔۔

جی تھا۔۔۔ وہ تھوڑا تلخ ہوا تھا۔۔۔ دانت اچانک ہونٹ چبانے لگے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

بیٹا۔۔۔ اس۔۔۔ کا۔۔۔ رشتہ آیا ہے داین کے لیے۔۔۔ سکندر۔۔۔ نے بو جھل سے دل سے کہا۔۔۔ وہ داین سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور اس کے حوالے سے ہر معاملے میں بہت حساس ہو جاتے تھے۔۔۔

زرداد پر تو جیسے منوں کے حساب سے کسی نے مٹی ڈال دی تھی۔۔۔ اسے گھٹن محسوس ہوئی سیٹنے میں۔۔۔

میں نے تم سے یہ کہنا تھا۔۔۔ کیسا ہے وہ۔۔۔ ویسے تو میں یہ سوچا رہا کہ ایک ہی محلے کے ہیں۔۔۔ لوگ بھی اچھے ہیں۔۔۔ اس کی والدہ کل آئی تھیں تمہاری چچی سے ملنے۔۔۔ بدر کی بھی خواہش ہے۔۔۔ وہ یہ کہہ رہی تھی۔۔۔

داین کا تو تمہیں پتا ہے کتنی سلجھی ہوئی سی ہے۔۔۔ جہاں میں چاہوں گا میری بچی۔۔۔ میرا مان رکھے گی۔۔۔ وہ بول رہے تھے۔۔۔ اور زرداد کی دماغ کی نسین پھول رہی تھیں۔۔۔ بازوؤں کی رگیں واضح ہو گئی تھیں۔۔۔

اس کے تن بدن میں جیسے کسی نے انگارے رکھ دیے ہوں کچھ ایسا احساس تھا۔۔۔

چاچو میں ابھی حیدر آباد آ رہا ہوں۔۔۔ آکر بات کرتا ہوں آپ سے۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے۔۔ گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔



بدر نے دروازہ کھولا تو سامنے زرداد کھڑا تھا سرخ چہرہ۔۔۔ رگیں تنی ہوئی۔۔۔ آج سے پانچ سال پہلے بھی وہ ایسے ہی اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔
تم نے کس حثیت سے دانیل کے لیے رشتہ بھیجا۔۔۔ زرداد غرانے کے سے انداز میں

بولا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

کیا مطلب کس حثیت سے۔۔۔ بدر پہلے تھوڑا سا گھبرا یا پھر بھنویں اچکا کر زرداد کو گھورا۔۔۔

تم نے دانیل کے لیے رشتہ کیوں بھیجا۔۔۔ زرداد اب دانت پیستا اس کے اور قریب آگیا تھا۔۔۔

مجھے اچھی لگی وہ۔۔ شازر کی شادی پہ دیکھا تھا میں نے۔۔۔

بدر کو اس کے غصے سے تھوڑا سا خوف آ رہا تھا کچھلی دفعہ تو ایک ہی دانت توڑ کر گیا تھا۔۔۔

اس کی آواز میں ہلکی سی لڑکھڑاہٹ تھی۔۔۔ لیکن وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا یہ۔۔۔

امی کو رشتے کے لیے بھیج دیا کچھ غلط تو نہیں اس میں۔ بدر نے زرداد کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈالی۔۔۔

کیا مطلب تجھے اچھی لگی۔۔۔ زرداد نے اس کا گریبان پکڑ کر جھٹکادیا تھا۔۔۔ تیری ہمت

کیسے ہوئی اے اسے اس نظر سے دیکھنے کی۔۔۔ گریبان کی گرفت اتنی مضبوط ہو گئی

تھی۔۔۔ کہ بدر کا سانس رکنے لگا تھا۔۔۔ اس نے ایک جھٹکا دے کر خود کو چھڑایا۔۔۔

تمہیں کیا مسئلہ کوئی بھی پسند کرے اسے رشتہ بھیجے۔۔۔ بدر اپنے گلے کو سہلارہا تھا۔۔۔

مجھے ہے مسئلہ۔۔۔ دھکا پڑا تھا۔۔۔ بدر کو۔۔۔

کیوں تو کرے گا اس سے شادی۔۔۔ ہاں بتانے

Classic Urdu Material

اس نے اپنے آپکو کرنے سے بچایا۔۔۔۔ تکلیف کیا تجھے۔۔۔ تیری تو ہو گئی ہے نہ
بات بچی۔۔۔ پھر تجھے کیا کوئی بھی کرے شادی اس سے۔۔۔ بدر کا غصہ بھی اب سوا
نیزے پہ تھا۔۔۔

زرداد کی نسین تن گئی تھیں۔۔۔ بدر کو پکڑ کر ایک گھونسہ جڑا تھا۔۔۔ جبکہ زبان وہ
الفاظ ادا کر رہی تھی جس سے شادی آج سے پہلے وہ خود بھی انجان تھا۔۔۔
ہاں کوئی نہیں کر سکتا اس شادی۔۔۔ آنکھیں نوچ لوں گا اگر کسی نے اس نظر سے دیکھا
بھی تو۔۔۔

بدر حیران ہو کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسے مارتے مارتے ایک دم وہ رکا تھا۔۔۔ وہ اب نجل سا ہو کر اٹھا تھا۔۔۔ احساس اب ہوا
تھا کہ وہ کیا کچھ بول گیا ہے۔۔۔

پریشان دل۔۔۔ اور پریشان شکل لے کر وہاں سے بھاری بھاری قدم اٹھاتا گھر کی طرف
جار ہا تھا۔۔۔



Classic Urdu Material | by Huma Waqas

DilGalti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

اچھا کیا تم نے بتا دیا۔۔۔ نہیں تو میں تو کافی غور کر رہا تھا۔۔۔ اس رشتے پہ۔۔۔
اس نے سکندر کو کہا تھا کہ اسے پانچ سال ہو گئے ہیں بدر سے دوستی چھوڑے ہوئے۔۔
دوستی اس کی بری صحبت کی وجہ سے ہی چھوڑی تھی اس نے۔۔ اب بھی باقی دوستوں سے
پوچھ کر آ رہا ہوں۔۔۔ کوئی خاص اچھی رپیوٹ نہیں ہے اس کی۔۔۔
تمہیں بھی سارا اپنا کام چھوڑ کے آنا پڑا۔۔۔ سکندر اس کی طرف پیار سے دیکھ رہے
تھے۔ تمہارے سر چلے گئے کہ ابھی پاکستان ہی ہیں۔۔۔ سکندر نے مسکراتے ہوئے
اسے دیکھا۔۔۔

ہم۔۔۔ مم۔۔۔ مم جی۔۔۔ یہ۔۔۔ پتا نہیں چاچو۔۔۔ بات نہیں ہوئی کبھی ان سے میری۔۔۔
پر سوچ انداز میں وہ اپنے دل کی حالت سمجھنے میں مصروف تھا۔۔۔
جو عجیب ہی خواہش کے لیے ہمک رہا تھا۔۔۔ کہ دانیل اسے نظر آ جائے۔۔۔
اسکا دماغ اور دل ایک سر دجنگ لڑ رہے تھے۔۔۔ دماغ دل کو روک رہا تھا۔۔۔ اور دل تھا
کہ کچھ بھی سننے سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ انھی سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔ جب وہ اسما کے ساتھ ہنستی ہوئی اپنے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ ہلکے۔۔۔ فیروزی رنگ کا لمبا پلین فرائی پہنا ہوا تھا۔۔۔ جس کے بازو آگے سے چوڑی دار تھے۔۔۔ بالوں کو بڑی بے نیازی سے جوڑے کی شکل دے رکھی تھی کہ وہ ارد گرد سے نکل کر گردن پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ گندمی رنگت کا شفاف چہرہ جس پر وہ بڑی پلکوں والی چمکتی۔۔۔ کچھ بولتی ہوئی آنکھیں۔۔۔ لیے کھڑی تھی۔۔۔ وہ عام سی شکل کی لڑکی آج اس کے دل کو دنیا کی سب سے دلکش لڑکی لگ رہی تھی۔۔۔ دانی کی ہنستے ہنستے اچانک اس پر نظر پڑی تو چہرہ سپاٹ ہو گیا تھا۔۔۔ دانی۔۔۔ آؤ بیٹا آؤ۔۔۔ میرے لیے اور زری کے لیے چائے بنا دینا۔۔۔ سکندر نے ٹی وی کاریموٹ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔ دانی کچن کی طرف پلٹی تھی۔۔۔ زرداد کی نظریں اب اس کی کمر پر تھی۔۔۔ اس کا لمبا قد اور پتلی سی کمر تھی۔۔۔ چہرہ اور جسم تھوڑا بھرنے سے اس کا سراپا بہت حد تک پرکشش ہو گیا تھا۔۔۔ لڑکپن میں تو۔۔۔ بہت ہی پتلی سی تھی وہ۔۔۔

Classic Urdu Material

یاشائی ید اس نظر سے وہ دیکھ ہی آج رہا تھا۔۔۔ دل کے تار۔۔۔ ہلکے ہلکے بجنے سے لگے
تھے۔۔۔ جیسے کوئی ی ہلکے سے گد گد رہا ہوں۔۔۔ ایک انوکھا سا کرنٹ۔۔۔ جس میں
سکون ہو۔۔۔

چاچو دانیں کو کہیں میری چائے میرے کمرے میں دے جائے۔۔۔ اس نے دھیرے سے
سکندر کو کہا۔۔۔ اور نا سمجھی کی حالت میں اوپر آ کر بے تابی سے اس کا انتظار کرنے لگا
تھا۔۔۔

مجھے ہو کیا گیا ہے۔۔۔ وہ عجیب کشمکش کا شکار تھا۔۔۔

ذہن کہہ رہا تھا وہ نہیں آئے گی۔۔۔ دل کہہ رہا تھا وہ آئے گی۔۔۔ انھی سوچوں میں گم تھا
جب دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔ اس کا منہ دوسری طرف تھا۔۔۔ دل نے زور زور سے
دھڑکن شروع کر دیا تھا۔۔۔ وہ چل کے پاس آرہی تھی۔۔۔

اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی پلٹ کر اسے دیکھ پاتا۔۔۔ اب وہ اس کے پاس آگئی تھی
تھی۔۔۔

دیور۔۔۔ جی۔۔۔ چائے۔۔۔ آپکی۔۔۔ اسما کی آواز۔۔۔ پہ وہ بری طرح چونکا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

اسما ہاتھ میں چائے پکڑ کر کھڑی تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔ بھا بھی۔۔۔ زرداد نے اپنے ہونٹوں پہ زبان پھیری۔۔۔

جی میں۔۔۔ ہم بھی تو اپنے سپر سٹار کے ساتھ تھوڑا وقت گزار لیں۔۔۔ اسما بڑی خوش مزاج اور ہنس مکھ لڑکی تھی۔۔۔

جی۔۔۔ جی۔۔۔ کیوں نہیں بھا بھی۔۔۔ بیٹھیں۔۔۔ اس نے سامنے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

بھا بھی۔۔۔ شادی کی البم کہاں ہے۔۔۔ باتیں کرتے کرتے۔۔۔ اس نے اسما سے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں وہ۔۔۔ میرے کمرے میں ہے۔۔۔ اسما نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔
اچھا اچھا میں لے آتا ہوں مجھے دیکھنی ہے اور ویڈیو۔۔۔ وہ بھی تو آگئی ہوگی۔۔۔
کان کے پیچھے خارش کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی جی بلکل۔۔ اور آپکے تقریباً گانے ریکارڈ کروائے ہیں شازرنے ویڈیو پر۔۔ اسما ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

اچھا پھر تو آج ہی دیکھنی پڑے گی۔۔ چائے کا کپ پاس پڑے ٹیبل پہ رکھتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔

تم بھی کچھ دکھاؤ پہلے۔۔ اسما نے شرارت آنکھوں میں بھر کر کہا۔۔۔
کیا۔۔۔ وہ۔۔ اسما کے انداز پہ ہنسا تھا۔۔ شازر تو سنجیدہ سا تھا۔۔ لیکن اسما کافی چلبلی سی تھی۔۔۔

جناب۔۔۔ منسا کی فوٹو دیکھنی ہے۔۔ مجھے۔۔۔ وہ بھی ہنس رہی تھی۔۔۔

زرداد کے چہرے سے ایک دم ہنسی غائب ہوئی ی تھی۔۔۔

منسا۔۔۔ منسا۔ کو تو وہ بھول ہی گیا تھا۔۔ ایک دم دماغ نے دل کو حقیقت کا آئیینہ دکھایا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد ہارون۔۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ تم تو منسا سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے۔۔۔
وہ تو مل بھی گئی ہے تمہیں۔۔۔ تمہارے دل کو تو قرار آنا چاہیے اب۔۔۔

بھا بھی میں آپکو۔۔۔ بھیجتا ہوں اس کی فوٹو۔۔۔ موبائی لپہ۔۔۔ اسے اپنی ہی آواز بہت
دور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اوکے اب میں جاتی ہوں۔۔۔ میں نکال کر رکھتی ہوں۔۔۔ البم اور ویڈیو۔۔۔ وہ خوش دلی
سے کہتی ہوئی نیچے چلی گئی تھی۔۔۔

اور وہ دم سادھے بیٹھا تھا۔۔۔

اچھا تو۔۔۔ یہ تھی وہ بے چینی۔۔۔ بے سکونی۔۔۔ جو مجھے اندر ہی اندر ڈس رہی تھی۔۔۔
اور مجھے خبر بھی نہیں تھی۔۔۔ منسا۔۔۔ کے لیے دل تو کبھی یوں دھڑکا نہیں تھا۔۔۔ بس
محسوسات ہی تھیں۔۔۔ اب وہ بھی ختم ہو گئی تھیں ان کی اس دن والی لڑائی کو۔۔۔
پورا ہفتہ ہونے کو آیا تھا۔۔۔ اور اس نے اسے کال نہیں کی تھی۔۔۔ وہ بھی ضد کی ایسی
تھی ایک دفعہ بھی اس نے اسے کال نہیں کی تھی۔۔۔ دل نے اکسایا ہی نہیں۔۔۔ وہ آج
یہ سب سوچ کے حیران ہوا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

آہستہ آہستہ۔۔۔ اس اپنے اندر کی بے چینی کا سبب مل ہی گیا تھا۔۔۔

وہ زرداد ہارون۔۔۔ جو خود کو شہزادہ تصور کرتا تھا۔۔۔ آج بری طرح۔۔۔ ایک عام سی
رنگ روپ کی لڑکی کی محبت میں گرفتار ہوا بیٹھا تھا۔۔۔ اس کا دماغ۔۔۔ اس کے دل سے
جنگ ہار گیا تھا۔۔۔

وہ گٹھنے ٹیک چکا تھا۔۔۔ اس کا دل پر اب کوئی بس نہیں تھا۔۔۔ منسا سے محبت اس نے کی
تھی۔۔۔ وہ اس کی خود ساختہ محبت تھی۔۔۔ لیکن دانیل سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔ اور
جو محبت بس ہو جاتی ہے۔۔۔ وہ انسان کے دل میں خدا کی ڈالی ہوئی محبت ہوتی ہے۔۔۔

ہاں۔۔۔ اللہ نے آج اسے اسی لڑکی کی محبت میں مبتلا کر دیا تھا۔۔۔ جس کی معصوم اور
مخلص محبت کو اس نے پانچ سال پہلے بری طرح پیروں میں روند ڈالا تھا۔۔۔



صبح۔۔۔ مشہود کے فون پر اس کی آنکھ کھلی تھی ساری رات جاگنے کی وجہ سے سر بھاری ہو
رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

سر آپ نے جانا تھا آج۔۔۔ ساز فلم کے گانے کی کمپوزنگ ہے۔۔۔ مشہود کی آواز اسکے سر پر ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھی۔۔۔۔

یار۔۔۔ ہم۔۔۔ م۔۔۔ م۔

وہ ہاتھ کا سہارا لے کراٹھا تھا۔۔۔ ایک نظر گھڑی پہ ڈالی۔۔۔

تم ایسا کرو۔۔۔ ان کو نیکسٹ ویک کاٹائی م دے دو۔۔۔ اب وہ زور زور سے گردن کو دائیں بائیں گھما رہا تھا۔۔۔ ہلکی ہلکی چٹخنے کی آواز پیدا ہوئی تھی۔۔۔ ساری رات دانیں کے بارے میں سوچتے سوچتے وہ ویسے ہی سو گیا تھا۔۔۔ اب گردن میں بھی شدید درد تھا۔۔۔

اوکے سر۔۔۔ اور۔۔۔ وہ اظہر حسان کے ساتھ تھی آپکی میٹنگ شام کو۔۔۔ مشہود نے اگلی بات کی۔۔۔۔

ان سے میں خود پر سنلی بات کر لوں گا۔۔۔ اور ہاں سنو۔۔۔ مجھے اب پورا ویک کوئی کال فارورڈ نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔ اور کوئی ڈسٹر بنس نہیں چاہیے۔۔۔ سارے کنٹریکٹ

Classic Urdu Material

سب کچھ۔۔۔ ایک ویک پینڈنگ کر دو۔۔۔ وہ مشہود کو تھوڑا سخت لہجے میں سمجھا رہا تھا۔۔۔

سر میم منسا اگر۔۔۔ کال۔۔۔ کریں۔۔۔ مشہود نے ڈرتے ڈرتے اگلا سوال کیا۔۔۔ کیونکہ پہلے بھی جب وہ اپنا پرسنل نمبر نہیں اٹھاتا تھا تو۔۔۔ منسا مشہود کے ذریعے ہی اس کی رپوٹ لیتی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ اسکی کال بھی نہیں۔۔۔ بلکہ ایک کام کرنا۔۔۔ زرداد نے نچلا ہونٹوں دانتوں میں لے کر سوچا۔۔۔

منسا کی کال آئے تو اٹھانامت۔۔۔ اوکے۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔

ایسے عجیب سا ہلکا ہلکا محسوس کر رہا تھا وہ خود کو کیونکہ دل نے رات فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

کہ وہ دانیل سکندر۔۔۔ کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ چاہیے کچھ بی ہو جائے۔۔۔ اس کے ہونٹوں پہ برسوں بعد زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔



Classic Urdu Material

وہ فریش ہونے کے بعد نیچے اتر رہا تھا جب دس بج رہے تھے۔۔۔ دل میں خیال آیا کہ وہ تو ہاسپٹل جا چکی ہوگی۔۔۔ اسی خیال میں وہ برآمدے سے

ہوتا ہوا لانچ میں آیا تھا۔۔۔ اور ڈائی نگ ٹیبل پر۔۔۔ وہ ہاتھ میں اخبار پکڑے۔۔۔ اور سامنے چائے کا کپ رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

ایک دم سے خشگوار۔۔۔ حیرت اور خوشی نے زرداد کو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔
دانیل نے منہ کو اوپر کیے بنا صرف پلکوں کی جھلراٹھا کر ایک نظر اس پہ ڈالی تھی جو ساکت کھڑا تھا اس کے سامنے۔۔۔

اس کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔ دانیل نے اس کی نظروں کی الجھن سے پورا اخبار کھول کر منہ کے آگے کر لیا تھا۔۔۔

زرداد کے لب مسکرا دیے تھے۔۔۔

آج۔۔۔ گئی۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہاسپٹل۔۔۔ اب دانیل کے سر پر کھڑا تھا وہ۔۔۔

دانیل نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

Classic Urdu Material

ہم۔م۔م۔م۔نائیٹ شفٹ ہوگی۔۔۔وہ ساتھ رکھی کر سی پہ بیٹھ چکا تھا۔۔۔اور خود ہی اپنے کیے ہوئے سوال کا جواب دے رہا تھا۔

پھر بھی دوسری طرف وہی خاموشی تھی۔۔۔وہ بے نیازی سے اخبار پڑھ رہی تھی۔۔۔منہ پورا اخبار کے پیچھے چھپا دیا تھا۔۔۔

زرداد اب دھیرے دھیرے سے کھانے کے میز کو بجا رہا تھا۔۔۔وہ ایک دم سرخ چہرہ لے کر وہاں سے اٹھی تھی۔۔۔

اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔جبکہ اس کی پشت پر کمر تک لہراتے اس کے بال زرداد کے دل پر بجلیاں گرا رہے تھے۔۔۔

وہ اب ہلکے ہلکے سے۔۔۔مکے دل پہ لگا رہا تھا جیسے کہ دل کو دھڑکنے سے باز رکھ رہا ہو۔۔۔

زرداد ہارون۔۔۔وہ تو دیکھنا تک گوارا نہیں کرتی۔۔۔اس کا دل چاہا وقت واپس گھوم جائے اور کاش اس نے جو غلطی کی تھی وہ اس کو سدھار لے۔۔۔

سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔اس نے پہلے غلطی کی تھی۔۔۔یاد اب غلطی کر بیٹھا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material



بار بار وہ اس کی منال کی رخصتی پر لی گئی وہ ویڈیو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب وہ کھڑی رو رہی تھی۔۔۔ سرخ جوڑا کیا بیچ رہا تھا اسے۔۔۔ پتہ نہیں۔۔۔ دل بھر نہیں رہا تھا۔۔۔ آنکھیں۔۔۔ اور دل بصد تھے۔۔۔ اور دماغ کو کسی صندوق میں بند کر ڈالا تھا۔۔۔ دونوں نے مل کر۔۔۔

پھر وہ کتنی دیر اس کی فوٹو کو دیکھتا رہا تھا۔۔۔ پھر اپنے موبائل میں ویڈیو اور البم سے اس کی تصاویر بنا ڈالی تھی اس نے۔۔۔

رات کو ٹی وی دیکھنے کے بہانے سے وہ لاونچ میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ لیکن دل صرف اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ ٹی وی تو بہانا تھا۔۔۔ دیکھ تو وہ موبائل پر تصاویر رہا تھا۔۔۔ کبھی زوم کر کے تو کبھی اپنی آنکھوں کے قریب کر کے۔۔۔

اسے خبر ہی نا ہوئی کس وقت اس کی وہیں صوفے پر آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔ جس کا وہ انتظار کر رہا تھا۔۔۔ وہ پتہ نہیں کس لمحے آئی۔۔۔ اور بے نیازی سے اس کے پاس سے گزر کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material



دودن سے وہ مسلسل یہ بات نوٹ کر رہی تھی۔۔۔ اسے محسوس ہوتا تھا زرداد اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔ جب وہ تنگ آکر اسے گھورنے کے غرض سے دیکھتی تو وہ۔۔۔ موبائی ل پر کچھ دیکھ رہا ہوتا تھا۔۔۔

آج بھی وہ سب ہارون کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ جب بار بار دانیل کو یہ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

آخر کو وہ الجھ کر وہاں سے اٹھ آئی تھی۔۔۔

ابھی وہ اپنے کمرے میں آکر بیٹھی ہی تھی۔۔۔ جب جناب وہاں آدھمکے تھے۔۔۔

دانیل نے خونخوار نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا اب اندر آچکا تھا۔۔۔

میرے کمرے سے باہر نکلے۔۔۔ دانیل کو اس کی نظروں۔۔۔ اس کے انداز سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔ بہت۔۔۔ رک رک کر یہ الفاظ ادا کیئے تھے۔۔۔ زرداد نے۔۔۔

تمہیں معاف کر تو دیا اب کیا تکلیف ہے پھر۔۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔ وہ۔۔۔ لفظوں کو ترتیب دے رہا تھا۔۔۔ کہ کیسے کہے۔۔۔ کیا کہے۔۔۔ کیا مصیبت تھی۔۔۔ اسے خود پر ہی غصہ آ گیا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ کہ۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ زرداد نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے۔۔۔ جب کہ انکھیں۔۔۔ ابھی بھی اس پر ہی مرکوز تھیں۔۔۔

تو کچھ نہیں تو پھر۔۔۔ یہاں کیوں کھڑے ہو۔۔۔ زبان کی سختی اس کے اندر کی نفرت کو بیان کر رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر اپنے ہونٹ کو دانتوں کے نیچے دبا کر پر سوچ انداز میں وہ کھڑا رہا۔۔۔ پھر باہر نکل گیا۔۔۔

Classic Urdu Material

جب اس سے جھوٹ بولا تھا کہ اس سے محبت ہے تب زبان کس طرح آرام سے فقرے بنالیتی تھی۔۔۔ اب جب اس سے سچ میں محبت ہو گئی ہے تو۔۔۔ زبان لفظوں کو ترتیب ہی دیتی رہ گئی بولا کچھ بھی نہیں گیا۔۔۔



تو دانیل نے آنا ہے کچھ دیر میں۔۔۔ میں گھر رہ جاتی ہوں۔۔۔ سدرہ نے اپنے کپڑے واپس اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

منال کے سسرال میں آج دعوت تھی سب کی۔۔۔ دانیل کو ہاسپٹل میں کام پڑ گیا تھا وہ وہاں رک گئی تھی۔۔۔ اب سدرہ کو دانیل کی وجہ سے رکن پڑ رہا تھا۔۔۔

چچی۔۔۔ آپ جائیں۔۔۔ میں ہوں گھر۔۔۔ ویسے بھی کل مجھے کراچی جانا ہے تو۔۔۔ میں اپنی تیاری کر لیتا ہوں۔۔۔ زرداد نے اپنے دل کی چوری کو چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

اس سے بات کرنے کی ہمت جما کرتے کرتے آج ہفتے کا آخری دن آ گیا تھا۔۔۔ وہ اپنا بہت سا کام چھوڑ کر یہاں دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

آج۔۔ آخری کوشش کرنی تھی۔۔۔ اسے۔۔۔ دل کو ایک آس تھی۔۔ کہ دانیل اس بہت محبت کرتی تھی اس کی بات کو سمجھے گی۔۔۔

وہ سب لوگ جا چکے تھے۔۔ اور وہ ٹی وی کے سامنے بیٹھا۔۔ بس یہ سوچے جارہا تھا اس سے بات کیسے کرے گا۔۔۔

گھر کی گھنٹی کی آواز نے اس کے خیالات میں خلل پیدا کیا تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ وہ داخلی دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

دروازہ کھولا تو وہ بالکل سامنے کھڑی تھی۔۔۔ اس کو دیکھتے ہی دانیل کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھرے تھے۔۔۔

یہ جا۔۔۔ کیوں نہیں رہا۔۔۔ وہ تیزی سے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

امی۔۔۔ امی۔۔۔ اماں۔۔۔ وہ سدرہ کو آوازیں دے رہی تھی۔۔۔

سب چلے گئے ہیں کوئی نہیں ہے گھر۔۔ دانیل کو اپنے عقب سے زرداد کی آواز سنائی دی۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ خاموشی سے آگے بڑھنے لگی تھی۔۔۔ جب وہ ایک دم سے اس کے آگے آیا تھا۔۔۔
یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ وہ اب بہت پر اعتماد۔۔۔ لڑکی تھی۔۔۔ کوئی ی پرانی دانیں
نہیں تھی۔۔۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ زرداد کے لہجے میں۔۔۔ التجا تھی۔۔۔ محبت تھی۔۔۔
راتوں کو جاگ جاگ کر اسے سوچنے کی خماری تھی۔۔۔
دانیں کو اس کا انداز عجیب سا لگا۔۔۔ اس نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی۔۔۔

وہ تھکا ہوا سا۔۔۔ بکھر سا۔۔۔ شیو بڑھی ہوئی۔۔۔ بکھرے سے بال۔۔۔ آنکھوں میں
کتنے دن پوری نیند نہ لینے کا اثر تھا۔۔۔

اسے کیا ہو گیا۔۔۔ ہے۔۔۔ اس کے دل کے اندر اٹھنے والے محبت کے طوفان سے بالکل
انجان دانیں نے سوچا۔۔۔

مجھے سکون چاہیے۔۔۔ درد بھری آواز میں زرداد کے منہ سے یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

تو اس سلسلے میں۔۔ میں کیا کر سکتی ہوں۔۔ راستہ چھوڑ دو میرا۔۔ وہ اس کی اس حالت کو سمجھنے سے بالکل قاصر تھی۔۔

میرا سکون۔۔ صرف۔۔ تمہارے پاس ہے۔۔ مجھے پتہ چل گیا ہے۔۔ ایک تڑپ تھی زرداد کی آواز میں۔۔

دائین کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔

میں نے تمہیں کر تو دیا ہے معاف۔۔ اب اور کیا کروں۔۔ میں نے تمہیں اس دن

بھی کہا تھا۔۔ اس کے بعد تم مجھے بار بار تنگ نہیں کرو گے۔۔ دائین نے اپنی طرف

سے تو نظریں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کے لیے اٹھائی

تھیں۔۔

ایک لمحے کے لیے وہ ساکت ہو گئی تھی۔۔ زرداد کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔

میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے زرداد۔۔ اس کی آواز میں اس دفعہ سختی کا عنصر تھوڑا کم

تھا۔۔

Classic Urdu Material

میں تم سے معافی نہیں۔۔۔ سکون۔۔۔ مانگ رہا ہوں۔۔۔ وہی ٹوٹا ہوا الحجاب۔۔۔

دائین نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ کیوں اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ

گیا تھا۔۔۔ سب کچھ تو پرفیکٹ تھا اس کی زندگی میں۔۔۔ جو۔۔۔ جو۔۔۔ وہ چاہتا تھا۔۔۔

اس کی تو کوئی ی۔۔۔ آہ۔۔۔ کوئی ی۔۔۔ بددعات تک نہ لگی تھی اسے۔۔۔

پھر اب وہ اس سے کون سے سکون کا طلبگار تھا۔۔۔

دائین۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے۔۔۔ تم سے۔۔۔ محبت۔۔۔ ہوگئی ہے۔۔۔ وہ سر جھکائے اس

کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

بہت زور کا دھکا تھا۔۔۔ جو اسے پڑا تھا۔۔۔ وہ جو اس کے جواب کا منتظر کھڑا تھا ایک دم

سے لڑکھڑا کر سامنے پڑے شیشے کے میز پر گرا تھا۔۔۔

ایک دھماکے سے میزے کے اندر پیوست شیشہ ٹوٹا تھا اور زرداد کا بازو چیرتا ہوا ایک ٹکڑا

اپنا کام دکھا گیا تھا۔۔۔

دائین تیزی سے اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ اپنے بازو سے نکلتے خون کی پرواہ کیے بنا اس کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

دائین پلینز۔۔۔ پلینز میرا یقین کرو۔۔۔ میں سچ بول رہا ہوں۔۔۔

دائین کے کمرے کے سامنے کھڑا وہ دروازہ پیٹ رہا تھا۔۔۔ خون کے قطرے۔۔۔ اس کے جوتوں اور فرش پر گر رہے تھے۔۔۔

دائین کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔۔۔

پلینز دائین۔۔۔ درد سے بھری آواز تھی۔۔۔

گھنٹی کا شور گھر کے سنائے کو چیر گیا تھا۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا دروازے تک پہنچا

تھا۔۔۔ جہاں جہاں سے وہ گزر رہا تھا۔۔۔ خون کے قطرے فرش پہ نشان چھوڑ رہے

تھے۔۔۔

دروازہ کھولا تو سب لوگ سامنے کھڑے تھے۔۔۔



Classic Urdu Material

پاگل ہو تم۔۔۔ دانیں کہاں ہے۔۔۔ اسے بلاؤ۔۔۔ سکندر اسکا بازو پکڑ کر کھڑا تھا۔۔۔ اچھا گہرا کٹ تھا۔۔۔

چاچو۔۔۔ وہ پتہ نہیں سو رہی شائی۔۔۔ اسکا دروازہ بجایا تھا میں نے۔۔۔
سدرہ جاؤ اٹھو۔۔۔ دانی کو کہو آ کر دیکھے پٹی کرے یا پھر ہاسپٹل لے کر چلیں اگر زیادہ ہے کٹ تو۔۔۔

زرداد نے سب کو کہا تھا کہ وہ گر گیا تھا چلتے چلتے شیشے کے میز پر۔۔۔ نیچے پڑے رگ میں پھنس کے۔۔۔

دانیں اس کے بالکل سامنے فرسٹ ایڈ باکس لے کر کھڑی تھی۔۔۔
دانیں پٹی کرو اس کی۔۔۔ زرداد بیٹھوا دھر۔۔۔ انھوں نے زرداد کو بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔۔
دانیں پاس بیٹھ کر اسکے ہاتھ کو روئی سے صاف کر رہی تھی۔۔۔ وہ محبت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

خود ہی پہلے زخم دیتی ہو۔۔۔ پھر خود ہی مرہم رکھتی ہو۔۔۔ بھاری آواز میں سرگوشی
کی۔۔۔

دانیل کا چہرہ کرب سے پہلے زرد ہوا پھر اذیت اور غصے سے لال۔۔۔
اس نے روئی کی کوزور سے۔۔۔ اس کے زخم پر رکھا۔۔۔

آہ۔۔۔ ایک دم زرداد تھوڑا سا اوپر ہوا۔۔۔ پھر اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔
وہ اب نظریں جھکائے۔۔۔ پٹی اسکے بازو کر گرد گھما رہی تھی۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

دل تو چاہ رہا تھا یہ قینچی اٹھا کر۔۔۔ اس کی آنکھوں میں گھسا دے۔۔۔ دانیل نے۔۔۔ اس
کی اپنے اوپر گڑی ہوئی نظروں۔۔۔ سے جھنجلا کر سوچا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ جان بوجھ کر زور زور سے پٹی کو گھما رہی تھی۔۔۔ تاکہ اس کی توجہ اس پر سے ہٹ جائے اور اپنے درد کی طرف ہو جائے۔۔۔ پر وہ تو ایسے مسکرا رہا تھا جیسے کوئی تکلیف ہی ناہو اسے۔۔۔ پتا نہیں کس مٹی سے بنا ہے۔۔۔

دل تو چاہ رہا ہو گا یہ قینچی میری آنکھوں میں گھسا دو۔۔۔ زرد دانے دھیرے سے پھر سر
گوشی کی جبکہ اس کے ہونٹ ہنسی کو دبانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔۔۔
دانین نے اضافی پٹی کاٹ کے قینچی ایک طرف رکھ دی۔۔۔

میرے دل نے کچھ بھی چاہنا چھوڑ دیا ہے۔۔۔ دانیل نے سرگوشی میں پر سخت لہجے سے کہا۔۔۔ اور چیزیں سمیٹتی وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔

زرداد کے ہونٹوں سے مسکراہٹ ایک دم غائب ہوئی تھی۔۔۔



ہوں۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔ سگریٹ کو منہ سے لگایا۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے فون کو کان سے لگا کر وہ بولا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

نہ کوئی سلام نہ کوئی دعا عجیب کوئی بد تمیز انسان ہو تم۔۔۔ منال کی خفا سی آواز
فون سے ابھری۔۔۔

ایسا ہی ہوں میں۔۔۔ مجھے دین کا نمبر سنڈ کرنا ذرا۔۔۔ سگریٹ کے دھوئیں کو ہوا میں۔۔۔
خارج کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہا۔۔۔ ہائے۔۔۔ تمہارے پاس اسکا نمبر ہی نہیں ہے۔۔۔ منال کو حیرانی ہو رہی تھی۔۔۔
ہاں۔۔۔ نہیں تھا۔۔۔ کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔۔۔ کان کے پیچھے خارش
کی۔۔۔

اس نے اپنے دل کو بہت سمجھایا تھا۔۔۔ لیکن اسے کسی پل چین نہیں تھا۔۔۔ اسے کراچی
آئے تین دن ہو چکے تھے۔۔۔ اور وہ ایسے ذہن پہ سوار ہوئی تھی کہ بس۔۔۔
اچھا میں بھیجتی ہوں تمہیں۔۔۔ اور میری طرف کیوں نہیں آئے تم۔۔۔ اب وہ خفگی دکھا
رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اب توحید ر آباد چکر لگتے رہیں گے۔۔۔ اؤں گا اگلی دفعہ۔۔۔ سگریٹ پھینک کے وہ ٹیرس سے واپس اپنے کمرے میں آ گیا۔۔۔

کیوں۔۔۔ کیا اب۔۔۔ بات کرنا شروع ہو گئے تم سے۔۔۔ منال کی تشویش والی آواز ابھری۔۔۔

نہیں جی۔۔۔ ہم دونوں کے مزاج ایک جیسے ہیں۔۔۔ یہ شکر ہے اب گھر گھسنے دیتے ہیں مجھے۔۔۔ تکیہ سر کے نیچے رکھ کے وہ بیڈ پہ لیٹ گیا تھا۔۔۔

اچھا تم فکر نہ کرو۔۔۔ مان جائیں گے آہستہ۔۔۔ آہستہ۔۔۔ منال نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔۔۔

اچھا چلو اب کیا سر کھا رہی ہو۔۔۔ دانیل کا نمبر سنڈ کرو کام ہے اس سے مجھے۔۔۔

جاہل ہی رہنا۔۔۔ بنے پھرتے ہو۔۔۔ سپر سٹار۔۔۔ اچھا وہ کچھ اور فرینڈز ہیں۔۔۔ ان کو بھی ملنا تم سے۔۔۔ التجا والے انداز میں منال نے کہا۔۔۔

اوہ یار۔۔۔ بہت سر کھاتی ہیں۔۔۔ اچھا چلو بائے اب۔۔۔ اب وہ واقعی چڑ گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

اچھا دفعہ ہو۔۔۔ بائے۔۔۔ منال نے خفگی سے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

منال کا مسیج سکرین پہ چمک رہا تھا۔۔۔

زرداد نے دھڑکتے دل کے ساتھ مسیج کو کھولا تھا۔۔۔



وہ نماز کے بعد دعا مانگ رہی تھی۔۔۔ جب فون کی رنگ سنائی دی۔۔۔ ایک دفعہ تو

فون بج بج کر بند ہو گیا تھا۔۔۔ اب دوسری دفعہ بج رہا تھا۔۔۔ جب وہ جائے نماز سمیٹ

رہی تھی۔۔۔

آگے بڑھ کر اس نے فون اٹھا کر کان کو لگایا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ دانیل کی۔ مدھر سی آواز ابھری۔۔۔

زرداد کے دل کو جیسے تسکین ملی۔ تھی۔۔۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔

ہیلو۔۔۔ جی کون۔۔۔ پھر سے بڑے پریم سے بولی تھی۔۔۔

نمبر اگر اس کے پاس دانیل کا نہیں تھا۔۔۔ تو نمبر دانیل کے پاس بھی اس کا نہیں تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

[illegible]

وہ اس کی آواز کو کڑوڑوں میں پہچان سکتی تھی۔۔۔ دانیل نے فوراً کال کاٹ دی تھی۔۔۔
آخر کو یہ اب چاہتا کیا ہے۔۔۔ دانیل کو اس کی محبت پر ایک پل کو بھی یقین نہیں آیا
تھا۔۔۔

بلکہ زرداد کی ایسی حرکتوں کی وجہ سے اس کے سارے پرانے زخم تازہ ہو رہے تھے۔۔۔
یہ وہ شخص تھا۔۔ جس کے لیے راتوں کو اٹھ اٹھ کے اس نے بد دعائیٰ مانگی تھیں۔۔۔
جس نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔ وہ اپنی ہی نظروں میں خود گر گئی تھی۔۔ جس کی
وجہ سے وہ پیل پیل ازیت کو سہتی رہی۔۔ آج وہ کتنی آسانی سے کہہ رہا تھا کہ وہ اس کی
جھوٹی روز روز بدلتی۔۔۔ محبت پر یقین کر لے۔۔۔

دائین سکندر اب کوئی ی کچی عمر کی وہ بیوقوف دائین نہیں تھی۔۔ جو اس کی اوجھی باتوں میں آکر پھر سے اس کا شکار ہو جاتی۔۔۔

Classic Urdu Material

اور جو شخص۔۔۔ ہر خوبصورت چیز کا دیوانہ ہو۔۔۔ اسے بھلا میری جیسی۔۔۔ معمولی شکل
و صورت کی لڑکی سے محبت ہو بھی کیسے سکتی۔۔۔ وہ ساکت بیڈ پہ بیٹھی سوچے جا رہی
تھی۔۔۔

فون کتنی بار پھر سے بج چکا تھا اس نے فون اٹھایا کال کاٹی اور اس نمبر کو بلیک لسٹ میں ڈال
کے فون کو ایک طرف بیڈ پر اچھال دیا۔۔۔
♥♥♥♥♥

بار بار۔۔۔ فون لگا لگا کر پاگل ہو گیا تھا۔۔۔ وہ فون اٹھا ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

پھر کچھ ذہن میں آتے ہی۔۔۔ دوسرے نمبر سے کال ملائی تھی۔۔۔

دوسری ہی بل پر اس کی آواز ابھری تھی۔۔۔

دائین پلینز کال مت کاٹنا۔۔۔ تمہیں چاچو کی قسم۔۔۔ بڑی تیزی سے اس نے الفاظ ادا کیے
تھے۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ پھر سے کال کاٹ دیتی۔۔۔

اس نے کال نہیں کاٹی تھی۔۔۔ پر دوسری طرف بالکل خاموشی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔ وہ اب بول رہا تھا۔۔۔

مجھے خود نہیں پتا یہ کیسے ہو گیا۔۔۔ پر میں۔۔۔ مجھے۔۔۔ یار۔۔۔ وہ جھنجلا کے بولا۔۔۔

دائین مجھے تم سے شادی کرنی ہے۔۔۔ بڑی ہی۔۔۔ ہمت ہاری ہوئی ی آواز تھی۔۔۔

دیکھو۔۔۔ مجھے پتہ ہے۔۔۔ تم مجھ سے بہت محبت کرتی تھی۔۔۔ اب بھی کرتی ہو۔۔۔ بس

۔۔۔ تمہارا دل صاف نہیں ہو پار ہا میری طرف سے۔۔۔ وہ ٹیرس پر ٹہل رہا تھا۔۔۔

دیکھو۔۔۔ میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔ میں۔۔۔ سب کو راضی کروں گا۔۔۔

تین انگلیوں کو جوڑ کر اپنے ہونٹوں پہ رکھتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔ میں تمہیں کسی قیمت پر

کھونا نہیں چاہتا۔۔۔ دائین میری محبت پر اعتبار کرو۔۔۔ مجھے بس ایک چانس اور دے کر

دیکھو۔۔۔ اس نے آسمان کی طرف ایسے دیکھا جیسے التجا۔۔۔ خدا سے بھی ہو۔۔۔

کچھ تو بولو۔۔۔ دائین۔۔۔ دائین۔۔۔ ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ کال تو نہیں کٹی تھی۔۔۔ وہ

کبھی فون کو کان سے ہٹا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔ تو کبھی کان سے لگا کر ہیلو ہیلو کہہ رہا تھا۔۔۔

فون بیڈ پر پڑا تھا۔۔۔ اور دائین بیڈ پر کروٹ لیے سوئی پڑی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material



جی۔۔ تو یاد آہی گئی میری۔۔ نرمل نے ہینڈ بیگ۔۔ سامنے پڑے میز پر رکھا۔۔۔
وہ تھوڑا سا مسکرائی تھی۔۔ لیکن چہرے پر پریشانی کے آثار واضح تھے۔۔ زرداد کی
فون کالز نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا۔۔ ایک ہفتے سے اوپر ہو گیا تھا وہ نمبر بدل بدل کر
اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ کبھی پیغامات۔۔۔
پہلے کچھ آرڈر کر لیں بہت بھوک لگی ہے۔۔۔ یار میری جاب اپنے والے ہاسپٹل میں
کرو او پلینز۔۔۔ میں تو تنگ آگئی ہوں قسم سے۔۔۔
وہ ویٹر کو اشارہ کرتے ہوئے۔۔۔ اپنے مخصوص انداز میں بولے جارہی تھی۔۔۔ پھر
اچانک دانیل کے پریشان چہرے کو نوٹس کیا اس نے۔۔۔
تمہیں کیا ہوا خیریت ہے۔۔۔ اس نے میز پر رکھے دانیل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔
ہم۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ خیریت ہے۔۔۔ بس ایک کام کر دو گی میرا۔۔۔ دانیل نے نچلا ہونٹ
دانتوں میں دبا کر۔۔۔ پر سوچ انداز میں نرمل کی طرف دیکھا۔۔۔

Classic Urdu Material

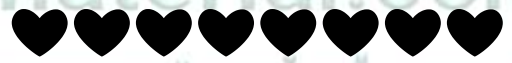
بولو۔۔۔ وہ بغور۔۔۔ داین کا جائی زہ لے رہی تھی۔۔۔

تم۔۔۔ زین سے کہو۔۔۔ میرے گھر رشتہ بھیجے۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں سے کھیلتے ہوئے
دھیرے سے بولی۔۔۔

نرمل کی باچھیں کھل گئی تھیں۔۔۔ آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔

تو۔۔۔ یہ بات ہے۔۔۔ جناب۔۔۔ زین کی تو لاٹری نکل آئی۔۔۔ تم فکر نہ کرو۔۔۔
میری شہزادی۔۔۔ سب۔۔۔ مجھ پہ چھوڑ دو۔۔۔

وہ اپنے مخصوص شوخ پن میں کہہ رہی تھی۔۔۔



www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زرداد۔۔۔ ایک تو تمھاری کبھی سمجھ نا آئی ی ہمیں۔۔۔ تم کیا چیز ہو۔۔۔ اشعال نے غصے
سے جھنجلاتے ہوئے زرداد کی طرف دیکھا۔۔۔

کیا۔۔۔ ایسا کیا کہہ دیا میں نے۔۔۔ وہ خود اس سے بھی زیادہ پریشان حال لگ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Huma Waqas

DilGalti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

زری۔۔۔ دانیں کی منگنی ہے آج شام کو۔۔۔ اور تم یہاں کھڑے ہو کر مجھ کہہ رہے ہو
چلو۔۔۔ اس سے میرے رشتے کی بات کرو۔۔۔

تمہارے نزدیک یہ کوئی بات ہی نہیں ہے۔۔۔ اشعال ماتھے میں سوبل ڈالے اس پر چیخ
رہی تھی۔۔۔۔

اور وہ جو۔۔۔ جس سے تمہاری بات پکی ہوئی ہے۔۔۔ منسا۔۔۔ اس کا کیا۔۔۔۔
ہاں۔۔۔ بولو۔۔۔ اشعال اس کا نیچے کو جھکا چہرہ اوپر کو اٹھا کر بولی۔۔۔

بھاڑ میں۔۔۔ جائے وہ۔۔۔ میری طرف سے۔۔۔ وہ دھاڑنے کے سے انداز میں بولا

تھا۔۔۔ آنکھوں میں لالی تھی۔۔۔ جو بہت سی شب کی بیداری کا واضح ثبوت تھی۔۔۔

تم یوں۔۔۔ ہی فضول میں بحث کرتی رہو گی۔۔۔ اور ادھر اس کی منگنی ہو جائے گی۔۔۔

زرداد کو اب غصہ آ رہا تھا۔۔۔

آج سکندر کے فون پر اسے اس بات کا پتہ لگا تھا۔۔۔ کہ دانیں کا رشتہ آیا تھا۔۔۔ اور دانیں
کی کی ہی مرضی شامل تھی۔۔۔ آج ان کی منگنی ہو رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ یونیورسٹی میں اس کے ساتھ تھا وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔۔ تم پاگل
مت بنو۔۔۔ اشعال نے آواز کو دھیمار کھ کے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

نہیں کرتی وہ اسے پسند مجھے پتا ہے۔۔۔ تم مجھے بتاؤ تم نے میرا ساتھ دینا ہے یا نہیں۔۔۔ وہ
دو ٹوک الفاظ میں کہہ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

زری۔۔۔ کیا۔۔۔ چیز ہو۔۔۔ تم۔۔۔ جینے دو سب کو ان کے حال میں۔۔۔ جب بھی میں
تمہاری طرف سے بے فکر ہوتی ہوں۔۔۔ ایک نیا تماشا شروع کر دیتے ہو تم۔۔۔ پہلے
منسا کے لیے ان سب کو اتنی مشکل سے راضی کیا اور اب جب اس کے ساتھ سب بات ہو
چکی ہے تو تم کہہ رہے ہو تمہیں اس سے محبت نہیں تھی۔۔۔ دانی سے ہے

محبت۔۔۔ اشعال نے نا سمجھ آنے والے انداز میں سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کل کو تمہیں دانی سے بھی محبت نہیں ہوگی۔۔۔ اشعال کا لہجہ اب سخت تھا۔۔۔

میں جارہا ہوں۔۔۔ میں خود ہی بات کر لوں گا۔۔۔ تم میں سے کسی نے کبھی میرا ساتھ دیا
بھی ہے۔۔۔ وہ دھاڑتا ہوا آگے بڑھا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

رکو۔۔۔ میں چلتی ہوں۔۔۔ اچانک آنے والے خیال سے وہ اٹھی اور کمرے کی طرف
چل پڑی۔۔۔

زرداد نے منسا کی دفعہ ایسے بالکل ری ایکٹ نہیں کیا تھا جیسے اب کر رہا تھا۔۔۔ اشعال کو اس
کے دل کی سچائی پہ یقین آ رہا تھا۔۔۔ وہ رانیہ کی چند چیزیں بیگ میں ڈالتی ہوئی اس
کے ساتھ حیدر آباد کے لیے نکل پڑی تھی۔۔۔

راستے میں زرداد اسے پوری طرح قائل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔



اس سے کہو۔۔۔ اپنی محبت سنبھال کر رکھے۔۔۔ ہارون کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

میں تو پہلے ہی کہہ چکا تھا۔۔۔ میں اس لڑکے کی بالکل ضمانت نہیں دیتا۔۔۔ خبیث ہے یہ
پورا۔۔۔ وہ سکندر کی طرف منہ کر کے بول رہے تھے۔۔۔ ان کو غصے سے سانس چڑھا ہوا
تھا۔۔۔

اشعال کو آگے کر کے وہ خود اوپر چلا گیا تھا۔۔۔

سکندر خاموشی سے پر سوچ انداز میں بیٹھے تھے۔۔۔

اب کیا ہم اپنے خاندان کا تماشہ بنالیں اس خبیث کے لے۔۔۔ سب ہکا بکا کھڑے تھے
زرداد کی اس فرمائی ش پر۔۔۔

ہارون کا بول بول کر برا حال تھا ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سر توڑ دیں۔۔۔ زرداد کا۔۔۔
دائین پار لرگئی ہوئی تھی۔۔۔

بھائی صاحب۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ آپ بیٹھیں۔۔۔ سکندر نے ہارون کو صوفے پر
کندھا پکڑ کر بیٹھایا تھا۔۔۔

زرداد نے جو بھی کہا ہے۔۔۔ اس پر سوچا جاسکتا ہے۔۔۔ اتنی بھی کوئی غلط بات نہیں کی
ہے اس نے۔۔۔ سکندر نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔ ہر دفعہ کی طرح اس دفعہ بھی انھیں
رتی بھر بھی زرداد پر غصہ نہیں آیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

زین باہر کا لڑکا۔۔۔ ہے۔۔۔ جو بھی ہے۔۔۔ دل میں ایک ڈر ہے اسے بیٹی دیتے
ہوئے۔۔۔ اگر زرداد سے دانیں کی شادی ہو جاتی ہے تو میرے لیے اس سے بڑھ کر اور
کیا خوشی کی بات ہو سکتی ہے۔۔۔

ہارون اب سکندر کی بات تھوڑا تحمل سے سن رہے تھے۔۔۔
اور وہ نیلم کا کزن جو اتنے مان سے رشتہ لے کر گیا وہ۔۔۔ شمرہ ہر گز اس بات سے خوش
نہیں تھی۔۔۔ ماتھے پر سوبل ڈال کر بولی۔۔۔

اماں وہ کہہ رہا تناعرہ ہو گیا ہے اس کی منسا سے بات نہیں ہوئی۔۔۔ انتہائی بدتمیز
لڑکی ہے۔۔۔ اور اس کا تو اس سے تب ہی من کھٹا ہو گیا تھا جب وہ اسے برے حال میں
چھوڑ کر چل دی تھی۔۔۔ اشعال سب کو قائل کر رہی تھی۔۔۔

شازر۔۔۔ تم دانیں کو پار لے کر آؤ۔۔۔ میں اس سے بات کروں گا۔۔۔ تب ہی
کوئی فیصلہ ہو گا۔۔۔ ہارون نے دو ٹوک بات کر کے سب کو خاموش کروا دیا تھا۔۔۔



Classic Urdu Material

تو پھر بات ہی نہیں بنتی۔۔۔ بچی خود کہہ رہی کہ وہ نہیں کر سکتی کسی بھی صورت میں زرداد سے شادی۔۔۔

دانیل ہلکے سے پیچ پنک رنگ کے سوٹ میں سلیقے سے کیے ہوئے میک اپ اور جولیری زیب تن کیے۔۔۔ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ سر جھکا کر وہ سامنے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔ اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ ضبط سے۔۔۔ دل کر رہا تھا جائے اور منہ نوج لے زرداد کا۔۔۔ خود کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔

بیٹا۔۔۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے اکیلے میں سکندر دانیل کے سر پر کھڑے کہہ رہے تھے۔۔۔

وہ دھیرے سے اٹھی تھی اور سکندر کے ساتھ چلتی ہوئی اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

دانیل۔۔۔ سکندر نے دانیل کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

دیکھو بیٹا۔۔۔ میں جو بھی کہوں اسے سمجھنا۔۔۔

Classic Urdu Material

انہوں دھیمے لہجے میں ٹھہر کر بات شروع کی۔۔۔

زرداد مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔ بہت ہی پیارا بچہ ہے۔۔۔ دل کا بہت اچھا ہے۔۔۔ ہاں کچھ

غلطیاں پہلے جوانی میں کرتا رہا۔۔۔ پر اب ایک سبجھا ہوا پڑھا لکھا اور ہر لحاظ سے تمہارے

مستقبل کی روشن ہونے کی ضمانت دے سکتا ہے۔۔۔ میں چاہتا ہوں دل سے کہہ تمہاری

شادی اس سے۔۔۔ ہو۔۔۔ سکندر کا ہاتھ ابھی بھی دانیل کے سر پر تھا۔۔۔

زین اچھا ہو گا۔۔۔ میں یہ نہیں کہتا وہ اچھا نہیں ہے۔۔۔ پر مجھے عجیب سا ڈر ہے بیٹا۔۔۔ وہ

کانپتے ہوئے لہجے میں۔۔۔ بولے۔۔۔ بیٹی کی محبت ایسی ہی ہوتی ہے۔۔۔

اب تم بولو۔۔۔ تم کیا کہتی ہو۔۔۔ میری خواہش جاننے کے بعد۔۔۔

وہ سوالیہ نظروں سے دانیل کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

بابا میں زین سے ہی شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ مجھے زرداد سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔

گھٹی سی دھیمی سی آواز میں دانیل نے کہا تھا۔۔۔ بابا پلیز۔۔۔ مجھے زرداد کے لیے قائل

مت کریں۔۔۔ میں اس کے ساتھ ہر گز خوش نہیں رہ سکوں گی۔۔۔

Classic Urdu Material

ہم۔م۔م۔م۔م۔ سکندر نے دانیل کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔ خوش رہو میری گڑیا۔۔
تمہاری خوشی میں ہی میری خوشی ہے۔۔

وہ سر جھکا کر کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔۔



وہ چھت پر انگاروں میں لوٹ رہا تھا۔۔ نیچے صحن میں زین دانیل کو انگوٹھی پہنا رہا
تھا۔۔

یہ اس کی کوئی پانچویں سگریٹ تھی۔۔ آنکھوں میں درد۔۔ تھا۔۔ کرب تھا۔۔
تکلیف تھی۔۔ اشعال نے بتایا تھا۔۔ کہ سب مان گئے تھے۔۔ لیکن دانیل نہیں مانی
تھی۔۔

دانیل ہنس رہی تھی۔۔ زین اور اس کے گھر والے ایک دوسرے کے گلے مل رہے
تھے۔۔

زین ایک کوئی بہت ہی شریف و انفس قسم کا سادہ سالڑ کا تھا۔۔ آنکھوں پہ چشمہ
تھا۔۔۔۔ دانیل سے زیادہ وہ شرماس مارا تھا۔۔

Classic Urdu Material

زرداد کا بس نہیں چل رہا تھا جا کر گلا دبا دے زین کا جس کے پہلو میں اس کی محبت بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے دیوار میں زور سے ہاتھ مارا تھا۔۔۔



دروازہ بند ہونے کی آواز پر دانیل نے چونک کر دیکھا تھا۔۔۔

زرداد آنکھوں میں خون بھر کر اجڑی ہوئی حالت میں کھڑا تھا۔۔۔ وہ ڈریسنگ میز کے

سامنے بیٹھی اپنی چوڑیاں اتار رہی تھی جب وہ کمرے میں آیا۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی۔۔۔ زرداد تیزی

سے دانیل کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کے اسے پیچھے دھکیلتا ہوا جا رہا

تھا۔۔۔

پھر زور سے اس کا وجود دیوار کے ساتھ لگا دیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کا ہاتھ ہنوز دانیل کے ہونٹوں پر تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد نے اسے دیوار کے ساتھ لگا کر خود کو اس کے ساتھ یوں لگایا تھا کہ وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

زرداد کی سانسوں کی آواز تک اسے سنائی دے رہی تھی۔۔۔
جو غصے سے تیز تیز چل رہی تھیں۔۔۔

وہ تڑپنے کے سے انداز میں اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ لیکن اس کے فولادی جسم کے آگے سب کوشش ناکام تھی۔۔۔

دانیل سکندر۔۔۔ شادی تو۔۔۔ تمھاری مجھ سے ہی ہوگی۔۔۔

اس کے کان کے قریب وہ غرایا تھا۔۔۔

پھر دوسرے ہاتھ سے اسکے ہاتھ میں سے انگوٹھی کو اتار رہا تھا۔۔۔ دانیل مسلسل اپنے ہاتھ کو جھٹکے دے رہی تھی۔۔۔ تکلیف سے آنکھوں میں پانی تھا۔۔۔

زرداد نے بری طرح اس کی انگلی سے انگوٹھی کو نوچا تھا۔۔۔ اور اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔



بے آواز قدموں سے۔۔۔ وہ اوپر آئی تھی۔۔۔ زور کے دھکے سے اس کے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔

زرداد بیڈ پر دونوں ہاتھوں کا تکیہ بنا کر سیدھا لیٹا ہوا تھا۔۔۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا۔۔۔ اپنے مخصوص انداز میں مسکرایا تھا۔۔۔ چہرہ پہ ایسے سکون تھا۔۔۔ کہ اس کے آنے کی خبر جیسے پہلے سے ہوا ہے۔۔۔

دائین کا خون جل کے رہ گیا تھا۔۔۔

سگریٹ کا دھواں پورے کمرے میں پھیلا ہوا تھا۔۔۔ دائین کو اہنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔ اسے کھانسی آنے لگی تھی۔۔۔ ایک ہاتھ کو وہ ہوا میں مار رہی تھی دائیں بائیں۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ کو ناک پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

میری رنگ واپس دوزری۔۔۔ انتہائی سخت لہجے میں کہا۔۔۔

دے دوں گا۔۔۔ بے فکر رہو۔۔۔ بڑے انداز سے کہتا ہوا وہ اٹھ اٹھا۔۔۔ اور اب اسے

محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

زری۔۔۔ میں اسی وقت جا کر تایا باکو بتاؤں گی۔۔۔ میری رنگ واپس دو۔۔۔ اس کو اپنے

پاس آتا دیکھ کر قدم پیچھے جا رہے تھے۔۔۔

جاؤ ابھی جاو۔۔۔ ویسے بھی۔۔۔ یہاں۔۔۔ میری شرافت۔۔۔ اور محبت پر کسے اعتبار

ہے۔۔۔ سینے پہ ہاتھ باندھے بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

تو ایسا کرنے سے کیا تم پر اعتبار کر بیٹھوں گی میں بھول ہے تمہاری۔۔۔ اس کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈالی۔۔۔

پر اس نے تو آج جیسے۔۔۔ شرافت بلائے تاک۔۔۔ رکھ چھوڑی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین نے جیسے ہی نظر اس سے ملائی اس نے شرارت سے اپنی دائی میں آنکھ دبائی تھی۔۔۔ چہرے پر بھی۔۔ مسکراہٹ تھی۔۔۔ نچلے ہونٹ کا ایک کونادانتوں کے نیچے دبایا ہوا تھا۔۔۔

دائین ایک دم گڑبڑا گئی تھی۔۔۔
رنگ صبح وقت پر صبح جگہ جائے گی۔۔۔ تمہیں ابھی بلکل نہیں ملے گی۔۔۔ اس کے چہرے پر گری اس کے بالوں کی لٹ کو دھیرے سے چھوا۔۔۔ دائین نے زور سے اپنے ہاتھ سے اس کا ہاتھ جھٹکنا چاہا تو زرداد نے اسی ہاتھ کو دبوچ لیا۔۔۔

شرافت تو تمہیں سمجھ نہیں آئی تھی دائین سکندر۔۔۔ بڑے پیار سے اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔

اب ایسے تو پھر ایسے ہی صبح۔۔۔۔۔ ایک دم اس کا ہاتھ چھوڑا تھا اور پیچھے ہوا۔۔۔ جاؤ جا کر آرام سے سو جاؤ۔۔۔ آواز درد دکھ۔۔۔ اور ضد پہ آنے کی وجہ سے بھاری اور کھردری سی ہو گئی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

میں بھی کراچی جا رہا ہوں۔۔۔ یہ رنگ تمہاری امانت ہے۔۔ میں خود تمہیں پہناؤں گا فکر
نا کرو۔۔۔

لیکن ابھی نہیں۔۔۔ جاؤ اب۔۔۔ شاباش۔۔۔ واپس جا کر اپنے بیڈ پر لیٹ گیا تھا پھر
سے۔۔۔

اگر تم یہ سمجھ رہے ہو۔۔۔ تمہارے ایسے کرنے سے میں پھر سے تمہاری گھٹیا محبت پر
یقین کر بیٹھوں گی تو زردادیہ بھول ہے تمہاری۔۔۔ سمجھے تم۔

انگشت انگلی کی اکڑ دانیں کے پختہ ارادے اور زردادیہ کے لیے نفرت کا واضح ثبوت
تھی۔۔۔ اور۔۔۔ میری۔۔۔ اور میرے زین کی سچی محبت پر ایسی ہزاروں۔۔۔ انگوٹھیاں

قربان۔۔۔ بڑی حقارت سے ناک اوپر چڑھائی۔۔۔ رکھو شوق سے اپنے پاس۔۔۔

سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ وہ جاتے ہوئے دروازہ زور سے مار کر گئی تھی۔۔۔

زردادیہ نے زور کا قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

میری اور میرے زین۔۔۔ اس نے زیر لب داینین کے الفاظ کو دہرایا تھا۔۔ اور پھر
سے قہقہہ لگایا تھا۔۔ قہقہہ اتنا جاندار تھا۔۔ کہ اس کی آنکھوں کے کونے بھیگ گئے
تھے۔۔۔

پھر بیڈ سے اٹھا تھا۔۔ اور ارد گرد تلاش شروع کر دی تھی۔۔۔۔
کہاں رکھ چھوڑی تھی۔۔ وہ سرخ ڈائی ری۔۔ وہ کمر پر ہاتھ باندھے کھڑا سوچ رہا
تھا۔۔۔



سانولی۔۔۔ سلونی سی محبوبہ۔۔۔ تیری چوڑیاں۔۔۔ شڑنگ۔۔۔ کر کے۔۔۔ جانے
کیسی۔۔۔ آس۔۔۔ دلائیں۔۔۔ ہائے۔۔۔ ہائے۔۔۔ کریں سب لڑکے۔۔۔
زرداد کی آواز۔۔۔ گونج رہی تھی۔۔۔ وہ سیٹھچہ۔۔۔ لاکھوں لوگوں کی دل کی دھڑکن بنا
گار ہاتھا۔۔۔ لڑکیاں۔۔۔ لڑکے۔۔۔ سب اس کے ساتھ جھوم رہے تھے۔۔۔ گار ہے
تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد نے اس گانے کا ری میک کیا تھا۔۔۔ اور اس کی آواز میں یہ گانا۔۔۔ سب لوگوں کی
۔۔۔ دل کی دھڑکن بن کر دھڑکنے لگا۔۔۔

ہر جگہ۔۔۔ یہی گانا سنائی دینے لگا۔۔۔ زرداد اب ہر طرح سے۔۔۔ اپنی دھاک بٹھا چکا
تھا۔۔۔ آئے دن انٹرویوز۔۔۔ سب سے بڑے اشتہار کا برینڈ ایمبسیدر وہ تھا۔۔۔ زری
کے نام سے اس نے کپڑوں کا ایک برینڈ لانچ کیا تھا۔۔۔

اور اب ان کی حیدر آباد والی کپڑوں کی دوکان۔۔۔ زری۔۔۔ برینڈ۔۔۔ کے نام میں تبدیل
ہو چکی تھی۔۔۔ سکندر اور شازر نے اس معاملے میں اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔۔۔ دنوں

میں سب حالات بدل کے رکھ دیے تھے۔۔۔ سات ماہ کے اس پورے عرصے میں۔۔۔
اس نے دانی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

یہ نہیں تھا کہ اس کی محبت کی شدت میں کوئی کمی آئی تھی۔۔۔ محبت کا رنگ تو
گہرے سے گہرا ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ دانی کے نام سے اس نے ایک البم بنا ڈالی تھی۔۔۔

دانی۔۔۔۔

Classic Urdu Material

جس کا مین گانا۔۔۔ یہ ہی تھا۔۔۔ جس پر پوری دنیا جھوم رہی تھی۔۔۔ آج اس کے ساتھ۔۔۔

منسا۔۔۔ کی دوبارہ۔۔۔ کبھی اس نے کال تک نہیں اٹھائی تھی۔۔۔ لیکن وہ ابھی بھی۔۔۔ اپنی پوری کوشش میں لگی تھی کہ کسی طرح پھر سے پیچ اپ ہو جائے۔۔۔ وہ سٹیج سے نیچے اتر رہا تھا۔۔۔ شور و غل۔۔۔ چیخ و پکار۔۔۔ سکیورٹی۔۔۔ کے بیچ میں سے گزرتا ہوا۔۔۔ وہ اپنی کار میں بیٹھا تھا۔۔۔ جس کے بند شیشوں کو ہاتھ لگانے کو بھی لڑکیاں اپنی خوش قسمتی تصور کر رہی تھیں۔۔۔



نہیں۔۔۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کیسے ہیں۔۔۔ دانیل نے صوفے کی پشت کے ساتھ سر

ٹکایا اور آنکھیں موند لیں۔۔۔ نائیٹ شفٹ کی وجہ سے بہت تھکاوٹ ہو رہی تھی۔۔۔

زین سے بہت کم بات ہوتی تھی۔۔۔ اس کی۔۔۔ وہ کبھی کبھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ڈرتے ڈرتے دانیل کو کال کرتا تھا۔۔۔

آج بھی۔۔۔ زرداد کا گانا سننے پر اس کا دل مچل سا گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Huma Waqas

DilGalti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

اچھا سنو۔۔ ایک گانا بھیج رہا ہوں۔۔ جب بھی سنتا ہوں۔۔ تمہارا چہرہ لہرا جاتا
آنکھوں کے۔۔ اگے۔۔

زین کی ملتان کے کسی ہاسپٹل میں جاب ہو گئی تھی۔۔ اس کا اپنا ابائی گھر بھی
وہیں تھا۔۔ ان دونوں کی شادی کی تاریخ رکھی جا چکی تھی۔۔

ہم۔م۔م۔ بھیجیں آپ میں سنتی ہوں۔۔ سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

فون کو ایک طرف رکھ کر آنکھوں کو ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دبایا تھا۔۔

پیغام کی بیپ کے ساتھ ہی اس نے فون اٹھایا تھا۔۔ تھوڑی دیر پر وسیسنگ کے بعد ویڈیو

زرداد کی آواز کے ساتھ گونج رہی تھی۔۔

سانولی۔۔ سلونی۔۔ سی محبوبہ۔۔ تیری چوڑیاں شڑنگ کر کے۔۔ جانے کیسی آس

دلایں۔۔ ہائے۔۔ ہائے۔۔ کریں سب لڑکے۔۔

دائین نے فوراً ویڈیو بند کر دی تھی۔۔

Classic Urdu Material

چہرہ تپنے لگا تھا۔۔۔ اس گانے سے تو اسے نفرت سی ہو گئی تھی۔۔۔ ہر جگہ یہ ہی بجتا
سنائی دیتا تھا۔۔۔ آجکل

اس نے کچھ بھی تو ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔ ہاں بس اسکی منگنی کی رنگ آج بھی اسی کے پاس
تھی۔۔۔ اس کے بعد نا کبھی کال کر کے تنگ کیا نا کبھی حیدر آباد آیا تھا۔۔۔ اگر آیا بھی تو
گھر نہیں آیا تھا۔۔۔۔

جھوٹی محبت کا خمار بس اتنا سا ہی ہوتا ہے زرداد ہارون۔۔۔ اس نے آنکھیں موند لی تھیں
لیکن کانوں میں ابھی بھی۔۔۔ اس کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔
سانولی۔۔۔ سلونی۔۔۔ سی محبوبہ۔۔۔۔



تمہیں۔۔۔ میں نے تو نہیں کہا تھا۔۔۔ کہ تم پاکستان آؤ۔۔۔ سامنے پڑے جو س
کے گلاس کے کناروں پر اپنی انگلی کو آہستہ آہستہ پھیرتے ہوئے زرداد نے سامنے بیٹھی منسا
کی طرف دیکھا۔۔۔

Classic Urdu Material

منسانے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔ زرد ادچھ سال کاریلیشن یوں نہیں ختم ہوا کرتا۔۔۔ منسانے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

صبح کہہ رہی ہو۔۔۔ رشتہ چاہے چھ سال کا ہو یا دو سال کا یوں ختم نہیں ہوا کرتا۔۔۔ پر تمہارا
اور میرا یوں ہی ختم ہوا کرتا ہے۔۔۔ یہ رسم تم نے ہی شروع کی تھی پہلے۔۔۔
- سیاٹ لہجے میں جواب ملا۔۔۔

وہ اس بات پہ تھوڑی جربزسی ہوئی تھی۔۔

منساز رداد کے چہرے پر اپنے لیے محبت کا کوئی ایک بھی آثار دیکھنے میں بری طرح ناکام ہو رہی تھی۔۔۔

زرداد تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔ وہ روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔

عشق۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کرب میں لپٹی ہوئی ی۔۔۔ بھاری آواز میں جواب ملا۔۔۔

کس سے۔۔۔ منسا کی آواز بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

Classic Urdu Material

ہے کوئی۔۔۔ ظالم۔۔۔ جو س کا گلاس منہ سے ہٹاتے ہوئے۔۔۔ چہرے پہ۔۔۔ قاتل
مسکراہٹ لاتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔

تو جو مجھ سے تھا وہ کیا تھا۔۔۔ زرداد۔۔۔ منسا نے آنسو میں رندھی ہوئی آواز سے کہا
خود ساختہ۔۔۔ محبت۔۔۔ جس میں میرے دل سے زیادہ۔۔۔ کردار میرے دماغ کا
تھا۔۔۔ وہ رک رک کر بول رہا تھا۔۔۔
اب میرے اندر کا سارا انتظام اس کبخت دل نے سنبھال رکھا ہے۔۔۔ وہ قمقہ لگا رہا
تھا۔۔۔

منسا حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ منسا کی آنکھوں کی نمی صاف واضح تھی۔۔۔
دیکھو۔۔۔ دماغ۔۔۔ ابھی بھی کبھی کبھی۔۔۔ قید خانے۔۔۔ کی چھوٹی سی کھڑکی سے چیخ چیخ
کے دل کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ یہ۔۔۔ نہیں۔۔۔
ٹھیک۔۔۔ وہ تھوڑا سا آگے ہوا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

آنکھوں میں نمی اس کے بھی تھی۔۔۔ مرد مضبوط جسم کا مالک ضرور ہوتا ہے۔۔۔ لیکن
دل اس کا بھی اسی مٹی سے سینچا گیا تھا۔۔۔ جس سے عورت کا۔۔۔

یہ الگ بات ہے کہ۔۔۔ عورت آنسو گال پر گرا کر سکون پا جاتی ہے۔۔۔ لیکن مرد کو اپنے
آنسو بھی پی کر دل پر ہی گرانے پڑتے ہیں۔۔۔ اسی لیے تو دل کا دورہ پڑنے کی شرح میں
مردوں کی تعداد زیادہ ہے۔۔۔

منسا ایک دم ساکت ہو گئی تھی۔۔۔ اس کے بعد کوئی بات کرنے کو تھی ہی
نہیں۔۔۔

وہ ایسے ہی لاش کی طرح اٹھی تھی۔۔۔ اور چل دی تھی۔۔۔ جبکہ زرداد اپنے سر کو
جھکائے۔۔۔ زمین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔



تم۔۔۔ میرے ساتھ جاؤ گی یا۔۔۔ احمد کے ساتھ نکلو گی۔۔۔ حیدر آباد کے لیے۔۔۔ کار میں
بیٹھا وہ اپنے کوٹ کے آگے والے بٹن کو کھول رہا تھا۔۔۔ ڈرائیور اس کے حکم کے انتظار
میں۔۔۔ سٹیئرنگ پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

کیا مطلب۔۔۔ تم جارہے ہو داین کی شادی۔۔۔ پہ۔۔۔ حیرت کے سمندر میں غوطے لگاتی ہوئی اشعال کی کی آواز ابھری تھی۔۔

میں نہیں جاؤں گا تو شادی کیسے ہوگی۔۔۔ قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

بکواس مت کرو۔۔۔ دیکھو تم مت جاؤ۔۔۔ میں تمہیں ایسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔

روہانسی آواز میں۔۔۔ اشعال نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

تم اپنے مشورے اپنے پاس رکھو۔۔۔ بولو آؤں تمہیں لینے۔۔۔ سن گلاسز لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

شام کو داین کی مہندی تھی۔۔۔ ابھی چار بج رہے تھے۔۔۔

نہیں تم جاؤ میں آجاؤں گی۔۔۔ احمد ابھی آتے ہوں گے آفس سے۔۔۔ اشعال کی آواز میں بھائی کی محبت کی نمی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے۔۔۔ پھر آؤ۔۔۔ میں جا رہا ہوں۔۔۔ اس نے ڈرائی یور کو حیدر آباد نکلنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

اور خود سیٹ سے ٹیک لگا کر مسکرا رہا تھا۔۔۔



وہ۔۔۔ جناب بھی۔۔۔ پہنچ گئے ہیں۔۔۔ منال نے اس کے سر پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کون۔۔۔ زری۔۔۔ بہت گھٹی سی آواز نکلی تھی۔۔۔ دانیل کارنگ ایک دفعہ زرد پڑا تھا۔۔۔

جی جناب۔۔۔ وہی۔۔۔ اشعل نے تو بہت روکا۔۔۔ اسکو۔۔۔ پر تمہیں تو پتہ ہے۔۔۔ ہر وہ کام کرتا جس سے کوئی ی روک دے اسے۔۔۔

منال اب پیچھے ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

خیر تم پریشان کیوں ہو رہی۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہو قسم سے۔۔ منال نے محبت بھری
نظروں سے دیکھا۔۔

نہیں۔۔ تو۔۔ پریشان کیوں ہوں گی میں۔۔ وہ منال کے ساتھ ساتھ خود کو بھی سنار ہی
تھی۔۔

منال کمرے سے چلی گئی تھی۔۔ وہ اپنے آپ کو سامنے آئی نے میں دیکھ رہی
تھی۔۔

وہ بہت حد تک مختلف لگ رہی تھی۔۔ نکھرا ہوا گندمی چہرہ ہلکا سا میک اپ۔۔ پھولوں کا
زیور۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پر آنکھیں۔۔ چہرہ۔۔ ساکت۔۔ جزبات۔۔ احساسات سے خالی۔۔
زرداد نے سب کچھ نوچ ڈالا تھا۔۔ کھرچ ڈالا تھا اس کے دماغ سے۔۔ محبت کے جذبے
سے ایسے اعتبار اٹھا تھا۔۔ کہ ایک پل کو کبھی اسے زین کی محبت پر بھی یقین نہ آیا تھا۔
اس نے دوپٹہ سیٹ کرنے کے لیے بازو اوپر کیے تھے۔۔

Classic Urdu Material

بہت کچھ زرداد کی وجہ سے بدل گیا تھا سوائے اس گھر کے۔۔۔ جو ہارون کسی صورت نہیں
چھوڑنا چاہتے تھے۔۔۔

اسی گھر کے صحن میں ہر بار کی طرح اس دفعہ اس کی مہندی کے لیے سیٹج سجا تھا۔۔۔
پر اس دفعہ انتظام اتنا شاندار تھا۔۔۔ کہ سب حیران تھے۔۔۔ زرداد نے کسی چیز کی کمی نہ
رکھی تھی۔۔۔

باہر ساونڈ سسٹم پر پھر اونچی آواز میں وہی گانا بج رہا تھا۔۔۔

دائین نے انگلیاں اپنے کانوں میں گھسادی تھیں۔۔۔



وہ مہندی لگانے کے لیے سیٹج پر آیا۔۔۔ تو سب لوگ۔۔۔ بے یقینی کے عالم میں اسکا یہ
عمل دیکھ رہے تھے۔۔۔

زرداد نے مہندی اپنی انگلی کی پور سے اٹھا کر اس کی ہتھیلی پہ سچے پتے پر لگادی تھی۔۔۔
پھر تھوڑا سا اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

یہ پہلی شادی ہوگی جس میں دلہے نے اپنی دلہن کو۔۔ مہندی لگائی ہے۔۔۔ بھاری آواز میں اس نے دانیل کے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔

دانیل نے چونک کے اس کی طرف دیکھا تو اپنے مخصوص انداز میں آنکھ دبائی۔۔۔ اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

دانیل نا سمجھی کی حالت میں اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا ہے اس کے ذہن میں۔۔۔ کیا کرنا چاہتا ہے۔۔۔ وہ اپنی سوچوں میں الجھ کر رہی گئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد۔۔۔

سب کی فرمائش پر وہ گٹار تھا مے اپنا وہی گانا گارہا تھا۔۔۔

سانولی سلونی سی محبوبہ۔۔۔ گانے کے بول دانیل کو زہر لگ رہے تھے۔۔۔

آنکھیں۔۔۔ محبت سے بھر کے۔۔۔ وہ بار بار کن اکھیوں سے دانیل کی طرف دیکھ رہا

تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

جس کے لیے اب یہاں بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔



بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔ اس کی آواز پر دانیل نے پلٹ کر دیکھا۔۔

وہ ابھی اندر آئی ہی تھی۔۔ کچھ دیر پہلے۔۔ اس کے گانے سے گھبرا کر۔۔

تم تم۔۔ نکلو ابھی اسی وقت۔۔ وہ ہڑ بڑاگئی تھی۔۔ اس کے ایسے کمرے میں آنے پر۔۔ اور اس دن کا سارا منظر آنکھوں کے آگے گھوم گیا تھا۔۔

کیا ہوا۔۔ گھبرا کیوں رہی ہو۔۔ جاتا ہوں۔۔ ابھی۔۔

ویسے بھی کل تم میرے پاس ہی ہو گی۔۔ تو آج بے تابی نہیں دکھانی چاہیے۔۔ وہ

شرارت سے ہنس رہا تھا۔۔

بکواس مت کرو اور نکلو یہاں سے نہیں تو میں تیا یا با کو آواز دے دوں گی۔۔

کوئی نہیں سنے گا۔۔ سب۔۔ باہر صحن میں ہیں۔۔

Classic Urdu Material

میں بھی جارہا ہوں۔۔۔ تمہیں کہنے آیا تھا رات بہت ہوگئی ہے۔۔۔ تم سو جاؤ۔۔۔
کل نہیں سونے دوں گا۔۔۔ وہ قہقہہ لگا رہا تھا۔۔۔ دانیل کا ضبط سے رنگ سرخ پڑ گیا
تھا۔۔۔ نکلو۔۔۔ میرے کمرے سے باہر اسی وقت۔۔۔ وہ چیخنے کے سے انداز میں کہہ
رہی تھی۔۔۔

جارہا ہوں۔۔۔ مسکراتا ہوا وہ باہر چلا گیا تھا۔۔۔
اور دانیل کوچ کوچ کر اپنا زیور اتار رہی تھی۔۔۔



کیا مزاق ہے یہ۔۔۔ زین اپنے سامنے پڑی ڈائیری اور انگلی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

مذاق نہیں یہ حقیقت ہے۔۔۔

بڑے انداز سے مسکرایا تھا زرداد۔۔۔

تم نے ڈائیری پڑھ لی ہے۔۔۔ پتہ تو چل گیا ہوگا کہ کتنی محبت ہے اسے مجھ سے۔۔۔
گھمبیر۔۔۔ بھاری آواز۔۔۔ میں کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

رات کے تین بجے وہ زین کے گھر اس کے ڈرائی نگ روم میں اس کے سامنے موجود
تھا۔۔۔

زین کی اس سے پہلی دفعہ ملاقات ہو رہی تھی۔۔۔ دانیل کیا کبھی کسی گھر والے نے بھی
ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔۔ ہاں صرف اتنا پتہ تھا اس کو کہ شازر کا ایک چھوٹا
بھائی ی بھی ہے۔۔۔ جو کراچی ہوتا ہے۔۔۔
اس کو یہی لگا کہ میں شائیدا اب اسے ناپنوں۔۔۔ اسی لیے خاموشی سے تمھارے
پرپوزل کی ایکسپٹ کر بیٹھی تھی۔۔۔

کرسی کے دونوں بازوؤں پر اپنے بازو ٹکا کر وہ آگے کو جھک کر کہہ رہا تھا۔۔۔
زین کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا۔ ایک رنگ جارہا تھا۔۔۔
لیکن درحقیقت۔۔۔ وہ صرف اور صرف مجھ سے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں کرتا
رہوں گا۔۔۔ اور وہ بھی کرتی رہے گی۔۔۔ چاہے آپ اس حقیقت کے بعد بھی اسے اپنا
لیں۔۔۔ اب زرداد کندھے اچکاتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

زین کیسے نا یقین کرتا۔۔ اس حقیقت کی ناصرف ڈائی ری ہی ثبوت تھی بلکہ۔۔ دانیں کا اس کے ساتھ رویہ بھی ثبوت تھا۔۔

زین کو کبھی اپنے لیے اپنائت کا احساس نہیں ہوا تھا اس کی طرف سے۔۔۔ آپ ابھی کال کریں گے۔۔ چاچو کو اور منع کر دیں۔۔۔ میری اور دانیں کی یہ ہمہبل ریکوسٹ ہے آپ سے۔۔ بڑے التجا کے انداز میں زرداد نے کہا تھا۔۔ زین نے ایک نظر انگوٹھی کی طرف ڈالی۔۔۔

اور اس کی نظروں کے سامنے دانیں انگوٹھی اتار کر زرداد کو پکڑاتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

تو تم دونوں نے میرے ساتھ آج ہی یہ کیوں کیا۔۔۔ پہلے بھی تو بتا سکتے تھے۔۔۔ زین نے سرخ چہرے کے ساتھ کہا۔۔۔

یہ تم دانیں سے ہی پوچھنا۔۔ مجھے تو اس نے جیسا کہا میں نے کیا۔۔۔ پہلے وہ چپ چاپ۔۔۔ محبت قربان کر رہی تھی۔۔ میں بھی اس کی خوشی میں خوش ہو گیا۔۔۔ لیکن۔۔۔ اب برداشت نہیں ہوتا۔۔۔ لیکن ابھی بھی اگر آپ صبح بارات لے کر آ جاتے ہیں تو وہ چپ

Classic Urdu Material

چاپ شادی کر لے گی۔۔۔ پر۔۔۔ خوش نہیں رہے گی۔۔۔ زرداد بڑے دکھ کو ظاہر کرتے

ہوئے بولا

مجھے بات کرنی ہے دانیں سے۔۔۔ زین نے لب بھینچے۔۔۔

ہاں تو کریں نہ۔ زرداد نے انگلی اپنے ہونٹوں پہ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

زین نے اپنے فون سے دانیں کو کال ملائی تھی۔۔۔ بل جاتی رہی پر اس نے فون نہیں اٹھایا تھا۔۔۔

پھر ملائی۔۔۔ پروہ کال رسیو نہیں کر رہی تھی۔۔۔

کال نہیں اٹھائے گی تمھاری۔ زرداد دھیرے سے بولا۔۔۔

اب زرداد کال ملارہا تھا۔۔۔ ہاں۔۔۔ دانیں نے کال اٹھالی تھی۔۔۔

زین نے چونک کر دیکھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ہاں۔۔۔ مان گیا ہے۔۔۔ تم کیوں رو رہی ہو۔۔۔ نہیں لے کر آئے گا وہ بارات۔۔۔
زرداد دانیں کوچپ کروا رہا تھا۔۔۔ بات کرو گی۔۔۔ زین سے۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔
زرداد نے کال کاٹی۔۔۔ زین کی طرف دیکھا۔۔۔

نہیں کرنا چاہتی بات۔۔۔ زرداد نے کندھے اچکائے۔۔۔
ڈائری میں۔۔۔ زرداد کے لیے۔۔۔ دانیں نے اتنا کچھ لکھا ہوا تھا۔۔۔ کہ وہ جان لینے کے
بعد۔۔۔ زین جیسا شریف انسان کبھی بھی اس شادی کے لیے راضی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔
زین کے موبائی ل سے زرداد نے اسے سکندر کا نمبر ملا کر دیا تھا۔۔۔



کیا کہہ رہے ہو یہ تم۔۔۔ سکندر کو جیسے دھکا لگا تھا۔۔۔ زین کی بات پر وہ کہہ رہا تھا کہ وہ
دانیں سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔ وہ صبح بارات نہیں لائے گا۔۔۔

لیکن کیوں ایسا کر رہے تم۔۔۔ سکندر کی آواز لڑکھڑاگئی تھی۔۔۔

آپ دانیں کی شادی زرداد سے کر دیں۔۔۔ زین نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

زین دونوں ہاتھوں میں سر تھام کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔ یار۔۔۔ رات بہت ہوگئی ہے۔۔۔ کیا یہ رنگ میں خرید سکتا ہوں۔۔۔

زین نے بے یقینی سے دیکھا۔۔۔ کمینگی کی انتہا تھی ویسے۔۔۔

وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔ پھر ایک بھاری رقم کا چیک اسے پکڑا کر وہ انگوٹھی کو اپنی جیب میں رکھ رہا تھا۔۔۔

اپنے کوٹ کو اٹھ کر بڑے انداز میں جھٹکا دیا۔۔۔ اور گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔



موبائل کی بل بج رہی تھی۔۔۔ زین کا نمبر دانیل کے فون پر چمک رہا تھا۔۔۔ اور وہ

ساتھ والی سیٹ پر پڑے موبائل کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

فون اٹھایا اور کال کاٹ دی۔۔۔

وہی مسکرا ہٹ۔۔۔ ہونٹوں پہ تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین کو مہندی لگانے کے بعد وہ اس کے کمرے میں گیا تھا۔۔ اور تکیے کے پاس پڑے
اس کو موبائل کو آف کر کے اپنی جیب میں رکھنے میں
صرف چند سکینڈ ہی لگے تھے۔۔



اسی لیے۔۔ اسی لیے میرا دل شروع سے اس رشتے پر آمادہ نہیں تھا۔۔ سکندر
کندھے گرا کر بیٹھے تھے۔۔

ہارون کا چہرہ اس سے بھی زیادہ پریشان حال تھا۔۔
زرداد نے کن اکھیوں سے سب کے چہروں کا جائی زہ لیا۔۔۔۔۔ سدرہ کار و رو کر برا
حال تھا۔۔

وہ۔۔ خبیث۔۔ کہتا۔۔ دائین کی شادی زرداد سے کر دیں۔۔ کوئی وجہ بھی نا
بتائی۔۔ سکندر نے زرداد کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

Classic Urdu Material

زرداد ایک دم سیدھا ہوا اور ہونٹوں پر زبان پھیری۔۔۔

دائین ابھی سو رہی تھی۔۔۔ اسے کسی نے نہیں بتایا تھا۔۔۔

تو۔۔۔ چاچو۔۔۔ آپ۔۔۔ پھر کیوں۔۔۔ ہو رہے پریشان۔۔۔ میں حاضر ہوں۔۔۔ زرداد
نے دھیمے لہجے میں۔۔۔ مگر رک رک کر کہا۔۔۔

سکندر نے زرداد کی طرف مشکور ہوتے ہوئے دیکھا۔۔۔

اوہ۔۔۔ تو۔۔۔ چپ۔۔۔ بیٹھ۔۔۔ گلوکار۔۔۔ صاحب۔۔۔ یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے ہم دیکھ
لیں گے سب۔

ہارون کو زرداد کا یوں بولنا۔۔۔ اچھا نہیں لگا تھا

۔۔۔ چلو۔۔۔ چلتے ہیں۔۔۔ سورج نکلنے سے پہلے۔۔۔ ان کی طرف۔۔۔ پتہ تو چلے۔۔۔

آخر کو مسیٰ لہ کیا ہے۔۔۔ ہارون شازر کی طرف دیکھتے ہوئے اٹھے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد نے سکندر کی طرف ایسے دیکھا۔۔۔ جیسے وہ بچپن میں کھلونا نگنے کے لیے دیکھتا تھا۔۔۔ اسے پتہ تھا سکندر دل و جان سے چاہتے کے دانیں کی شادی زرداد سے ہو۔۔۔ وہ اپنی اکلوتی بیٹی کو اپنے گھر میں ہی رکھنا چاہتے تھے۔۔۔ اور زرداد ان کا لاڈلا تھا۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔ سکندر نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔ دانیں کا نکاح زرداد سے ہی ہو گا۔۔۔ سکندر نے دو ٹوک بات کی۔۔۔ وہ آج ایسا کر رہا۔۔۔ کل اگر شادی کے بعد میری بیٹی کو چھوڑ دے تو کیا کروں گا میں۔۔۔ بس کل دانیں۔۔۔ زرداد کی ہی دلہن بنے گی۔۔۔ سکندر اب غصے میں تھے۔۔۔ ہارون بھی چپ سے ہو گئے تھے۔۔۔



وہ چھت پر آگیا تھا۔۔۔ دانیں کے فون پر ابھی بھی۔۔۔ زین کی کال آرہی تھیں۔۔۔ اس نے ایک دو دفعہ کال کاٹی تھی۔۔۔ اب بجتے فون کو بند کر دیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

سگریٹ۔۔ ہاتھوں میں سلگ رہی تھی۔۔ آنکھوں میں۔۔ نیند نہیں تھی۔۔ ویسے
بھی ایسے عالم میں نیند کس کمبخت کو آنی تھی۔۔

سو یا۔۔ اگر تو سب پلٹ نا جائے کہیں۔۔ اس خوف نے ہی جگہ رکھا تھا۔۔



بابا۔۔ بابا۔۔ زین ایسا نہیں کر سکتا۔۔ میں جانتی ہوں اسے۔۔ آپ رکیں۔۔
رکیں۔۔ میں اس سے بات کرتی ہوں۔۔ وہ بوکھلائی سی لگ رہی تھی۔۔ سو کر کیا
اٹھی یہاں تو دنیا ہی بدل گئی تھی۔۔

سدرہ ماتھا چوم چوم کے بلائیں لے رہی تھی۔۔ اور بابا نے آکر سر پر بم پھوڑ دیا کہ
زرداد سے ہو گا نکاح۔۔

بابا اپنا موبائی ل دیں۔۔ جلدی۔۔ میرا موبائی ل کل رات سے نہیں مل رہا مجھے۔۔
اس کی معصوم سی شکل پریشان حال لگ رہی تھی۔۔

تم نہیں کرو گی اس سے بات سمجھی تم۔۔ زرداد سے ہی ہو گی شادی۔۔ پہلی دفعہ وہ اتنی
سختی سے بات کر رہے تھے۔۔

Classic Urdu Material

وہ غصے میں باہر نکلے تھے۔۔۔ دانیل اب پاس کھڑی سدرہ کی طرف پلٹی تھی۔۔۔

امی مجھے موبائی ل دیں۔۔۔ اپنا وہ کمر پر ہاتھ رکھے پریشان حال کھڑی تھی۔۔۔ ہونٹوں پر بار بار زبان پھیر رہی تھی۔۔۔

سدرہ نے اپنا موبائی ل آگے کیا تو اس نے جھپٹ کر موبائی ل پکڑا تھا۔۔۔

کانپتے۔۔۔ ہاتھوں سے زین کا نمبر ڈائی ل کیا۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ تڑپ کے وہ بولی تھی۔۔۔ زین۔۔۔ یہ بابا کیا کہہ رہے ہاں۔۔۔۔۔ سانس اکھڑا

ہوا تھا۔۔۔ وہ کہہ رہے۔۔۔ کہ۔۔۔ کہ۔۔۔ تم آج بارات لے کر نہیں آرہے ہو۔۔۔۔۔ وہ

اب پریشانی سے اپنے ہونٹوں کو کچل رہی تھی۔۔۔

تو۔۔۔ یہ ہی تو تم اور زرداد چاہتے تھے۔۔۔ دھماکا ہی تو کر ڈالا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ کہا تم نے۔۔۔ میں۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آئی۔۔۔ دانیل نے پریشانی سے

ماتھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

Classic Urdu Material

تمھاری ساری ڈائی ری پڑھ چکا ہوں میں۔۔۔ جو تم نے زرداد کی محبت میں لکھی ہے۔۔۔ تمہارے ساتھ چار سال پڑھا ہوں۔۔۔ ایک نظر میں۔۔۔ پہچان لی تمھاری رائی ٹنگ۔۔۔ وہ دکھ بھری آواز میں بول رہا تھا۔۔۔

ماتھے پہ ٹھنڈا پسینا آگیا تھا۔۔۔ تو زرداد ہارون۔۔۔ تم وہ کر جاتے ہو۔۔۔ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔۔۔

وہ ڈائی ری۔۔۔ میں نے ہی لکھی تھی۔۔۔ پر۔۔۔ وہ میری زندگی کی بہت بڑی۔۔۔ غلطی تھی۔۔۔ زین۔۔۔ پلیز۔۔۔ میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔۔ میں تمہیں سب بتا دوں گی۔۔۔ پہلے تم بات لے کر آؤ۔۔۔

نہیں دانیں ویسے بھی بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔ اب۔۔۔ اور غلطی۔۔۔ تھی۔۔۔ یا محبت۔۔۔ میں تم سے شادی نہیں کر سکتا اب۔۔۔

تو تمہیں مجھ پر اتنا سا بھی اعتبار نہیں رہا۔۔۔ تم میری بات تو سنو۔۔۔ پہلے۔۔۔ یہ سب سارا کچھ زرداد کا۔۔۔ وہ گھوم گھوم کر اسے بتانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ پر اس کی بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ زین نے فون بند کر دیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ دوبارہ کال ملا رہی تھی۔۔۔ اس دفعہ چہرہ سرخ تھا۔۔۔

اس نے فون بند کر دیا تھا۔۔۔ وہ ایک دم کرب سے مڑی تھی۔۔۔ تب اس کی نظر پاس ساکت کھڑی سدرہ پر پڑی۔۔۔

دائیں۔۔۔ تم۔۔۔ مان کیوں نہیں لیتی۔۔۔ کہ تم۔۔۔ صرف زرداد سے پیار کرتی ہو۔۔۔ سدرہ کا لہجہ اور چہرہ دونوں سپاٹ تھے۔۔۔

امی۔۔۔ یہ۔ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔ اس نے جھنجلا کے سدرہ کی طرف دیکھا۔۔۔

میں بہت پہلے سے جانتی۔۔۔ جب اس کے جانے پہ تم بیمار ہوئی تھی۔۔۔ رات رات بھر اسی کا نام پکارتی تھی۔۔۔ سدرہ کے ماتھے پہ بل تھے۔۔۔

اب جب ہو رہی شادی تو کیا مسئی لہ تمہیں۔۔۔ بخش دے ہماری عزت کو۔۔۔ گھر

مہمانوں سے بھرا پڑا ہے۔۔۔ سدرہ۔۔۔ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔۔۔

Classic Urdu Material

اس نے سر پر ہاتھ رکھا اور بیڈ پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ تو آخر۔۔۔ کار۔۔۔ تم نے کر دکھایا
۔۔۔ زرداد۔۔۔ میری راہ فرار کے سارے راستے بند کر دیے۔۔۔ میں تمہیں زندگی بھر
معاف نہیں کروں گی۔۔۔

تم سے کی گئی محبت کا خمازہ مجھے آج تک بھگتنا پڑ رہا ہے۔۔۔ وہ ہاتھوں میں چہرہ دے کر
رودی تھی۔۔۔



جس شادی ہال میں۔۔۔ اس نے آج زین کے ساتھ بیٹھنا تھا۔۔۔ آج زرداد کے پہلو میں
بیٹھی تھی۔۔۔ زرداد سمیت۔۔۔ سب لوگ ایسے خوش تھے جیسے سب کی دلی مراد
پوری ہوگئی ہو۔۔۔

نرمل پاس بیٹھی اس کا ویسے ہی بنا کچھ معلومات کے دماغ چاٹے جارہی تھی۔۔۔
میں سمجھی تھی شکل کا ہی اتنا اچھا ہے یار۔۔۔ یہ تو دل کا بھی بہت زبردست نکال۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔ تمہیں کیا ہوا ہے۔۔ تم کون سا زین سے محبت کرتی تھی۔۔ اس کو دیکھو تو۔۔۔ ہائے۔۔ اس کو تو سچ میں سانولی سلونی مل گئی۔۔۔ نرمل اس کے گھر والوں سے بھی زیادہ خوش تھی۔۔۔ ہر شخص خوش تھا۔۔۔

اسے سب اپنے دشمن لگ رہے تھے۔۔۔ وہ تو پاس ایسے سینہ چوڑا کر کے بیٹھا۔۔۔ تھا۔۔۔ ہر میدان فتح کر چکا ہو جیسے۔۔۔

سکندر نے سر پر کھڑے ہو کر اس سے سائیں لیے تھے۔۔۔

اس نے سب کو قابو کر لیا تھا۔۔۔ کیا چیز تھا وہ۔۔۔ جو چاہتا پالیتا تھا۔۔۔ ہر چیز جو اسے چاہیے ہوتی تھی اس کی ضد بن جاتی تھی۔۔۔ میں بھی اس کی ضد بن گئی تھی۔۔۔ اور کچھ نہیں۔۔۔ دل نا جانے کیا کیا سوچے جارہا تھا۔۔۔



اس سے پہلے کہ وہ کمرے میں آتا۔۔۔ وہ جلدی جلدی سب کچھ بدل چکی تھی۔۔۔ منہ کو رگڑ رگڑ کے دھوڈالا تھا۔۔۔ آنسو اب بار بار دھونے کا کام کر رہے تھے۔۔۔ باہر نکل کر۔۔۔ اس کے کمرے کا جائی زہ لے رہی تھی۔۔۔ کمرہ ایسے پھولوں سے لیس تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ہر پھول اس پر ہنس رہا تھا۔۔۔ زور زور سے۔۔۔

بیڈ پر بیٹھنے کو بھی دل نہیں تھا۔۔۔ سامنے لگے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔ سکندر کی باتیں
ذہن میں گونج رہی تھیں۔۔۔

مجھے اور دکھ مت دے دانیں۔۔۔ لوگوں کو جواب دیتے دیتے تھک گیا ہوں۔۔۔
دروازہ پہ دستک ہوئی ی تھی۔۔۔ اس نے جلدی سے صوفے پر رکھیں ٹانگیں نیچے کی
تھیں۔۔۔

آنکھوں میں شرارت۔۔۔ لبوں پہ مسکراہٹ لیے۔۔۔ وہ فتح کا پرچم لہرا رہا تھا۔۔۔
دانیں نے اپنے پیروں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ ضبط۔۔۔ کا احساس اس کے
چہرے سے صاف واضح تھا۔۔۔

اسکے ساتھ آکر صوفے پر جیسے ہی بیٹھنے لگا تو دانیں تیزی سے اٹھنے لگی۔۔۔
پر بازو زرداد کے ہاتھ میں تھا۔۔۔ بیٹھو۔۔۔ یہاں۔۔۔ ایک جھٹکا دیا اسکا نازک وجود
صوفے پر ڈھے گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین نے غصے میں بھری نظر ڈالی۔۔۔ اس پر کوئی اثر نہیں تھا۔۔۔ مسکرا رہا تھا۔۔۔

ہاتھ دو اپنا۔۔۔ اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے زرداد نے کہا۔۔۔ وہ ساکت بیٹھی رہی۔۔۔

میں۔۔۔ کہہ۔۔۔ رہا۔۔۔ ہوں۔۔۔ ہاتھ دو۔۔۔ اپنا۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ زبردستی پکڑ رہا تھا۔۔۔

ہم۔۔۔ م۔۔۔ گڈ۔۔۔ اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اب اس کی ہتھیلی کھول دی تھی۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے جیب میں سے کچھ تلاش کیا۔۔۔

کہاں ہے۔۔۔ ہاں مل گئی۔۔۔ شرارت سے ہنسا۔۔۔

کہا تھا نا۔۔۔ یہ امانت ہے میرے پاس۔۔۔ صبح وقت پر۔۔۔ اپنے ہی ہاتھوں سے پہناؤں گا۔۔۔ آنکھ دبائی۔۔۔

دائین نے حقارت اور نفرت سے اس کی طرف دیکھا اور ایک جھٹکے سے انگوٹھی اتار کر پھینک دی۔۔۔ تم میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا ہو۔۔۔ دائین غصے سے اٹھی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اور۔۔۔ کچھ۔۔۔ اپنے سینے پر ہاتھ باندھے۔۔۔ ٹانگ پر ٹانگ رکھے۔۔۔ بڑی پر شوق
نظروں سے داینین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ ایسے جیسے ایک ایک لمحہ اپنے اندر اتار رہا ہو۔۔۔
خود غرض ہو۔۔۔ ظالم۔۔۔ ہو۔۔۔ جھوٹے۔۔۔ دھوکے باز ہو۔۔۔ داینین دانت
پیس کر سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کہہ رہی تھی۔۔۔

اور کچھ۔۔۔ ہنوز وہی انداز تھا۔۔۔

یہ مت سمجھنا۔۔۔ تم جیت گئے ہو۔۔۔ میں کبھی۔۔۔ تمہارے ساتھ خوش نہیں
رہوں گی۔۔۔ اور نارہنے دوں گی تمہیں۔۔۔ داینین اب چیخنے کے سے انداز میں۔۔۔ کہہ
رہی تھی۔۔۔

اور کچھ۔۔۔ وہ پھر سے بولا تھا۔۔۔ داینین کو دیکھنے کی دلچسپی ہنوز وہی تھی۔۔۔ وہ اب

خاموش ناک اور منہ پھلائے کھڑی تھی۔۔۔

بس اور کچھ تو نہیں کہنا تمہیں۔۔۔ دونوں، تھیلیوں کو۔۔۔ بند کر کے ہونٹوں پہ رکھ کر وہ
بس اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

نیلے رنگ کے ڈھیلا سا کرتا پہن رکھا تھا۔۔ اور ہم رنگ دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا۔۔

آنکھوں میں ابھی ابھی کا جل تھا۔۔ شفاف بچوں جیسی جلد تھی۔۔

وہ زرداد کے دل کو بے تاب کر دینے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔

دانیل کو اس کے ایسے دیکھنے سے الجھن ہونے لگی تھی۔۔ کیا ہے اب کچھ بول کیوں نہیں رہا۔۔

پھر وہ صوفے سے اٹھا تھا۔۔ وہ اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی۔۔ زرداد کو ہنسی آ

رہی تھی۔۔ کیونکہ جیسے ہی وہ صوفے سے اٹھا تھا۔۔ وہ ایک دم سے تھوڑا سا کانپی

تھی۔۔ پھر اپنے چہرے پر سختی کے آثار اتنی جلدی لے کر آئی۔۔ کہ زرداد کو یہ نا لگے وہ ڈرگئی ہے۔۔

دانیل تم نے جو بھی کہا۔۔ میں نے نا صرف سنا۔۔ بلکہ قبول بھی کیا۔۔ اس کے بلکل

سامنے اپنے مخصوص انداز میں ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔

دانیل نے نظریں دوسری طرف پھیر لی تھیں۔۔

Classic Urdu Material

میں کیا کروں۔۔۔ دل کے ہاتھوں مجبور ہو گیا۔۔۔ تھا۔۔۔ کسی اور کا ہوتے کیسے دیکھ
لوں۔۔۔ جب کہ یہ جانتا ہوں تم صرف اور صرف مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ تھوڑا سا
قریب ہوا تو

وہ ایک دم سے پیچھے ہوئی۔۔۔ آنکھوں۔۔۔ میں اپنی دوسری دفعہ کی تزیل کے بھی
آثار تھے۔۔۔

غلط۔۔۔ غلط۔۔۔ لگتا ہے تمہیں۔۔۔ زری۔۔۔ انفیٹ۔۔۔ تمہیں غلط لگتا ہی نہیں۔۔۔ تم
ہر کام کرتے بھی غلط ہو۔۔۔ وہ دانت پیس کر کہہ رہی تھی۔۔۔

تم نے پہلے مجھے اپنے جھوٹے پیار میں پھنسا یا۔۔۔ وہ غلط۔۔۔ پھر۔۔۔ مجھے دھتکارا۔۔۔ وہ
غلط۔۔۔ غم اور غصے سے ملی جلی آواز تھی۔۔۔

پھر دوبارہ میرے ساتھ جھوٹا پیار اجتلا یا وہ بھی غلط۔۔۔ اور اب مجھے جس طرح۔۔۔
اپنا یا۔۔۔ وہ بھی غلط۔۔۔ وہ اب چیخ رہی تھی۔۔۔

تو تم میری محبت پر کب اعتبار کرو گی۔۔۔ تھکی سی آواز تھی۔۔۔ اب وہ پاس بیڈ پر ڈھے سا
گیا تھا۔۔۔ لیکن چہرے پر سب کچھ پالینے کے بعد اس کا پیار ناپانے کا کرب تھا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Huma Waqas

Dil Galti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

دائین نے کچھ بھی بولنا گوارا نہیں کیا۔۔۔

اچھا دھر پاس تو بیٹھو۔۔۔ ہاتھ پکڑ کے بیڈ پر بیٹھنا چاہتا تو۔۔۔ دائین نے زور سے ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔

مجھے ہاتھ مت لگانا زری۔۔۔ غصے سے کہا۔۔۔

بات سنو میری۔۔۔ پیار سے دائین کے ہاتھ کو پکڑا۔۔۔

چھوڑو۔۔۔ ابھی چھوڑو۔۔۔ وہ بری طرح۔۔۔ اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی۔۔۔

کیا مسئی لہ۔۔۔ کیا ہے۔۔۔ تمہارے ساتھ۔۔۔ زرداد کو ایک دم چڑھوئی تھی۔۔۔

ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

پورے۔۔۔ چھ سال ہو گئے۔۔۔ تمہارے پیچھے خوار ہو رہا ہوں۔۔۔ آواز میں سختی در

آئی تھی۔۔۔

زرداد ہارون تمہاری یہ چھ سال کی خواری۔۔۔ میرے ایک آنسو۔۔۔ کی قیمت بھی ادا نہیں

کر سکتی۔۔۔ آواز غصے سے اکنپ رہی

Classic Urdu Material

تو پھر تم بتاؤ۔۔۔ خود ہی بتاؤ۔۔۔ کہ میں کیا ایسا کروں۔۔۔ میں۔۔۔ تم سے بہت محبت کرنے لگا ہوں۔۔۔ اب آواز میں پھر سے التجا تھی۔۔۔ کیا چیز ہو گئی تھی وہ اس کے لیے۔۔۔ کہ وہ ساری دنیا سے لڑ جانے والا اس ایک لڑکی کے آگے بس کیوں ہو جاتی تھی اس کی۔۔۔

تم۔۔۔ تم۔۔۔ محبت کرو گے۔۔۔ اگر تم مجھ سے محبت کرتے تو میرا میری خواہش کا احترام کرتے۔۔۔ یوں۔۔۔ میری۔۔۔ نادان محبت کو زریعہ بنا کر سب کو دھوکا دیتے۔۔۔

تم نے دوسری دفعہ۔۔۔ مجھے۔۔۔ میری ہی نظروں میں گرا دیا ہے زرداد۔۔۔ میں شائید اب کبھی تمہارے لیے میرے دل میں بھری نفرت کو بدل نہیں پاؤں گی۔۔۔

مجھے کیا کرنا ہو گا۔۔۔ تمہارا دل جیتنے کے لیے۔۔۔ آنکھیں۔۔۔ بہت دن نہ سونے۔۔۔

اس کے اتنا قریب ہونے۔۔۔ اور اس کی نفرت کی تپش کے خمار سے بھری پڑی تھیں۔۔۔ اس کے بالکل سامنے اور قریب ہو کر ٹوٹے سے لہجے میں پوچھا۔۔۔

Classic Urdu Material

مجھے چھوڑ دو۔۔۔ اور سب کو جا کر بتاؤ۔۔۔ زین ایسا نہیں تھا۔۔۔ یہ سب تم نے کیا۔۔۔
وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ کہہ رہی تھی۔۔۔ اور اس کا چہرہ اتنا قریب ہونے کی وجہ سے
تھوڑی سی پیچھے ہوئی۔۔۔

دونوں شرطیں نامنظور۔۔۔ زرد اس کا لہجہ پھر سے سخت ہو گیا تھا۔۔۔ بڑے رعب سے
کہا۔۔۔

در اصل بات یہ ہے کہ۔۔۔ زرد اد نے اپنا کان کھجایا۔۔۔

۔۔۔ شروع سے کرتا۔۔۔ اپنے دل کی ہوں میں۔۔۔ ایک دم سے دانیں کو کمر سے پکڑ کر

ساتھ لگایا تھا۔۔۔ دانیں کا اس افتاد پر جوا چانک ہوئی ی منہ کھولے کا کھولارہ گیا۔۔۔

کب سے تمھاری بک بک سن رہا ہوں۔۔۔ اب بس چپ۔۔۔ دانیں کے ہونٹوں پر اپنی

انگلی رکھ کر کہا۔۔۔ جب کے نظریں۔۔۔ اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔

زری۔۔۔ چھوڑو مجھے اسی وقت۔۔۔ دانیں کا رنگ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔ ماتھے پہ بل پڑ

گیے۔۔۔ کمر پر سے اس کے ہاتھ کو جھونجھوڑتی تو کبھی اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ پیچھے کو

دھکیلتے ہوئی وہ بول رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

چھوڑنے کے لیے اتنے گیم کھیلے بھلا میں نے۔۔۔ وہ اب واقعی ہوش کھورہا تھا۔۔۔ اس کی آواز اس کے اندر کا حال بتا رہی تھی۔۔۔ دانیل کے اتنے دھکے مکوں کا کوئی اثر ہی نہیں تھا۔۔۔

لیومی۔۔۔ وہ چیخنے کے انداز میں زور سے بولی۔۔۔ آنکھیں زور سے بند تھیں۔۔۔ زرداد نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔ سوائے نفرت کے کچھ نہیں تھا۔۔۔ اس نے تو یہ سوچا تھا جب اتنا قریب کرے گا اسے تو اس کی قربت اس کی کھوئی ہوئی محبت لٹا دے گی۔۔۔ لیکن وہ تو۔۔۔ بری طرح دھکے دینے لگی تھی اسے۔۔۔ دانیل پر تو اس کی قربت کا کیا ہی اثر ہونا تھا۔۔۔ ہاں البتہ اس کی اپنی حالت اس کے اتنا قریب ہونے سے غیر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ اپنی تیز ہوتی سانسوں۔۔۔ کے ڈر سے۔۔۔ زرداد ایک دم اسے چھوڑ کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔ ابھی اگر ایسا نہ کرتا۔۔۔ تو پھر سے غلطی ہی کرتا۔۔۔ جو ہمیشہ سے کرتا ہی آ رہا تھا۔۔۔

دانیل اپنے بازو سہلا رہی تھی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے۔۔۔ زرداد کو شائید اندازہ بھی نہیں تھا اپنے خمار میں کتنی بے دردی سے پکڑ رکھا تھا اسے۔۔۔

Classic Urdu Material

تم کیا جانو۔۔۔ دوسروں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ صرف تمہارے پاس ہی دل نہیں
دوسرے بھی رکھتے ہیں۔۔۔ دانیل نے نفرت سے دروازے کی طرف دیکھ کر سوچا
جہاں سے۔۔۔ محترم۔۔۔ اتنے رعب سے گئے تھے۔۔۔ اتنا کچھ غلط کر دینے کے بعد
چاہتا کہ میں اپنا دل صاف کر دوں۔۔۔

تم تو مجھے عزت تک نہیں دیتے تو سچی محبت کیا دو گے۔۔۔

صوفے پر سمٹ کر لیٹ گئی تھی۔۔۔ ارد گرد۔۔۔ چادر کو لپیٹ کر۔۔۔

سگریٹ کو پھونک کر وہ تقریباً سورج کی کرنوں کے ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوا
تھا۔۔۔

اس کو سامنے صوفے پر سوئے دیکھتے کب اس کی آنکھ لگی پتہ ہی نا چلا۔۔۔



صبح جب آنکھ کھلی تو۔۔۔ گیارہ بج رہے تھے۔۔۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔۔۔ پھولوں کی
ڈھیروں پتیاں۔۔۔ اس کا منہ چڑا رہی تھیں۔۔۔ کچھ دیر۔۔۔ لیٹا کچھ سوچتا رہا۔۔۔ پھر
اتر کر نیچے آگیا۔۔۔

Classic Urdu Material

سامنے سب کے ساتھ سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔ اور سب اسے سمجھا رہے تھے۔۔۔ جیسے ہی زرداد آیا۔۔۔ سب نے مسکرا کر اس کا استقبال کیا۔۔۔ بڑے مزے سے جا کر دانیں کے بلکل ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

دانیں نے حیران ہو کر اس کی بے شرمی کی انتہا دیکھی۔۔۔

کیا ہے۔۔۔ حق رکھتا ہوں۔۔۔ اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

سب کو بتاؤ۔۔۔ کہ تم نے کیا سب۔۔۔ دانیں نے دانت پیستے ہوئے۔۔۔ اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔

مجھے آپ سب سے بات کرنی ہے۔۔۔ زرداد نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔ سب لوگ متوجہ ہوئے تھے۔۔۔ دانیں نے چونک کر حیران سی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

دیکھیں۔۔۔ چاچو۔۔۔ اکیلا رہ رہ کر اب تھکا پڑا ہوں۔۔۔ دانیں کو اپنے ساتھ کراچی لے کر جانا چاہتا ہوں۔۔۔ زبان ہونٹوں پہ پھیری۔۔۔

دانیں نے گھور کے دیکھا۔۔۔ لیکن اس نے کوئی پرواہ نہیں کی۔۔۔

Classic Urdu Material

تو آپ سے اجازت لینی تھی۔۔۔ اور جاب یہ کراچی میں شروع کرے گی۔۔۔ ہیار سے
دائین کی طرف دیکھا۔۔۔

مہ۔۔۔ مہ۔۔۔ میں نے۔۔۔ میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔۔ سب لوگ دائین کی بات
پورے ہونے سے پہلے ہی قہقہہ لگا رہے تھے۔۔۔
ظاہر سی بات ہے برخوردار۔۔۔ اب تمہارے ساتھ ہی جائے گی۔۔۔ تمہیں ہم سے
اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ سکندر خوش دلی سے کہہ رہے تھے۔۔۔ دائین
کو زرداد کے ساتھ یوں بیٹھے دیکھ کر وہ بلائی میں ہی لیتے جا رہے تھے۔۔۔

ٹی وی۔۔۔ تو چلاؤ ذرا۔۔۔ شازر باہر سے کہیں سے آیا تھا۔۔۔ آتے ہی جلدی سے۔۔۔
ٹی وی آن کیا۔۔۔

تو آخر کار۔۔۔ ہمارے۔۔۔ زرداد۔۔۔ کو۔۔۔ ان کی۔۔۔ محبوبہ۔۔۔ مل ہی گئی۔۔۔
اینکر بڑے شوخ انداز میں۔۔۔ اس کی شادی کی خبر دے رہی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی ان
کی شادی کی تصاویر تھی۔۔۔

سب لوگ ٹی وی پر متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین ایک دم وہاں سے اٹھ کر گئی تھی۔۔۔



بالوں کی بینیں نوچ نوچ کے اتار رہی تھی جب وہ ایک دم سے کمرے میں آکر اس کے
بلکل پیچھے کھڑا تھا۔۔۔ دائین نے ایک نظر سامنے ڈریسنگ کے آئینے میں اسے
دیکھا۔۔۔ اوپر چلو۔۔۔ اپنے کمرے میں۔۔۔ نیچے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی
کی۔۔۔

آج ولیمے کا دن تھا۔۔۔ رات کو تقریب کے بعد وہ اوپر جانے کے بجائے۔۔۔ اپنے کمرے
میں آگئی تھی۔۔۔ مہمان سب چلے گئے تھے۔۔۔

نہیں۔۔۔ مختصر جواب دے کر اب وہ بے نیازی سے زیور اتار رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ پھر آج یہیں سو جاتے بڑے مزے سے وہ اچھل کر بیڈ پر لیٹا۔۔۔

دائین نے تڑپ کر پیچھے دیکھا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ آنکھوں میں ناگواری بھری تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

مطلب یہ کہ جہاں تم وہاں میں۔۔۔ بڑے مزے سے وہ بیڈ پر لیٹ چکا تھا۔۔
دائین نے حیرانگی۔۔ اور غصے کے ملے جلے تاثر سے دیکھا۔۔ کل رات بھی صوفے پر
لیٹنے کی وجہ سے ٹھیک سے ناسو سکی تھی۔۔ آج اگر سوچا تھا۔۔ اپنے کمرے میں آرام
سے سوئے گی تو۔۔۔

زری۔۔۔ پلیر اپنے کمرے میں جاؤ۔۔ اس کے سر پر کھڑی کہہ رہی تھی۔۔۔
وہ تکیے میں منہ دے کر لیٹ گیا تھا۔۔ اس نے جھنجوڑا بھی۔۔

سو جاؤ آرام سے۔۔۔ تکیے میں سے گھٹی سی آواز آئی تھی۔۔ وہ ٹس سے مس نہ
ہوا۔۔ اس کے کمرے میں تو۔۔ کوئی ی۔۔ صوفہ بھی نہ تھا۔۔ کرسی پر جا کر بیٹھ
گئی۔۔ ایک تو ویسے سارا دن بیٹھ کر تھک چکی تھی۔۔ بے زاری سے اسے گھورتی
رہی

وہ تو شائید سو بھی چکا تھا۔۔۔ دھیرے سے جا کر دوسری طرف لیٹ گئی تھی۔۔



گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔۔۔ وہ ایک دم سے اپنے خیالوں باہر آئی ی تھی۔۔۔

دائین ماضی کو یاد کر رہی تھی جب اچانک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی زردادنہ۔۔۔ وہ آج اس کے ساتھ کراچی جا رہی تھی۔۔۔ ناجانے کے لیے اتنا روئی ی تھی۔۔۔ لیکن کوئی ی ایک تو ہوتا جو اس کا ساتھ دیتا۔۔۔

تایا اب وہ اب اس سے آس لگا بیٹھے تھے۔۔۔ کہ وہ ان کے اس خبیث سپوت کو سدھارے گی۔۔۔ سکندر۔۔۔ کا تو وہ ویسے ہی لاڈلا تھا۔۔۔ جس کو ایک کھولنے کی طرح انھوں نے

اپنی بیٹی تھما دی تھی۔۔۔ اور وہ خود وہ تو واقعی اس کو کھلونا ہی سمجھتا تھا۔۔۔ اس سے ضد لگا کر اسے اپنا بنایا تھا۔۔۔ لیکن دائین کو یہی لگتا تھا۔۔۔ کہ ایک دن وہ پچھتائے گا۔۔۔ اور بالکل

اسی طرح اسے بھی چھوڑ دے گا جیسے منسا کو چھوڑ دیا۔۔۔ اس انڈسٹری سے جڑے لوگوں کی اکثریت ایسی ہی ہوتی ہے۔۔۔ جس دن ضد کا رخا اترے۔۔۔ اس کے لیے وہ کچھ نہیں ہو

گی۔۔۔

Classic Urdu Material

کچھ کھانا ہے۔۔۔ بڑی محبت سے پوچھا۔۔۔ اور لوگوں سے بچنے کے لیے سن گلاسز لگائے
اور کیپ کو لے کر آنکھوں کے آگے کیا۔

زہر ہے۔۔۔ تو وہ لادو۔۔۔ سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔۔۔ آنکھیں رونے کی وجہ سے
اب مشکل سے کھل رہی تھیں۔۔۔

اس کی کیا ضرورت۔۔۔ وہ تو ویسے ہی بھرا پڑا تم میں۔۔۔ بڑے ریلکس انداز میں ترکی با
ترکی جواب دیا۔۔۔ شرارت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا کان کھجایا۔۔۔

پھر۔۔۔ تم۔۔۔ بچ کر ہی رہو۔۔۔ ڈس نالوں تمہیں۔۔۔ ویسے سانپ جیسی خصلت کے
مالک تم ہو میں نہیں۔۔۔ داینین کا پارہ چڑھ گیا تھا۔۔۔

جس دن بابا کو پتا لگے گا۔ تم نے کیا کیا ہے دھوکے سے شادی کی مجھ سے ان کی آستین کا
سانپ ہو تم۔۔۔ سوچو ان کے دل پہ کیا گزرے گی۔۔۔ وہ دانت پیس پیس کر کہہ رہی
تھی۔۔۔

وہ ہنس رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ تو ایسا کرتے ان کو بھی وہ ڈائی ری پڑھوا دیتے۔۔۔
پھر۔۔۔ انگلی کو اپنے ہونٹوں پر کچھ سوچنے کے سے انداز میں رکھا۔۔۔

Classic Urdu Material

کیا۔۔۔ لکھا۔۔۔ ہوا۔۔۔ اس میں۔۔۔ تم۔۔۔ نے۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں یاد آیا۔۔۔ انگلی کو سر
کے پاس ہوا میں اٹھا کر بچوں کی طرح کہا۔۔۔

زری میں تو اس دن کا انتظار کرتی رہتی ہوں۔۔۔ کب میں صرف اور صرف تمہاری بن
کے۔۔۔ وہ بڑے پریم سے اس کے لکھے ہوئے الفاظ دھرا رہا تھا۔۔۔ ان سات ماہ میں۔۔۔
وہ ڈائی ری کو اتنی دفعہ پڑھ چکا تھا۔۔۔ کہ سب حفظ۔۔۔ ہو گیا تھا۔۔۔

دائین کے آنکھوں میں آنسو لہراگئے تھے۔۔۔ میں نے آج تک تم جیسا انسان نہیں
دیکھا۔۔۔ تم دنیا میں صرف۔۔۔ مجھے تکلیف دینے آئے ہو۔۔۔ مجھے یقین ہو گیا ہے۔۔۔

شرمندگی ہو رہی تھی آج اسے خود پر ہی۔۔۔ کہ اس نے اس کی جھوٹی محبت پر یقین کر
کے یہ سب لکھا تھا اس کے لیے۔۔۔

اوہ۔۔۔ نہیں دائین۔۔۔ میرا مطلب یہ ہر گز نہیں تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ
کر اسے اچانک اپنے مزاق کی گہرائی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

جو بھی تھا۔۔۔ مطلب۔۔۔ مجھے۔۔۔ پتا ہے۔۔۔ تم نے صرف مجھے ازیت میں رکھنے
تمہیں ٹھکرانے کی سزا کے طور پر شادی کی ہے۔۔۔ آنسو گال پر ٹپک ہی پڑے تھے۔۔۔
جنہیں وہ سبیری طرح رگڑ رگڑ کے صاف کر رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں سچ میں محبت کرتا ہوں۔۔۔ دانیل۔۔۔ ادھر دیکھو۔۔۔ اس کے آنسو صاف
کرنے کے لیے۔۔۔ اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جسے دانیل نے بری طرح جھٹک دیا تھا۔۔۔
کچھ عرصے بعد کسی دوسری لڑکی کو یہ سب کچھ ہی کہہ رہے ہو گے تم۔۔۔ نفرت سے اس
کی طرف دیکھتے ہوئے دانیل نے کہا۔۔۔

سٹیرنگ پر گرفت مضبوط ہو گئی تھی۔۔۔ زرداد۔۔۔ کے ہاتھوں کی رگیں۔۔۔ واضح
ہو گئی تھیں۔۔۔

میں ایسا نہیں ہوں۔۔۔ میں یہ ثابت کروں۔۔۔ گا۔۔۔ جبرے بھینچ لیے تھے۔۔۔ لیکن وہ
ضبط کر رہا تھا۔۔۔ خود سے وعدہ لیا تھا وہ دانیل پر کبھی غصہ نہیں کرے گا۔۔۔

Classic Urdu Material

اور۔۔۔ میں اس دن کا انتظار کر رہی ہوں جب تم چھوڑ دو گے مجھے۔۔۔ جب تمہیں اپنی یہ
ضد بے کار لگنے لگی تھی۔۔۔ دو ٹوک الفاظ میں کہا۔۔۔ اب آنسو خشک ہو گئے
تھے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ کرو انتظار اسی طرح بوڑھی ہو جاؤ گی۔۔۔ پھر سوچو۔۔۔ گی کاش۔۔۔
یقین کر لیتی۔۔۔ آج سہارا بنے کو۔۔۔ کوئی ی پانچ چھ بچے تو ہوتے۔۔۔ وہ پھر سے
شرارت کے موڈ میں آچکا تھا۔۔۔ غصے پر پوری طرح قابو پاچکا تھا۔۔۔
ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔ میں جانتی تمہیں۔۔۔ دانیل کا اس کی بات سن کر رنگ غصے سے
سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

اچھا میں خود بھی یہ چاہتا ہوں تم جان لو پہلے مجھے اچھی طرح۔۔۔ پھر ہی کچھ پلین
کرتے۔۔۔ اب وہ کمینگی کی حد تک۔۔۔ شرارت کے موڈ میں تھا۔۔۔

چلو نکلو کھا لو کچھ زندہ رہو گی۔۔۔ تو ہی اتنا لڑ سکو گی میرے ساتھ۔۔۔ گاڑی کا دروازہ
کھول کر باہر نکلتے ہوئے اسے کہا۔۔۔

مجھے کچھ نہیں کھانا۔۔۔ اور باہر بھی نہیں آنا ہے میں ٹھیک ہوں یہاں۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے۔۔۔ وہ کندھے اچکا کر دروازہ بند کرتا ہوا نکل گیا۔۔۔

پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سر نیچے جھکا کے وہ لوگوں کی نظر سے بچتا ہوا جا رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ دو پیکٹ کے ساتھ جو خوشبو اڑا رہے تھے۔۔۔ گاڑی میں آ کر بیٹھا۔۔۔

ایک دین کے سامنے رکھ دیا۔۔۔ اس نے منہ دوسری طرف موڑ لیا تھا۔۔۔

زرداد مزے سے برگر کھا رہا تھا۔۔۔ اور ساتھ ساتھ۔۔۔ موبائی ل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ لا پرواہ

سانداز تھا۔۔۔ اس نے ایک دفعہ بھی دوبارہ اسے کھانے کو نہیں کہا۔۔۔

رات بھی کھانا نہیں کھایا تھا ویسے کا۔۔۔ صبح بھی روتی رہی تھی۔۔۔ ناشتہ بھی نہ کیا۔۔۔ اور

ویسے ہی کراچی کے لیے نکل پڑے تھے۔۔۔ اور اب کھانے کی خوشبو نے پاگل کر رکھا

تھا۔۔۔

موبائی ل کو اس کے گاڑی میں لگے کیچر پر اڑا کے۔۔۔

وہ پھر سے گاڑی سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔ پھر سگریٹ لگاتا۔۔۔ ذرا دور چلا گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین نے غور سے دیکھا۔۔ وہ کہیں نہیں تھا۔۔ جلدی سے پیکٹ کھولا اور۔۔۔ برگ کے بڑے بڑے پیس منہ کے اندر ڈالے۔۔ دو چار چپس اٹھا کر منہ میں ڈالے۔۔ اور جلدی سے منہ صاف کیا۔۔ اور جب تک وہ کار تک پہنچا تھا۔۔ وہ اسی حالت میں واپس بیٹھ چکی تھی۔۔۔ جیسے وہ چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔

وہ پتہ نہیں موبائی ل پر کیا دیکھ کر اتنی زور زور سے قہقہے لگا رہا تھا۔۔ کہ اس کی آنکھوں میں بھی پانی آ گیا تھا۔۔۔

اس کو اس کی اس حالت پہ اب غصہ آنے لگا تھا۔۔ چڑ کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

جو۔۔ اب بڑی مشکل سے قہقہے کو روکنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔

دائین نے گھور کر دیکھا اس کی طرف۔۔۔ ایسے جیسے کہہ رہی ہو کیا تکلیف ہے

اب۔۔۔ پاگل کیوں ہنس رہا ایسے۔۔۔

ویڈیو۔۔ دیکھو سنڈ کی تمہیں۔۔ اب موبائی ل رکھ کے گاڑی ریورس کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ

لب بری طرح مسکراہٹ کو چھپا رہے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین نے پر تجسس انداز میں موبائی ل کو آن کیا۔۔۔ کیوں کہ اس کے ہنسنے کا انداز ہی ایسا تھا کہ۔۔۔ وہ رہ نہیں سکی دیکھے بنا۔۔۔

اسکی تھوڑی دیر پہلے کی ویڈیو تھی جب وہ کھا رہی تھی۔۔۔ اور جلدی سے۔۔۔ جیسے منہ صاف کر کے بیٹھی تھی دوبارہ سے۔۔۔ انف ف کتنی عجیب لگ رہی تھی وہ۔۔۔ شرمندگی سے پانی پانی ہو گئی تھی۔۔۔ زرد قہقہہ لگا رہا تھا۔۔۔

اس سے میں نہیں۔۔۔ جیت سکتی۔۔۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ دل کیا۔۔۔ کوئی چیز ملے اور اس کا سر ہی پھوڑ دے۔۔۔

کھالو اب۔۔۔ دو بائی ٹ لے کر آدھا تو پہلے ہی کھا چکی ہو۔۔۔ بڑے ہی ریلکس انداز میں کہہ رہا تھا۔۔۔ گلاسز اتار کر ایک طرف رکھ دئے

دائین نے پیکٹ اٹھایا اور پچھلی سیٹ ہر پھینک دیا۔۔۔



مجھے الگ کمرہ چاہیے۔۔۔ وہ اور گرد دیکھتے ہوئے۔۔۔ زرداد سے کہہ رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اتنا خوبصورت گھر تھا۔۔۔ ہر چیز اس کے ذوق کا واضح ثبوت تھی۔ اتنی خوبصورت۔۔۔ ہر چیز تھی۔۔۔ اتنا حسن پسند شخص۔۔۔ مجھے کیسے پسند کر سکتا۔۔۔ نہیں ہو سکتا۔۔۔ اس سوچ پر میں ایک دفعہ بیوقوف بن چکی ہوں۔۔۔ ضرور مجھ سے شادی کے ہیچھے اس کا کوئی اور ہی مقصد ہو گا۔۔۔ ایسے کیسے ہو سکتا جس نے ہر چیز دنیا کی رکھی ہو جو حسن میں بے مثال ہو۔۔۔ تو وہ اپنی زندگی کے اتنے اہم شخص کو اتنا معمولی کیسے چن سکتا۔۔۔ دل اس بات کو مان ہی نہیں رہا تھا کہ زرداد نے یہ سب اس کی محبت میں کیا ہے۔۔۔ بات یہ ہے۔۔۔ مسر۔۔۔ زرداد ہارون۔۔۔ کہ میں کوئی عام بندہ نہیں ہوں۔۔۔ اتنے نوکر۔۔۔ ہیں گھر میں۔۔۔ مشہود کا آنا جانا لگا رہتا۔۔۔ تمہیں کیا پتہ میڈیا والے کیا کیا بنادیتے چھوٹی سی چھوٹی بات کا بھی۔۔۔ اس لیے نامنظور۔۔۔ میرے کمرے میں ہی رہنا پڑے گا۔۔۔ بڑے انداز میں کوٹ اتارتے ہوئے کہا۔۔۔ اور کچھ۔۔۔ بازو کے کف بٹن کھولتے ہوئے کہا۔۔۔ مجھے۔۔۔ الگ بیڈ چاہیے۔۔۔ تمہارے ساتھ ایک بستر میں نہیں سو سکتی۔۔۔ سخت لہجہ۔۔۔ سپاٹ۔۔۔ چہرے کے ساتھ داینین نے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

ہم۔ م۔ م۔ بے اعتباری۔۔۔ ویسے ہونی بھی چاہیے۔۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔۔ بازو کو فولڈ کر کے اب اوپر چڑھا رہا تھا۔۔۔

یہ بھی نا منظور۔۔۔ بیڈ اتنا بڑا ہے۔۔۔ دوسرے کنارے پہ لیٹے تمہیں ایسا ہی لگے گا تم بہت دور ہو مجھ سے۔۔۔ اب سینے پہ ہاتھ باندھے۔۔۔ اسے شرارت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور کچھ۔۔۔ ہنسی کو دباتے ہوئے کہا۔۔۔

جب میری کوئی بات منظوری میں آئی ہی نہیں۔۔۔ تو کیوں پوچھ رہے۔۔۔ اور کچھ۔۔۔ اور کچھ۔۔۔ دانیل نے چڑ کر کہا۔۔۔ ماتھے پہ سوبل تھے۔۔۔ میں تو پاگل ہو جاؤں گی اس کے ساتھ رہتے رہتے۔۔۔ اس کا سر گھوم گیا تھا۔۔۔

اور کچھ۔۔۔ کمینگی کی انتہا۔۔۔ اور شرارت سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں اس رشتے کو آگے نہیں بڑھانا چاہتی کیونکہ۔۔۔ میں جانتی تم نے چھوڑ دینا مجھے۔۔۔ میں نہیں چاہتی تم مجھ سے بیوی والی کوئی بھی توقع رکھو۔۔۔ وہ پھر سے اپنے ارادوں سے آگاہی دے رہی تھی اسے۔۔۔

Classic Urdu Material

نا منظور۔۔۔ یہ تمھاری سوچ ہے۔۔۔ کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔ جبکہ میں جانتا ہوں تم کیا حیثیت رکھتی میرے لیے۔۔۔ اس لیے میں تو ٹرائی کرتا رہوں گا۔۔۔ تم بس خود کو مضبوط رکھنا۔۔۔ اپنے مخصوص انداز میں آنکھ دباؤی۔۔۔

دائیں پیر پٹختی ہوئی بیڈ کی دوسری سائیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔۔۔

اور تم۔۔۔ رات کو۔۔۔ میری سائیڈ پر آئے بھی تو یہ پاس پڑے واز سے تمھارا سر پھوڑ دوں گی۔۔۔ وہ چادر کو سر تک لیتے ہوئے خبردار کرنے والے انداز میں کہا

کوئی ی۔۔۔ آواز نہیں آئی تھی۔۔۔ نا منظور کی۔۔۔ وہ ابھی حیران ہی ہو رہی تھی۔۔۔
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
چادر سر تک لی ہوئی تھی۔۔۔

اچانک اس کے کان کے قریب سرگوشی ہوئی تھی۔۔۔ نا منظور۔۔۔ وہ اس کے اوپر ہی توجھکا ہوا تھا۔۔۔ آواز ایسی خمار آلودہ تھی۔۔۔ کہ۔۔۔ دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔۔ ایک دم سے گھبرا کر وہ اٹھی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اب وہ قہقہہ لگا رہا تھا۔۔۔ سو جاؤ۔۔۔ تمہاری مرضی کے بنا نہیں۔۔۔ ویسے تو جہاں۔۔۔
اتنا کچھ صرف اپنی مرضی سے کیا ہے تو۔۔۔۔۔ وہ اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔ پر آنکھوں
۔۔۔ میں ابھی بھی شرارت بھری تھی۔۔۔

دائین کارنگ ایک دم سے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔ سوچنا بھی مت۔۔۔ وہ چڑگئی
تھی۔۔۔ اسکو ہاتھ کے اشارے سے اپنی سائیڈ پر رہنے کا کہا۔۔۔
لو بھلا۔۔۔ اب سوچنے پر کیا پابندی۔۔۔ سوچنے تو دے دو۔۔۔ قاتل مسکرا ہٹ۔۔۔ اور
نظروں میں بے پناہ پیار بھر کر وہ بولا تھا۔۔۔

انتہائی کوئی۔۔۔ وہ کہتے کہتے۔۔۔ دانت پیس کر ہی رہ گئی تھی۔۔۔ اس کا مزید
اب سر کھپانے کا حوصلہ نہیں تھا۔۔۔

بیڈ کی سائیڈ پر سمٹ کر لیٹ گئی تھی۔۔۔

اتنا تھک چکی تھی کہ کب سوئی پتہ ہی ناچلا۔۔۔



Classic Urdu Material

میں نہیں لے سکتی یہ۔۔۔ اپنی آنکھوں کے سامنے لہراتی گاڑی کی چابی دیکھ کر دانیں نے
کہا تھا۔۔۔ چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔

آج کراچی آئے اسے تین دن ہو گئے تھے۔۔۔

زرداد اسے کارگفت کر رہا تھا۔۔۔ منہ دکھائی میں۔۔۔ جس کی چابی کو لینے سے اس نے
صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔

کیوں۔۔۔ اتنے پیار سے لے کر آیا ہوں میں۔۔۔ وہ اب کار کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور
کبھی دانیں کی طرف۔۔۔

میں کیونکہ۔۔۔ اس پیار کو بھی ایکسپٹ نہیں کر رہی تو۔۔۔ اس کار کو کیونکر کروں۔۔۔

آپ اپنا یہ گفٹ اپنے پاس رکھیں۔۔۔ تھوڑے طنز اور غصے کے ملے جلے عنصر میں

کہا۔۔۔

مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ لہجہ سخت تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ہم۔م۔م۔۔۔ زرداد نے لب بھینچے۔۔۔ پھر۔۔۔ ہاسپٹل کیسے جاؤ گی۔۔۔ اگلا جواز پیش کیا۔۔۔

میں اپنی عادتیں نہیں خراب کرنا چاہتی۔۔۔ یہ سب۔۔۔۔۔ پتہ نہیں کتنے عرصے تک میرے پاس ہو۔۔۔۔۔ عارضی چیزوں کو میں اپنی ضرورت نہیں بناتی۔۔۔ وہ کندھے اچکا کر بولی۔۔۔۔۔

لیکن میں تو یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میری بیوی۔۔۔ ٹیکسی میں دھکے کھاتی پھیرے۔۔۔۔۔ چابی دوبارہ اس کے آگے کی۔۔۔

تمہیں جتنا میرا خیال ہے۔۔۔۔۔ یہ میں دیکھ چکی ہوں بہت دفعہ اپنی زندگی میں۔۔۔۔۔
۔۔۔ یہ کار تمہیں مبادک ہو۔۔۔۔۔ وہ کار پر ایک نظر ڈال کر اندر جا چکی تھی۔۔۔۔۔



مشہود منع کر دو۔۔۔۔۔ جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ بے زار سی شکل بنا کر مشہود کو کہہ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

سران کی کال آئی ہے۔۔۔ وہ پیسے بڑھا رہے ہیں۔۔۔ مشہود نے پھر ریکوسٹ کے انداز میں کہا۔۔۔ زرا داد نے بال ایک ہاتھ سے پیچھے کیے۔۔۔ وہ واقعی پریشان تھا۔۔۔ کیونکہ ایسا ٹیٹیوڈ اس نے پہلے کبھی کسی چینل کو نہیں دکھایا تھا۔۔۔ جیسا وہ آج کرنے جا رہا تھا۔۔۔

ارے۔۔۔ یار۔۔۔ بھاڑ میں جائیں پیسے۔۔۔ تمھاری بھابھی کو کوئی کام ہے ضروری۔۔۔ اور ہاں آئی بندہ کسی بھی چینل سے یہ کپل انٹرویو۔۔۔ کی فرمائش آئے صاف منع کر دینا خود سے ہی۔۔۔ وہ غصے کی برداشت کی آخری حد پر تھا۔۔۔ اور چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

سر لیکن۔۔۔ مشہود نے پھر سے بولنے کی کوشش کی لیکن اس کا خراب موڈ اسے چپ کر واگیا۔۔۔

اوہ یار۔۔۔ بس کرونا۔۔۔ سر میں درد ہے۔۔۔ بے زاری سے خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان پھیری۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ پورا ایک گھنٹہ دانیں کے ساتھ سر کھا پا کر آیا تھا۔۔۔ اس پر غصہ اتار نہیں سکتا تھا۔۔۔
سو خود پر ہی نکال رہا تھا۔۔۔

پاکستان کے ٹاپ چینل میں سے ایک چینل کی طرف سے زرداد اور اس کی وائی ف کے
انٹرویو۔۔۔ کے لیے شو کی فرمائی ش آئی ی تھی۔۔۔ لیکن دانیں کسی صورت بھی اس
کے ساتھ چلنے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔

او کے سر ڈونٹ وری۔۔۔ مشہود فون سے نمبر ملاتا ایک طرف چل دیا تھا۔۔۔

اسے ابھی آکر بیٹھے کچھ دیر ہی ہوئی تھی۔۔۔ جب مشہود نے اسے اسی ٹی وی چینل کے
پڈیوسر اور اینکر کا بتایا کہ وہ گھر پہنچ گئے ہیں۔۔۔

اوہ نازش۔۔۔ وہ۔۔۔ ٹی وی چینل کی اینکر سے خوش دلی سے ملا تھا۔۔۔ وہ نازش کو جانتا

تھا۔۔۔ بہت بار۔۔۔ وہ شوز میں۔۔۔ پارٹیز میں ایک دوسرے سے مل چکے تھے۔۔۔

تم نے تو بیوی کو ایسے چھپا لیا۔۔۔ نازش مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

ہم سب تو تمہاری ریسپشن پارٹی کا ویٹ کرتے رہے۔۔۔ اس نے نازش کو سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔ وہ بیٹھتے ہوئے اس سے گلا کر رہی تھی ریسپشن پارٹی نادینے کا۔۔۔ اور یہ گلا صرف وہی نہیں کر رہی تھی۔۔۔ سب کر رہے تھے۔۔۔

میں ملنا چاہتی دانین سے۔۔۔ ریکویسٹ کرنی ہے ان سے ایکچولی۔۔۔ ہمارے چینل نے آپ کے آنے کا انفارم کر دیا تھا۔۔۔ ریٹنگ اپ پر ہے۔۔۔ پلیز۔۔۔ آپ یوں شو۔۔۔ مت چھوڑیں۔۔۔

میں میم سے بات کرتی ہوں۔۔۔ آپ بلو ادیں۔۔۔ نازش ہمیشہ کی طرح بہت محبت سے بات کر رہی تھی۔۔۔

میم پلیز۔۔۔ نازش ساری بات دانین سے ڈسکس کرنے کے بعد اب التجا سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ دانین خاموش بیٹھی تھی۔۔۔ ہاں اتنا ضرور تھا کہ چہرے پر ایسی کوئی ناگواری نہیں تھی۔۔۔ جو زرداد سے بات کرتے وقت ہوتی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

زری نے ہمیں کبھی اس طرح انکار نہیں کیا تھا پہلے۔۔۔ اس لیے ہمیں بالکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔ ہم شوکی پروموشن کا اشتہار ہر گز نادیتے اگر اس بات کا علم ہوتا۔۔۔ لیکن اب ہم مجبور ہیں۔۔۔ آپ اپنا کام چھوڑ سکتی ہیں کیا ہمارے لیے۔۔۔ نازش التجا کے انداز میں اسے کہہ رہی تھی۔۔۔

دائین دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں آرہی ہوں شام کو۔۔۔ وہ بہت اخلاق سے بولی تھی۔۔۔ زرداد نے بہت مشکور نظروں سے۔۔۔ دائین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

ہے۔۔۔ زری۔۔۔ یوروائی ف از سوانو سینٹ۔۔۔ ای ی لائی ک ہر۔۔۔ لکی مین یو آر۔۔۔ نازش بڑی خوش دلی سے کہہ رہی تھی۔۔۔

اور زرداد محبت پاش نظروں سے دائین کی طرف دیکھ رہا تھا جس نے آج اس کی عزت رکھ لی تھی۔۔۔



Classic Urdu Material

اسے شو سے پہلے میک اپ آرٹسٹ نے تیار کیا تھا۔۔۔ سیاہ۔۔۔ ستاروں اور کندن سے چمکتی ساڑھی۔۔۔ اس کے لمبے قد پر غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔ اور بولڈ میک اپ نے اس کے حسن کو چار چاند لگا دیے تھے۔۔۔

جب وہ تیار ہونے کے بعد زرداد کے سامنے آئی تو۔۔۔ زرداد کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔ پھر اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے پیچھے کو جھکنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔ ہوش تو اڑا ہی دیے تھے دانیل نے۔۔۔

زہر لگ رہا تھا اسے وہ۔۔۔ اس طرح کرتے ہوئے۔۔۔ اوپر سے ساڑھی۔۔۔ ایسی تھی۔۔۔ بھر کے میک اپ کر دیا تھا۔۔۔

نازش انہیں اندر داخل ہونے کا طریقہ بتا رہی تھی۔۔۔ کہ۔۔۔ کس طرح زرداد کو ایک ہاتھ اس کے گرد گھمانا ہے۔۔۔

میں کمفرٹیبل فیل نہیں کروں گی۔۔۔ اف یو ڈونٹ مائی ہینڈ ایسے ہی آجاتے ہم دانیل نے بہت دھیرے سے کہا۔۔۔ بڑی مشکل سے چہرے پر مسکراہٹ لائی تھی وہ۔۔۔

Classic Urdu Material

نوں۔۔ مائی ڈار لنگ۔۔ ایسے نہیں پلیز۔۔۔ نازش۔۔۔ نے اسے پیار سے کہا اور التجا کے انداز میں اس کی طرف دیکھا۔۔

زرداد پکڑو دانیں کو۔۔۔ وہ آرڈر دیتی ہوئی شو کے فرنٹ میں چلی گئی۔۔۔ تھی۔۔۔

زرداد کا سانولی سلونی ولا گانا بیک گراؤنڈ میں چل رہا تھا۔۔۔ زرداد نے اس کو کمر سے پکڑ کر ساتھ لگایا تھا۔ کمر پر ہاتھ کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔

پھر اس کے کان کے قریب ہو کر سرگوشی کی۔۔۔ دانی تم دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی ہو۔۔۔۔۔ وہ اس کے چہرے کو جزبات سے بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ خود۔۔۔ پینٹ کوٹ میں۔۔۔ بجلی گرانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

دانی نے سٹ پٹا کے اپنا چہرہ پیچھے کیا تھا۔۔۔ کیونکہ سرگوشی کے بعد بھی اس کا منہ اتنا ہی قریب تھا۔۔۔ کہ دانی کی گردن پر اس کی گرم سانسیں۔۔۔ پڑ رہی تھیں۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ شو میں تالیوں کی گونج اور بیک گراونڈ میں بجتے گانے کی ملی جلی آوازوں میں داخل ہوئے تھے۔۔۔ زرداد کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ تھی۔۔۔

دائین کے بیٹھنے کے بعد زرداد اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔ وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔ وہی سب کو۔۔۔ زیر کر دینے والی مسکراہٹ۔۔۔

واؤ۔۔۔ تو زرداد۔۔۔ آپ تو چھپے رستم نکلے۔۔۔ کوئی ی۔۔۔ خبر نہیں۔۔۔ کی شادی کی۔۔۔ اچانک بس دھماکا کر ڈالا۔۔۔ نازش نے شرارت کے انداز میں زرداد سے پوچھا۔۔۔

زرداد نے جاندار قہقہہ لگایا تھا۔ پھر نخل سا ہو کر۔۔۔ کان کھجایا۔۔۔
آج پہلے تو۔۔۔ ہمیں۔۔۔ ایک بات کنفرم کر دیں۔۔۔ آپ کی ریسنٹ البم آئی ی تھنک ان کے ہی نیم پر ہے۔۔۔ نازش کا اگلا سوال۔۔۔

یس۔۔۔ کوٹ کو ایک جھٹکا دیا تھا۔۔۔ اور ہونٹوں پر زبان پھیری۔۔۔

Classic Urdu Material

اوہ۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔ مطلب۔۔۔ لو۔۔۔ اور اپکا۔۔۔ سونگ۔۔۔ سانولی سلونی اپکی
دائین کے لیے ہی تھا۔۔۔ ایم آئی ی رائی ٹ۔۔۔ نازش بھی پوارا انجوائے کر رہی
تھی۔۔۔

جی۔۔۔ بلکل۔۔۔ انہیں کے لیے تھا۔۔۔ جس نے مجھے اتنا نام دے دیا۔۔۔ اسی گانے کی
وجہ سے مجھے اتنی شہرت ملی۔۔۔ بے شک۔۔۔ دائین میرے لیے بہت لکی ہے۔۔۔
جیسے ہی یہ میری زندگی میں آئی۔۔۔ سب کچھ بدل گیا۔۔۔ زرداد نے۔۔۔ چمکتی
آنکھوں اور سچے دل سے کہا۔۔۔

دنیا جہان کا جھوٹا انسان۔۔۔ دائین نے دل میں جل کے سوچا تھا۔۔۔
تو آپکی شادی پیور لو۔۔۔۔۔ نازش شرارت سے مسکراتی ہوئی ی پوچھ رہی تھی۔۔۔
لو۔۔۔ پلس ارینج ہی سمجھیں۔۔۔ زرداد بلش بھی ہو رہا تھا۔۔۔

لو۔۔۔ پلس۔۔۔ ارینج کا کچھ لگتا۔۔۔ بتا نہیں سکتا کیا اب کیسے دھوکا دے کر پھانسا یا ہے
مجھے۔۔۔ وہ دانت پیستی ہوئی ی سوچ رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

واؤ۔۔۔ دیٹس گریٹ۔۔۔ ویسے تو۔۔۔ مس داینین بہت خوبصورت ہیں۔۔۔ آپکو کیا
اچھا لگا۔۔۔ ان میں۔۔۔ نازش اب داینین کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ پوچھیں۔۔۔ کیا اچھا نہیں لگتا مجھے۔۔۔ آئی ی لوہر۔۔۔ مجھے لگتا۔۔۔ ہے۔۔۔ میں ان
کے بنا جی نہیں سکتا۔۔۔ زرداد نے محبت سے داینین پر فدا ہونے کے سے انداز میں
کہا۔۔۔

سارا شوتا لیاں پیٹ رہا تھا۔۔۔ زرداد کی اس بات پر۔۔۔
بس وہ تھی۔۔۔ جوان الفاظ کو دھوکا سمجھ رہی تھی۔۔۔ جھوٹا۔۔۔ کل یہی سب کسی اور کے
لیے۔۔۔ کہہ رہا ہو گا۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔ مائی۔۔۔۔۔ گاڈ۔۔۔ داینین ہاؤ کی یو آر۔۔۔ نازش نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے
منہ پر رکھ کر داینین کی قسمت پر رشک کیا۔۔۔

ویسے ڈاکٹر ز۔۔۔ زیادہ طرڈاکٹر ز سے ہی شادی کرتے۔۔۔ یہ کیسا کمبہ منیشن ہوا۔۔۔
زرداد۔۔۔ ایک سنگر۔۔۔ ایک ڈاکٹر۔۔۔ کیسار یلشن آپ کا۔۔۔ نازش ہاتھوں کو
دائی یں بائی یں گھماتی ہوئی ی پوچھ رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد نے قمقہ لگایا تھا۔۔۔ ایک جاندار قمقہ۔۔۔

پھر اپنے مخصوص انداز میں کوٹ کو جھٹکتے ہوئے بولا۔۔۔

میرے خیال سے کبھی کبھی ڈاکٹر ز کو مریض سے بھی شادی کرنی پڑتی۔۔۔ ان کے عشق نے بیمار کر رکھا تھا۔۔۔ اگر ناملتی۔۔۔ تو کیسے جیتا۔۔۔ وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔ سب لوگ اس کی اس بات پر چیخ رہے تھے۔۔۔ تالیاں بجا رہے تھے۔۔۔

ہائے۔۔۔ نازش نے اس کی اس بات پر بڑی ادا سے سینے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ اللہ آل ویز بلس۔۔۔ یو۔۔۔ اینڈ یور وائی ف۔۔۔ اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ کے دونوں کو ہوا میں بوسہ دیا۔۔۔

اب وہ دانیل سے پہلے اس کا تعارف لیتی رہی پھر آنکھوں میں چمک اور شرارت بھر کر پوچھا۔۔۔

دانیل آپکو۔۔۔ پر اہلم تو ہوتی ہوگی۔۔۔ جب۔۔۔ لڑکیاں یوں۔۔۔ زرداد کے ارد گرد منڈلاتی ہوں گی۔۔۔

Classic Urdu Material

نہیں۔۔۔ دانیں نے بڑی مشکل سے مصنوعی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائی۔۔۔ وہ
بچپن سے ہی ان کے ارد گرد منڈلاتی رہی ہیں۔۔۔ یہ میرے لیے نیا نہیں اس لیے
کوئی پر اہلم نہیں ہوتی مجھے۔۔۔

زرداد کے ساتھ ساتھ پورا شوقمقوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔
چلیں دانیں آپ ہمیں بتائی۔۔۔ کیسے پرپوز کیا تھا انھوں نے آپکو۔۔۔ نازش پر شوق
نظروں سے اب دانیں کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

انھوں نے مجھے پرپوز نہیں کیا تھا۔۔۔ میری طرف سے ارتخ میرج ہے یہ۔۔۔ لو صرف
ان کی طرف سا تھا۔۔۔ اپنے الفاظ پہ زماہٹ کا لبادہ چڑھا کر وہ بمشکل بول پائی
تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔ زری کیا یہ سچ کہہ رہی۔۔۔ ہیں۔۔۔ نازش حیران ہو کر زرداد کی طرف دیکھ رہی
تھی۔۔۔

یہ اپنا پیار ہمیشہ چھپا کر رکھتی ہیں۔۔۔ زرداد ہنس کر بول رہا تھا۔۔۔ وہ صرف مجھ پر ہی
لٹاتی۔۔۔ ہیں۔۔۔ وہ شرارت سے دانیں کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

شی لوزمی۔۔۔ آلوٹ۔۔۔ زرداد نے دل پہ ہاتھ رکھ کر پر یقین انداز میں کہا۔۔

دائین کا دل کیا منہ نوچ لے اسکا۔۔

واو۔۔۔ دائین کے لیے۔۔۔ وہی سونگ ہو جائے۔۔۔ نازش اب زرداد کو گانا گانے کے لیے کہہ رہی تھی۔۔۔

سانولی سلونی۔۔۔ سی۔۔۔ محبوبہ۔۔۔ زرداد دائین کو محبت بھری نظروں سے دیکھتا ہواگا رہا تھا۔۔

سب لوگ جھوم رہے تھے۔۔



www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

Classic Urdu Material

تھنکیو۔۔۔ اس کے بلکل عقب سے آواز ابھری۔۔۔ وہ کچھ سوچنے کے سے انداز میں
ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی۔۔۔ زیور اتار رہی تھی۔۔۔ جب زرداد نے بلکل پیچھے کھڑے ہو
کر کان میں سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔۔۔

وہ کس لیے۔۔۔ سپاٹ لہجہ۔۔۔ ساکت چہرہ۔۔۔ لیے دانیں نے کہا۔۔۔ وہ سیاہ ساڑھی
میں ملبوس اپنے سارے جلوے سمیت۔۔۔ براجمان تھی۔۔۔ زرداد کی بے ترتیب ہوتی
دھڑکنوں سے یکسر انجان۔۔۔

آج کے دن کے لیے۔۔۔ وہ بھرپور طریقے سے مسکرا رہا تھا۔۔۔ دھیرے سے بلکل اس
کے سامنے آکر ٹیک ڈریسنگ میز سے لگا کر۔۔۔ ایک بھرپور نظر اس پر ڈالتے ہوئے
کہا۔۔۔

اور وہاں جو کچھ تم نے کہا اس کے لیے۔۔۔ بھاری آواز میں کہا۔۔۔ آنکھیں۔۔۔ اس
کے آج کے ہوش رباروپ کے نشے سے بھرپور تھیں۔۔۔

میں نے وہاں جو بھی کہا وہ سب سچ کہا تھا تمہاری طرح جھوٹ نہیں بولے تھے۔۔۔
کانوں سے جھمکاتار کر زور سے میز پر رکھتے ہوئے دانیں نے طنز کے لہجے میں کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

اچھا۔۔۔۔ میں نے کونسا جھوٹ بولا۔۔۔ وہ ہنس رہا تھا۔۔۔ سینے پر ہاتھ باندھ کر دلچسپی سے اسے دیکھا۔۔۔ آج تو ہر انداز میں پیاری ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔

سب جھوٹ تھا۔۔۔ وہ محبت۔۔۔ اور وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ جو۔۔۔ لو۔۔۔ پلس اریٹنج۔۔۔ والی بات۔۔۔ دانیل نے چہرے پر دنیا جہان کی ناگواری لاتے ہوئے کہا۔۔۔ اب وہ گلے سے ہار اتار رہی تھی۔۔۔

ہاں تو وہ جھوٹ کب تھی۔۔۔ لو۔۔۔ تو تھا مجھے۔۔۔ اریٹنج پھر میں نے اپنے دماغ سے بنالیا تھا۔۔۔ شرارت سے۔۔۔ دانتوں کے نیچے نچلے ہونٹ کو دباتے ہوئے کہا۔۔۔

واہ۔۔۔۔ واہ۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔ دانیل نے۔۔۔ طنز سے دیکھا۔۔۔

اور وہ۔۔۔ میں کب کرتی تم سے پیار۔۔۔ گردن کو ایک جھٹکا دے کر اس کو گھور کر

پوچھا۔۔۔۔

میں تو نفرت کے قابل بھی نہیں سمجھتی اب تمہیں۔۔۔ ناگواری انگ انگ سے جھلک رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

کرتی ہومان لو۔۔۔ سب سچ بولا تھا میں نے۔۔۔ ہاں۔۔۔ یہ نہیں ٹھیک سے بتایا کہہ کے
تم میں سب سے زیادہ اچھا کیا لگا مجھے۔۔۔ ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے۔۔۔ اب داینین
کے چہرے کا بغور جائی زہ لیا۔۔۔ معصوم سی شکل۔۔۔ بڑی بڑی۔۔۔ آنکھیں۔۔۔ لمبی
پلکوں سے ڈھکی ہوئی۔۔۔

مجھے تمہاری۔۔۔ نظر اس کی آنکھوں پہ ٹک گئی تھی۔ وہ اب ساڑھی کے پلو سے
سیٹنگ میں لگائی گئی پنز کو ڈھونڈ کر اتار رہی تھی۔۔۔

تمہاری آنکھیں مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں۔۔۔ لہجہ۔۔۔ بھگسا تھا۔۔۔ داینین اب جلدی
جلدی پنیں اتار رہی تھی۔ اسے الجھن ہونے لگی تھی زرداد کی یوں۔۔۔ خمار آلودہ نظروں
سے اور۔۔۔ بھگے لہجے سے۔۔۔

اس کے بعد تمہارے یہ بال۔۔۔ دھیرے سے اس کے بال جو پنز اتارنے کی کوشش
میں ڈھلک کر آگے آئے تھے انھیں چھونا چاہا۔۔۔ وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی تھوڑا سا۔۔۔
وہ فوراً بالوں کا جوڑا بنانا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ دونوں بازو اوپر جو کیے۔۔۔ تو۔۔۔
پتلی سی کمر۔۔۔ زرداد پر بجلیاں گرانے لگی۔۔۔

Classic Urdu Material

اور یہ۔۔۔۔۔ اگے بولا تو کچھ نہیں۔۔۔ لیکن نظریں اب کمر پر ہی ٹکی تھی۔۔۔

دائین نے اچانک اسکی نظروں کی تپش محسوس کی۔۔۔ گھبرا کے فوار بازو نیچے کیے۔۔۔

چہرہ اس کی اس بے باکی پہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔ ویسے تو بلا وز پورا ہی تھا کمر کو ڈھکتا ہوا۔۔۔

لیکن بازو اوپر جانے سے۔۔۔ تھوڑا سا اوپر ہو گیا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے وہاں سے نکلی۔۔۔ باتھ روم کی طرف چل دی تھی۔۔۔

اس کے جانے سے۔۔۔ زرداد جسے ایک دم ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔۔۔

آجا۔۔۔ آجا۔۔۔ واپس۔۔۔ دونوں ہاتھوں کو سر میں جکڑ کر دماغ سے کہا۔۔۔

کہاں چلا جاتا ہے۔۔۔ سب کچھ دل کے حوالے چھوڑ کے۔۔۔ وہ محلتے دل۔۔۔ کو

سنجھالتے ہوئے۔۔۔ اپنے دماغ کو سرزنش کر رہا تھا۔۔۔

وہ سرخ۔۔۔ چہرے۔۔۔ اور پھولے ہوئے ناک کے ساتھ۔۔۔ سادہ سے سوٹ میں

باتھ روم سے نکلی اور تیزی سے۔۔۔ جا کر اپنی طرف بیڈ پر پوری چادر تان کر لیٹ

گئی۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر کچھ دیر کھڑا اس کو دیکھتا رہا۔۔۔

باہر چلے جانا ہی بہتر تھا۔۔۔۔۔ سامنے پڑے لائی ٹر کو جیب میں رکھ کے۔۔۔ وہ ٹیس پر

آچکا تھا۔۔۔

صبح کیا تھا یا غلط وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔ دانیل کو وہ نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔

۔۔۔ سگریٹ کو منہ میں رکھ کر آج کے لائی یوشو کی ویڈیو۔۔۔ دیکھ رہا تھا۔۔۔



وہ کہاں ہے۔۔۔ تمہارا۔۔۔ کھڑوس۔۔۔ شوہر۔۔۔ صوفے پر۔۔۔ دانیل کے ساتھ

بیٹھتے ہوئے اس نے اشعال سے پوچھا۔۔۔ گھر تو اپنے پاس بھٹکنے بھی نادیتی تھی۔۔۔

یہاں بہانے سے اس کی قربت میں بیٹھا جاسکتا تھا۔۔۔

شرم کرو بھائی کہا کرو۔۔۔ اشعال خفگی سے۔۔۔ زرداد کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

تمہیں کبھی آپی کہا نہیں۔۔۔ اسے کیسے بھائی کی کہہ دوں۔۔۔ وہ ہنس رہا تھا۔۔۔ اور بار بار

اپنے ساتھ بیٹھی اس سخت دل محبوبہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ تین ہفتے ہونے کو آئے تھے۔۔۔ مجال

Classic Urdu Material

ہے ان محترمہ کے دل میں تھوڑی سی بھی جگہ بنی ہو۔۔۔ ویسی ہی سختی۔۔۔ وہی حقارت
وہی ناگواری۔۔۔

اشعال نے شادی کے بعد آج دونوں کو کھانے پر بلایا تھا۔۔۔

دائین اٹھ کر بہانے سے سامنے والے صوفے پر چلی گئی۔۔۔ وہاں رانیہ لیٹی ہوئی تھی
تھی۔۔۔ رانیہ کا بہانا کر کے زرداد کے پہلو سے اٹھ کر آجانا سے بہتر لگا۔۔۔ زرداد نے اسے
کن اکھیوں سے دیکھا۔۔۔ اور شرارت سے مسکرا دیا۔۔۔

ہم۔م۔م۔م۔ کیا بنایا ہے کھانے میں۔۔۔ پوچھتا ہوا وہ دوبارہ اپنے صوفے سے اٹھ کر
دائین کے ساتھ آکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ دائین چڑسی گئی تھی۔۔۔ ماتھے پہ بل ڈال نہیں
سکتی تھی اور نہ ہی ناگواری دیکھا سکتی تھی۔۔۔

زرداد اور اشعال باتوں میں مصروف تھے۔۔۔ وہ دوبارہ اٹھنے لگی تو زرداد نے ہاتھ پکڑ
لیا۔۔۔ اور تھوڑا سا جھٹکا دے کر پھر سے اپنے ساتھ بیٹھا دیا۔۔۔

تمہیں کیا مسیٰ لہ ہے۔۔۔ کبھی ادھر کبھی ادھر۔۔۔ بیٹھ جاؤ۔۔۔ آرام سے۔۔۔
تھوڑے ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین نے پوری آنکھیں نکال کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔ لیکن وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

اشعال بھی مسکرا دی۔۔۔ کتنے پیارے لگ رہے تم دونوں ایک ساتھ بیٹھے۔۔۔ وہ ان دونوں کو پیار سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

بیٹھتے ہی ہیں بس ایک ساتھ۔۔۔ زرداد نے کان کھجاتے ہوئے۔۔۔ دائین کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔ دائین نے بڑی مشکل سے اپنے چہرے پر آنے والے آثار کو کنٹرول کیا اور اشعال کی طرف مسکرا کر دیکھا۔۔۔

تمھاری کیسی جارہی جا اب۔۔۔ اشعال اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ دائین کو ہاسپٹل جاتے ہوئے۔۔۔ ایک ہفتہ ہوا تھا۔۔۔

وہ اشعال کو اپنی جا ب کا بتا رہی تھی۔۔۔ زرداد اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

اشعال کھانا لگانے کے لیے اٹھی تو وہ بھی فوراً اس کے ساتھ اٹھ گئی تھی۔۔۔ زرداد کی نظروں سے بچنے کا یہ ہی ایک طریقہ تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین بیٹھ جاؤ نامیں کر لیتی ہوں۔۔۔ اشعال کچن کی طرف جاتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ آپ۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگے گا۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئی جلدی سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

دائین۔۔۔ اشعال نے برتن نکالتے ہوئے۔۔۔ دائین کی طرف دیکھا۔۔۔
زرداد بہت اچھا ہے۔۔۔ برتن ایک طرف رکھ کے اب وہ اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی تھی۔۔۔

میں جانتی ہوں۔۔۔ شادی بہت اچانک ہوئی ہے۔۔۔ پر۔۔۔ میں نے زری کو ان سالوں میں بکھیرتے۔۔۔ جڑتے دیکھا ہے۔۔۔ اس کے انگ انگ سے بھائی کی محبت جھلک رہی تھی۔۔۔

آپ نے صرف اس کا ٹوٹا اور بکھرنا دیکھا ہے آپ۔۔۔ میرا بکھرنا اور جڑنا نہیں دیکھا۔۔۔
وہ دل میں سوچ رہی تھی۔۔۔

میں تو جب جڑی۔۔۔ اس شخص نے مجھے پھر سے توڑنے میں کوئی ی کثر نہیں
چھوڑی۔۔۔

وہ۔۔۔ تھوڑا۔۔۔ منہ پھٹ ہے۔۔۔ لیکن دل کا برا بلکل نہیں ہے۔۔۔ اشعال پیار سے اس کا
منہ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولی۔۔۔ اسے شائی ید محسوس ہو گیا تھا کہ داین زرداد کے
ساتھ کچھی کچھی سی ہے۔۔۔ اسی لیے اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔

دل صرف اسی کے پاس نہیں ہے۔۔۔ دل سب رکھتے ہیں۔۔۔ زین کو جب جھوٹ بول
کر آیا۔۔۔ میری کتنی عزت تھی زین کے دل میں۔۔۔ کیا عزت رہ گئی ہوگی میری۔۔۔
وہ بس سوچ ہی سکتی تھی۔۔۔

یہ رشتے خدا کے بنائے ہوتے ہیں۔۔۔ دیکھو کیسے۔۔۔ زین سے شادی ہوتے ہوتے ہی

تمھاری زرداد کے ساتھ ہو گئی۔۔۔ اشعال اب برتن صاف کرتے ہوئے بول رہی
تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

ہاں جہاں۔۔۔ آپکے بھائی جیسے دماغ والا انسان ہو۔۔۔ وہاں شادی سے ایک رات پہلے
بھی۔۔۔ شادی ٹوٹ جایا کرتی ہے۔۔۔ وہ بھی اب اس کے ساتھ برتن صاف کر رہی
تھی۔۔۔ لیکن دل تھا کہ زرداد کے لیے صاف ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔
یہ بہت پیارا رشتہ ہوتا ہے۔۔۔ تم ہی ہو جو اس کے اور ابا کے درمیان ناچاقی ختم کروا سکتی
ہو۔۔۔۔۔ اشعال چاولوں سے بھری ڈش ایک طرف رکھتی ہوئی بولی۔۔۔
پہلے میں اپنی ناچاقی تو ختم کر لوں۔۔۔ پتہ نہیں کب تک ہوں اس کے ساتھ۔۔۔۔۔ دل
ایک دم بجھ سا گیا تھا۔۔۔

ابا کے بہت قریب ہو تم۔۔۔ ان کا دل صاف کرو زرداد کی طرف سے۔۔۔ اشعال نے
دھیرے سے اس کے قریب ہو کر کہا۔۔۔

اور وہ پر سوچ انداز میں بس کھڑی ہی رہ گئی۔۔۔۔



کیا حال بنا رکھا ہے۔۔۔ بالوں کا دیکھو تو ذرا۔۔۔ ثمرہ نے زرداد کے بالوں میں ہاتھ
پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

پتہ نہیں کیا گند بلا لگاتے رہتے ہو۔۔۔ ثمرہ خفگی سے بول رہی تھیں۔۔۔ زرداد ثمرہ کی
گود میں سر رکھ کر لیٹا ہوا تھا۔۔۔

آپکی بہو خیال ہی نہیں رکھتی میرا۔۔۔ زرداد نے شرارت سے سامنے صوفے پر بیٹھی۔۔۔
دائین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ دونوں۔۔۔ منال کے بیٹے کو دیکھنے۔۔۔ حیدر آباد آئے تھے۔۔۔
سب لوگ دوپہر کے کھانے کے بعد۔۔۔ لاونچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ مسوائے۔۔۔
ہارون کے۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں ہی تھے۔۔۔

باہر آئے تھے۔۔۔ دائین کو گلے لگا کر پیار کیا۔۔۔ لیکن زرداد کے بس سلام کا جواب دے
کر وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔

دائین۔۔۔ تیل لگاؤ۔۔۔ زرداد کے بالوں میں۔۔۔ سکندر نے تھوڑا ڈانٹنے کے انداز میں
دائین سے کہا۔۔۔

وہ ڈھیٹ سی ہو کر بیٹھی رہی۔۔۔

لگا دو نہ پھر دانیں۔۔۔ سر میں بھی بہت درد ہے۔۔۔ زرداد بات چھوڑنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔۔ شرارت بھری آنکھوں سے اس کی طرف

14

دیکھا۔۔

دانیں اٹھتی کیوں نہیں۔۔۔ مالش کر دو اس کے سر کی۔۔۔ سکندر اب خفگی کے سے انداز میں اسے گھور رہے تھے۔۔۔

دانیں زرداد کو گھورتی ہوئی اٹھی تھی۔۔۔ جب کہ زرداد اپنی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔۔۔

وہ سرسوں کے تیل کی بوتل ہاتھ میں لیے زرداد کے سر پر کھڑی تھی۔۔۔

شرارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اٹھا تھا۔۔۔

دانیں نے بالوں میں تیل ڈال کر آہستہ سے زرداد کے بالوں میں۔۔۔ انگلیاں چلائی۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ واہ۔۔۔ بیگم۔۔۔ واہ۔۔۔ بڑا لہک لہک کر زرداد نے کہا۔۔۔ اتنا سکون مل رہا ہے۔۔۔ قسم سے۔۔۔

دائیں دانت پیس کر ہی رہ گئی۔۔ بابا کالا ڈلا تھا ان کے سامنے کچھ کہہ بھی نہیں سکی
اسے۔۔۔

وہ بے دلی سے اس کے سر میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔۔ دل کر رہا تھا ان بالوں میں پیار سے انگلیاں چلانے کے بجائے دونوں مٹھیوں میں بھرک نوچ ڈالے بالوں کو۔۔۔
ڈھیٹ پورا۔۔۔ مزے سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

بس اب۔۔۔۔۔ داینین نے تیل کی بوتل بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ سر میں کچھ اٹھا کر مارے اس کے۔۔۔

بیگم۔۔۔ تھوڑی دیر تو اور کرو۔۔۔ ابھی تو سکون ملنے لگا تھا۔۔۔ زرداد نے اس کے ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ پھر سے اپنے سر پر رکھ دیے۔۔۔

دائین نے دانت پیسے۔۔۔ تایا ابا بالکل ٹھیک کہتے اسے خبیث۔۔۔

Classic Urdu Material

دانی۔۔ اچھی طرح جذب کر بیٹا۔۔ سارا سر خشک ہوا پڑا۔۔ اسکا۔۔ کہتا اتنے بڑے
بڑے پار لرجاتا۔ ہوں۔۔ جو کام سرسوں نے دیکھا نا وہ تھوڑی یہ انگلش کریمیں کرتی
ہیں۔۔۔

ثمرہ نے دانی کی طرف دیکھتے ہوئے اسے ہدائی ت دی۔۔۔
دانی نے اب انگلیاں چلانے کے بجائے۔۔ زرداد کے سر میں زور زور سے ناخن مارنے
شروع کر دیے۔۔۔

ایک دفعہ تو تھوڑا سا اچھلا تھا۔۔ دانی کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

اب وہ زور زور سے ناخن مار رہی تھی۔۔ اور مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کر رہی
تھی۔۔۔

بیگم۔۔۔ بس کرو۔۔۔ بس کرو۔۔ اب زرداد کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا تکلیف کی وجہ
سے۔۔۔

نہیں نہیں ابھی کچھ دیر اور کر دیتی ہوں۔۔۔۔ دانی نے بڑے لاڈ سے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

اور زور سے ناخن مارے۔۔۔

آہ۔۔۔ بس۔۔۔ ہو گیا۔۔۔ اب کیا سر کا اپنا تیل نکالو گی۔۔۔ ایک دم سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

سر کے اوپر بچوں کی طرح ہاتھ مار رہا تھا۔۔۔

دائین کو مزہ آگیا۔۔۔ آج اتنے عرصے کے بعد وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔

زر داد نے خفگی سے دائین کی طرف دیکھا۔۔۔

دائین نے بڑے انداز سے کندھے اچکا دیے۔۔۔ جیسے کہ کہہ رہی ہو۔۔۔ ایسے تو ایسے

صبح۔۔۔

زر داد اپنے سر میں ہاتھ پھیر کر سر کو سہلا رہا تھا۔۔۔ ایسے لگ رہا تھا زخم کر دیے

ہوں۔۔۔

رک جاؤ ذرا بتاتا ہوں تمہیں میں۔۔۔ دل میں سوچتے ہوئے زرا دل لب مسکرا دیے

تھے۔۔۔



Classic Urdu Material

اب تو۔۔ میں۔۔ اپنے میکے آئی ہوں نہ۔۔ تو جاؤ۔۔ اپنے کمرے میں۔۔ سو۔۔ جا کر۔۔ دانیں اس کی اچانک آمد پر گڑبڑاگئی تھی۔۔

گھڑی پر نظر ڈالی تو۔۔ رات کا ایک بج رہا تھا۔۔ منال کے ساتھ گپ شپ کرتے اسے وقت کا پتا ہی ناچلا تھا۔ اور جب منال کے کمرے سے نکلی تو زرداد لاونچ میں ٹی وی دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ مزے سے آکر اپنے کمرے میں لیٹی تھی۔ ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ وہ کمرے میں آگیا تھا۔۔ وہ ایک دم سے اٹھ کر گھڑی ہوئی تھی۔۔

مجھے نیند ہی نہیں آتی اب اکیلے۔۔ آنکھیں شرارت سے بھری ہوئی تھیں۔۔

دانیں کو اس کے دیکھنے کے انداز سے ایک دم گھبراہٹ سی ہوئی۔۔

کہ۔۔ کیا مطلب۔۔ چلو۔۔ اوپر جاؤ۔۔ میں اکیلا سونا چاہتی آج۔۔ اس کو اپنے پاس آتا دیکھ کر تھوڑی سختی سے کہا۔۔ جبکہ دل کانپ رہا تھا۔۔ وہ آج عجیب نڈر سالگ رہا تھا۔۔ ساری غلطی اس کے مسکرانے کی تھی۔۔ آج اس کو دیکھ کر مسکرا جودی تھی۔۔ وہ تو شیر ہی ہو گیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

زرداد کچھ بولے بناب بالکل پاس آچکا تھا۔۔۔ بازو ایسے دیوار پر رکھا کہ راہ فرار کا کوئی راستہ ہی ناچھوڑا۔۔۔

زرداد کیا مسیٰ لہ ہے۔۔۔ ناگواری سے کہا۔۔۔ جبکہ پلکیں۔۔۔ آنکھوں کے اوپر کپکپا رہی تھیں۔۔۔

ناخن جو مارے اتنے ان کا بدلہ نالوں کیا۔۔۔ آواز۔۔۔ ایسے تھی۔۔۔ جیسے بہت مشکل سے بول رہا ہو۔۔۔

دائین کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔۔۔

تم بھی تو بلا وجہ تنگ کر رہے تھے۔۔۔ دائین نے تھوک نگلا۔۔۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کودھکیلا۔۔۔ کس چیز کا بنا ہے۔۔۔ ایسے جیسے پتھر ہو۔۔۔ فولاد کہیں کا۔۔۔

تنگ ہی کر رہا تھا۔۔۔ تم نے تو ناخن مار مار کر سر میں زخم ہی کر ڈالے۔۔۔ زرداد اپنی ہنسی کو چھپا رہا تھا۔۔۔

کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے۔۔۔ وہ اتنی دلکش لگ رہی تھی اس کے دل کو۔

Classic Urdu Material

ہٹو پیچھے۔۔۔ دھکے دے رہی تھی۔۔۔

نہیں بدل لینا ہے۔۔۔ زرداد نے۔۔۔ چہرہ قریب کیا۔۔۔ اس سے پہلے کے کوئی می گستاخی کرتا۔۔۔ دانیل نے گہرا کر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔ اور زرداد کے گال پر ایک تھپڑ پڑا تھا۔۔۔ وہ ایک دم جیسے۔۔۔ شرمندہ سا ہوا۔۔۔ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

تیزی سے دانیل کی طرف ایک نظر بھی ڈالے بنا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔



وہ بار بار اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

بڑی سنجیدہ شکل بنا کر۔۔۔ گاڑی ڈرائی ہو کر رہا تھا۔۔۔ نا کوئی می شوخی نا کوئی می شرارت۔۔۔

حتی کہ اسے کچھ کہا بھی نہیں۔۔۔ اور نہ ہی کوئی می غصہ یا ناراضگی تھی۔۔۔ بس چہرہ بہت سنجیدہ تھا۔۔۔ اور صبح سے ابک دفعہ بھی دانیل کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اسے کے دل کو عجیب سا کیوں لگ رہا تھا اس کا یہ انداز۔۔۔ اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ کبھی بالوں کو کانوں مل کے پیچھے کرنے کے بہانے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور کبھی جوتے کو ٹھیک کرنے کے بہانے تھوڑا نیچے جھک کر۔۔۔ پر وہ خاموشی سے لب بھینچے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔

جو بھی تھا۔۔۔ ایسے تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا۔۔۔ دل کے ایک کونے سے آواز آئی۔۔۔

وہ کر بھی تو ایسے رہا تھا۔ اپنا آپ بچانے کے لیے اور کیا کرتی۔۔۔ دل کے دوسرے کونے سے آواز آئی۔۔۔

تو کیا کر رہا تھا۔۔۔ کچھ اتنا غلط تو نہیں کر رہا تھا۔۔۔ آخر کو شوہر ہے۔۔۔ دل کے پہلے کونے سے پھر آواز آئی۔۔۔

میں جب مانتی ہی نہیں شوہر۔۔۔ نا اس رشتے کو مانتی۔۔۔ تو پھر کیوں قریب آنے دوں اتنا۔۔۔

اس کے دماغ نے دوسرے کونے کے حق میں ووٹ دیا۔۔۔ اور دامن نے پرسکون انداز میں سر سیٹ کے ساتھ ٹکا دیا۔۔۔

Classic Urdu Material

کب اس کی آنکھ لگی پتہ ہی نا لگا۔۔۔ کھلی اس وقت ہی جب گاڑی ایک جھٹکے کے ساتھ۔۔۔
پورچ میں رکی۔۔۔ وہ گھر پہنچ گئے تھے۔۔۔

وہ گاڑی سے نکل کر جا چکا تھا۔۔۔

وہ بھی اپنا سامان اٹھا کر اندر کی طرف چل دی تھی۔۔۔



ڈاکٹر دانیل۔۔۔ ان سے ملیں۔۔۔ ہمارے نیوسٹاف ممبر۔۔۔ ڈاکٹر علی کی آواز پر دانیل
نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

دانیل کو تقریباً ایک ماہ ہو گیا تھا۔۔۔ ہاسپٹل میں جا ب کرتے ہوئے۔۔۔ اب تو سب اس
سے کافی گھل مل گئے تھے۔۔۔

سامنے زین کھڑا تھا۔۔۔ دانیل کا چہرہ ایک دم سے زرد پڑا تھا۔۔۔

زین نے اسے دیکھ کر ایک دم سے اپنی نظروں کا زاویہ بدل ڈالا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ دھیرے سے زبردستی مسکرائی تھی۔۔۔ اور علی کی طرف دیکھا۔۔۔ جو زین کو سب سے متعارف کروا رہا تھا۔۔۔

زین نے سلام کیا تھا۔۔۔

جس کا جواب اس نے یوں دیا تھا۔۔۔ کہ اسے خود اپنی آواز کسی کنویں سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

زین کی نظروں میں اس کے لیے حقارت تھی۔۔۔

سب ڈاکٹر ز۔۔۔ زین سے مل رہے تھے۔۔۔ اسے عجیب گھٹن سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

اپنا بیگ اٹھا کر وہ باہر آگئی تھی۔۔۔



آخر کو جا کہاں رہا ہے۔۔۔۔۔ دانتوں کو کچلتے ہوئے۔۔۔۔۔ دانتوں نے سوچا۔۔۔۔۔ میگزین کو

تھوڑا سا نیچے کر کے دیکھا۔۔۔۔۔ وہ بیڈ پر ٹانگوں کو پسارے۔۔۔۔۔ لیٹی میگزین پڑھ رہی

تھی۔۔۔۔۔ جب وہ باہر سے آ کر یوں بیڈ پر اپنے کپڑے نکال کر رکھنے لگا۔۔۔۔۔

وہ اب چوری چوری اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

زرد ادیگ میں کپڑے رکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ سنجیدہ شکل۔۔۔۔۔ آنکھیں بالکل نیچے کی ہوئی۔۔۔۔۔

جم سوٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔۔۔ شئی یاد بھی وہیں سے آیا تھا۔۔۔۔۔

اتنے کپڑے لے کر کہاں جا رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ دانت سے ہونٹ کچلتے ہوئے سوچ رہی

تھی۔۔۔۔۔

وہ تو اس دن سے ایسے چپ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ کوئی بات نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔ کوئی مزاق

نہیں۔۔۔۔۔ ایسے جیسے وہ گھر میں نہیں ہے۔۔۔۔۔ ویسے تو دانتوں نے شکر ہی ادا کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ

چپ سا دھ گیا تھا۔۔۔۔۔ اب اس چپ کے بعد دی اینڈ ہی ہو گا اس کے جنون کا۔۔۔۔۔ اس کی

ضد کا۔۔۔۔۔ وہ یہ سوچ کر دل کو تسلی دیتی تھی۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ واش روم میں تھا۔۔۔ شاہور کی آواز آرہی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹاول سے بال رگڑ رہا تھا۔۔۔

دائیں ایسے ہی ظاہر کر رہی تھی۔۔۔ جیسے اسے کوئی ی پرواہ نہیں۔۔۔ لیکن تجسس بار بار سر اٹھا رہا تھا۔۔۔ آخر کو کہاں جا رہا ہے۔۔۔

اچھا چلو کچھ بتا کر ہی جائے گا۔۔۔ اس نے اپنے دل کو تسلی دی۔۔۔ اور پھر سے چور نظروں سے اس کو دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔

وہ اب ڈریسنگ روم میں تھا۔۔۔ کھٹ پھٹ کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ وہ تیار ہمیشہ سے ایسے ہی ہوتا تھا تسلی سے دل لگا کر۔۔۔ پتہ تھا۔۔۔ جناب کو۔۔۔ کہ میں خوبصورت ہوں تو۔۔۔ اس خوبصورتی کو چار چاند لگا کر ہی باہر نکلتا تھا۔۔۔

جب ڈریسنگ سے نکلا تو۔۔۔ ایسا ہی تھا۔۔۔ ہر دفعہ کی طرح۔۔۔ سب کو مات دے دینے والا۔۔۔ دوشیزاؤں کے دھڑکنوں کو تیز کر دینے والا۔۔۔

اب وہ خود پر سینٹ کی بارش کر رہا تھا۔۔۔ ہمیشہ کی۔۔۔ طرح سینٹ کی چوائی س بھی بہترین۔۔۔ ایک حصار میں لے لینے والی مہک پورے کمرے میں پھیل گئی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

سنجیدہ شکل بنا کر۔۔ ایک نظر بھی داینین پر ڈالے بنا۔۔ کوٹ اور بیگ کو اٹھا کر وہ باہر نکل گیا تھا۔۔

اور وہ اپنے تجسس کے ساتھ ہی بیٹھی رہ گئی تھی۔۔



زیبی۔۔ بات سنو۔۔ داینین نے میڈ کو آواز دی۔۔

رات ہو گئی تھی۔۔ وہ صبح سے گیا ہوا تھا۔۔ وہ واقعی کہیں گیا تھا۔۔ لیکن

کہاں۔۔ کم از کم بتا کر تو جاتا۔۔ اکڑ تو دیکھو۔۔ اسے غصہ بھی آ رہا تھا۔۔ فکر بھی ہو

رہی تھی۔ اور تجسس تو سب سے بڑھ کر تھا۔۔

جی میم۔۔ زیبی ہاتھ صاف کرتی ہوئی اس کے سامنے تھی۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تمہارے صاحب۔۔ کہاں گئے ہیں۔۔ کچھ پتا ہے تمہیں۔۔ داینین نے رک رک

کر اس سے سوال پوچھا۔۔

Classic Urdu Material

میم۔۔۔ وہ تو کبھی بتا کر نہیں جاتے۔۔۔ ان کا تو کام ہی ایسا۔۔۔ کبھی کسی ملک تو کبھی کہیں۔۔۔ ابھی تو آپ کی شادی کی وجہ سے وہ کچھ عرصہ ہمیں گھر پر نظر آئے تھے۔۔۔
زبی اپنے مخصوص انداز میں پوچھے جانے والی انفارمیشن سے زیادہ انفارمیشن دیتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔۔
اچھا ٹھیک ہے جاؤ اپنا کام کرو۔۔۔ کمر پر دونوں ہاتھ رکھے۔۔۔ وہ اپنے تجسس میں گھر چکی تھی۔۔۔ چکی تھی۔۔۔
کمرے میں آئی۔۔۔ تو عجیب سی خاموشی اور اکیلے پن کا احساس تھا۔۔۔ اتنا بڑا کمرہ کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔۔۔
آخر کو بتا کر تو جانا چاہیے تھا نہ۔۔۔ اسے رہ رہ کر۔۔۔ زرداد پر غصہ آرہا تھا۔۔۔
پھر اچانک ایک خیال آنے پر جلدی سے۔۔۔ اپنا موبائل اٹھایا۔۔۔
اس کی انگلیاں۔۔۔ نازش کا نمبر ڈائل سے نکال رہی تھیں۔۔۔

Classic Urdu Material

ایک نازش ہی تھی۔۔۔ جس سے اس کی اچھی بات چیت تھی۔۔ اس کے علاوہ تو اور کوئی ایسا نہیں تھا۔۔۔ زرداد کے حوالے سے جس کو وہ جانتی ہو۔۔۔

نازش کے نمبر پر بل جا رہی تھی۔۔۔ اور وہ اپنے ذہن میں الفاظ کو ترتیب دے رہی تھی۔۔۔۔۔

نازش نے اپنے مخصوص۔۔۔ پر جوش انداز میں۔۔۔ ہیلو کہا تھا۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی اب کیسے پوچھے زرداد کے بارے میں۔۔۔

ہے۔۔۔ داین۔۔۔ تمہیں آج یہاں ہونا چاہیے تھیا۔۔۔ اُس اے بگ ڈے آف زرداد۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتی اس سے زرداد کے بارے میں۔۔۔ وہ خود ہی بول پڑی۔۔۔

کہ۔۔۔ کہاں۔۔۔ ہونا چاہیے تھا۔۔۔ اس نے۔۔۔ اپنی آنکھ کو انگلی سے مسلتے ہوئے پوچھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ارے۔۔۔ یہاں دبئی میں۔۔۔ نیشنل ایوارڈ شو ہے۔۔۔ زرداد کو بیسٹ سنگر ایوارڈ ملا ہے۔۔۔ تم نے مِس کیوں کیا اٹس ٹوبیڈ۔۔۔ نازش خفگی سے بول رہی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ مجھے۔۔۔ کچھ کام تھا۔۔۔ اس نے نجل سی ہو کر جھوٹ بولا۔۔۔

اچھا اب ٹی وی پر دیکھو نا۔۔۔ ٹیلی کاسٹ ہو رہا ہو گا۔۔۔

اوکے۔۔۔ وہ دھیرے سے بولی۔۔۔

اور بات سنو۔۔۔ بڑے راز دینے کے سے انداز میں نازش نے کہا۔۔۔

اگر ادھر تمہارا دل نہیں لگ رہا تو۔۔۔ آپکے۔۔۔ یہ زرداد جی بھی بہت اداس سے

ہیں۔۔۔ آجاتی تو اچھا تھا۔۔۔ آئی ی تھنک ہی مِس یو ٹو مچھ۔۔۔ وہ بڑی محبت سے دانیں کو

بتا رہی تھی۔۔۔

دانیں تھوڑی جزبزی ہوئی ی تھی۔۔۔ آخر کو اس نے فون ہی کیوں کیا اسے اب خود پر

غصہ آرہا تھا۔۔۔ جلدی سے فون رکھ دیا۔۔۔



تم میرے ساتھ ایسا ہی ہو کیوں کر رہے ہو۔۔۔ دانیل بلکل اس کے سامنے کرسی کرتی ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔

زین نے چونک کر دانیل کی طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر ایک نظر ارد گرد ڈالی۔۔۔ تھی۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ کیا کر رہا ہوں۔۔۔ میں آپ کے ساتھ۔۔۔ بہت ہی بے رخی سے زین نے کہا۔۔۔

میں جہاں بھی ہوتی ہوں۔۔۔ یا آتی ہوں۔۔۔ تم حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہو۔۔۔ اور وہاں سے اٹھ کر چلے جاتے ہو۔۔۔

دانیل ماتھے پر سوبل ڈالے زین کو کہہ رہی تھی۔۔۔

زین کو ہاسپٹل میں آئے ہوئے۔۔۔ ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا۔۔۔ وہ دانیل کے ساتھ بہت برابر تاؤ کر رہا تھا۔۔۔ کہیں بھی ٹکراؤ ہو جاتا تو اتنے بری حقارت کی نظر ڈالتا۔۔۔ اور اگر

کبھی۔۔۔ وہ اس جگہ پر آتی تو۔۔۔ وہ اٹھ کر وہاں سے چلا جاتا۔۔۔ پہلے تو دانیل بے نیازی برتی رہی لیکن اب باقی لوگ بھی اس بات کو محسوس کرنے لگے تھے۔۔۔ آج بھی وہ اس

Classic Urdu Material

کے ساتھ بلکل ایسا ہی سلوک کرنے کے بعد۔۔۔ کیفے ٹریا میں آکر بیٹھا تھا۔۔۔ تو دانیل اس کے سر ہو گئی تھی۔۔۔

زین۔۔۔ میں نے تمہیں اسی دن کال کر کے بتا دیا تھا۔۔۔ میرا۔۔۔ اس معاملے میں کوئی ہاتھ نہیں تھا۔۔۔ مجھے کچھ بھی نہیں پتا تھا۔۔۔ وہ دانت پیس پیس کر اس سے بات کر رہی تھی۔۔۔

جو بھی ہوا میرا اس میں کوئی ہاتھ نہیں تھا۔۔۔ میرا تو موبائل بھی زرداد اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔۔ تم میرا یقین کیوں نہیں کرتے۔۔۔ دانیل روہانسی سی ہو گئی تھی۔۔۔

زین بلکل خاموش بیٹھا تھا۔۔۔ اس کے سامنے رکھا چائے کا کپ۔۔۔ اب بھاپ اڑانا بند ہو گیا تھا۔۔۔

دانیل بھی اب بلکل خاموش بیٹھی تھی۔۔۔ ہاں اس کے ناخن سامنے پڑے میز کے کناروں کو بے دردی سے کھرچ رہے تھے۔۔۔

کچھ دیر یوں ہی گزر گئی تھی۔۔۔ خاموشی۔۔۔ خاموشی۔۔۔ صرف خاموشی۔۔۔

Classic Urdu Material

ویسے میں تمہیں صفائی دے ہی کیوں رہی ہوں۔۔۔ دانیل نے گھٹی سی آواز میں کہا۔۔

اور اس کے چائے کے ٹھنڈے کپ پر نظر جمائی جس پر اب ملائی کی تہہ جم چکی تھی۔۔۔

دانیل مجھے۔۔۔ معاف کر دو۔۔۔ آواز بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔
میں تمہارے خود کو دھوکا دینے میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکا۔۔۔ وہ جھکے ہوئے سر کو اٹھا کر بولا۔۔۔ آنکھیں کسی تھکے ہوئے مسافر کے جیسی تھی۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ دانیل نے نا سمجھی سے زین کی طرف دیکھا۔۔۔ زین کی کی ہوئی بات اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔۔۔

دانیل۔۔۔ تم نے مجھ سے۔۔۔ کبھی۔۔۔ محبت کیا۔۔۔ ہمدردی بھی نہیں کی تھی۔۔۔ اور مجھ سے شادی صرف اور صرف تمہاری زبرداد سے فرار تھی۔۔۔ اور کچھ نہیں۔۔۔ وہ بڑے دھیرے دھیرے انداز میں اس پر راز افشاں کر رہا تھا۔۔۔

بدر کو جانتی ہو تم۔۔۔ زین نے چائے کا کپ۔۔۔ ایک طرف کیا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین نے چونک کر زین کی طرف دیکھا۔۔۔ بہ۔۔۔ بہ۔۔۔ بدر۔۔۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

ہاں بدر۔۔۔ زرداد کا پرانا دوست۔۔۔ اور اس کھیل کارازدار۔۔۔ جو زرداد نے تمہارے ساتھ کھیلا تھا۔۔۔ زین بڑے تحمل سے بول رہا تھا۔۔۔ حیرت در حیرت تھی۔۔۔ دائین کی آنکھوں میں۔۔۔

دائین دم سادھے اسے سن رہی تھی۔۔۔

جس دن زرداد کے ساتھ تمہاری شادی ہونی تھی۔۔۔ وہ آیا تھا۔۔۔ میرے پاس۔۔۔

زین نے اپنا چشمہ درست کیا۔۔۔

اپنی طرف سے تو مجھے یہی کہنے آیا تھا کہ زرداد۔۔۔ دائین کے ساتھ زبردستی شادی کر رہا

ہے۔۔۔ لیکن جو کچھ وہ مجھے سارا ماضی تم دونوں کا بتا چکا تھا۔۔۔ اس سے میرے دماغ نے

اور ہی نتیجہ نکال لیا تھا۔۔۔ وہ مسکرایا تھا۔۔۔ ٹوٹی سی۔۔۔ پھکی سی مسکراہٹ۔۔۔

دائین تھوڑی سی جزبزی ہوئی تھی۔۔۔ ایک یہ اس کا ماضی اسے جینے نہیں دے

گا۔۔۔

Classic Urdu Material

دانیل سکندر۔۔۔ تم۔۔۔ صرف اور صرف زرداد کی تھی ہمیشہ سے۔۔۔ اور رہو گی۔۔۔
بھی۔۔۔ تم نے نفرت کی ایک دیوار جو کھڑی کی تھی۔۔۔ اس کی بنیاد کی ساری اینٹیں
محبت کی ہی تھیں۔۔۔ نفرت کی آڑ میں بھی تم اسی سے محبت کرتی رہی ہمیشہ۔۔۔ وہ بہت
ٹھہرے لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

اور دانیل کے پاس سننے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔۔۔

خود سوچو۔۔۔ دنیا میں تم جیسی ہزاروں لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں۔۔۔ جن سے لڑکے جھوٹی
محبت کرتے ہیں اور پھر چھوڑ دیتے۔ ہیں۔۔۔ زین نے سامنے پڑے میز پر اپنے بازو ٹکا کر
اسے دیکھا۔۔۔

وہ بھول جاتی ہیں۔۔۔ اور۔۔۔ پھر آگے موو کرتی ہیں۔۔۔ کچھ عرصے کے بعد وہ نارمل ہو
جاتی ہیں۔۔۔ اور کسی اور پر وہی محبت لٹا رہی ہوتی ہیں۔۔۔ مرد سے محبت عورت کی
فطرت میں شامل ہے۔۔۔

کوئی بار بار کر بیٹھتی ہے۔۔۔ تو کوئی ی۔۔۔ صرف ایک سے ہی کرتی ہے۔۔۔ اور
ہمیشہ اسی سے ہی کرتی رہتی ہے۔۔۔ اس نے زہریلی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر کہا۔۔۔

اور دانیل سکندر تم ان دوسرے نمبر والی عورتوں میں سے ہو۔۔۔

دانیل نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔۔ کیا جو کچھ وہ کہہ رہا تھا۔۔ واقعی ہی ایسا ہی تھا۔۔ کیا وہ سچ میں زرداد جیسے انسان کو ہی ہر رنگ میں خود پر سوار کیے رکھتی تھی۔۔۔ کبھی ڈر۔۔۔ کبھی محبت۔۔۔ کبھی نفرت۔۔۔ اور کبھی ضد۔۔۔

15

تم۔۔۔ نے۔۔۔ کبھی۔۔۔ ایک۔۔۔ پل۔۔۔ ایک۔۔۔ لمحے۔۔۔ مجھے یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ تمہارے دل میں میرے لیے کوئی چاہت ہے۔۔۔ زین پھر سے بول رہا تھا۔۔۔ جب تم نے نرمل کے ہاتھ مجھے پرپوزل بھیجنے کا کہا۔۔۔ میں یہی سمجھا کہ۔۔۔ تمہارے دل میں میری محبت نے اثر کر دکھایا ہے۔۔۔ لیکن ایسا بالکل نہیں تھا۔۔۔ اس کی ہنسی میں اس کا درد بول رہا تھا۔۔۔

تم نے۔۔۔ زرداد کے لیے اپنی بے پناہ محبت کے گرد ایک خول چڑھا رکھا ہے۔۔۔ اور جس دن یہ خول چکنا چور ہوا۔۔۔ محبت کا سارا لاوا تمہارے پورے وجود میں پھر سے

Classic Urdu Material

زرداد بن کر بہنے لگے گا۔۔۔ وہ اسے اس کے اندر کا حال بتا رہا تھا۔۔۔ شائید وہ دانیں کو سچی محبت کرتا تھا۔۔۔ اسی لیے اس کو اتنا جانتا تھا۔۔۔

پھر میں ایسی۔۔۔ لڑکی سے کیسے شادی کر لیتا۔۔۔ جو پوری کی پوری کسی اور مرد کی محبت میں گرفتار ہو۔۔۔ اور ایسی محبت۔۔۔ جو برسوں پر محیط ہو۔۔۔ تمہاری ساری زندگی کا محور وہ ایک ہی شخص رہا۔۔۔ ہے۔۔۔ اور مجھ سے شادی کے بعد بھی ایسا ہی رہنا تھا۔۔۔ پھر ناتو میں کبھی تمہیں خوش رکھ پاتا۔۔۔ اور نہ خود رہ سکتا تھا۔۔۔ میں حقیقت جاننے کے بعد اس دن آسکتا تھا۔۔۔ شادی روک بھی سکتا تھا۔۔۔ لیکن میں جان بوجھ کر نہیں آیا تھا۔۔۔ اس نے سر نیچے جھکا لیا۔۔۔

اور تمہیں جو لگتا کہ میں تمہیں حقارت سے دیکھتا ہوں۔۔۔ ایسا بالکل نہیں ہے۔۔۔ تم واقعی۔۔۔ عام لڑکی نہیں ہو۔۔۔ میں تو ویسے بھی تمہیں ابھی تک بھلا نہیں سکا۔۔۔ دل کو قابو میں لانے کو وہاں سے نکل آتا ہوں۔۔۔ وہ مسکرایا تھا۔۔۔

اور وہ حیرانی کے سمندر میں غوطے لگاتی اس کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔

اس کے بعد زین کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین بھاری قدموں کو اٹھاتی وہاں سے چل دی تھی۔۔۔



اچانک کمرے میں ہونے والی کھٹ پٹ پر دائین کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ زرداد۔۔۔ اپنی الماری سے کپڑے نکال رہا تھا۔۔۔

اچھا تو آگیا ہے۔۔۔ اس نے چوری سے تھوڑی سی آنکھیں کھول کے اسے دیکھا۔۔۔
بڑے مصروف سے انداز میں۔۔۔ اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔۔۔

پورے کمرے میں اس کے سینٹ کی خوشبو پھیل گئی تھی۔۔۔

دائین نے کروٹ لے کر منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔۔۔

کپڑے تبدیل کرنے کے بعد جب وہ بیڈ پر آیا تو۔۔۔ وہ دوسری کروٹ میں لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

تھک سا گیا ہوں۔۔۔ تمھاری نفرت سے لڑتے لڑتے۔۔۔ بیڈ پر لیٹ کر وہ دائین کی پشت پر بکھرے اس کے لمبے گھنے بال دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

جھوٹ ہی سمجھتا رہا کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔ ایک دن میری بے پناہ محبت تمہاری
نفرت کی اس کھوکھلی دیوار کو گرا دے گی۔۔ لیکن میں غلط سوچتا رہا۔۔

واقعی تمہاری نفرت میری محبت سے زیادہ مضبوط ہے۔۔ وہ اب بالکل سیدھا ہو کر لیٹ
گیا تھا۔۔ بے حد تھکا ہوا تھا کب ننید آئی ی پتہ بھی ناچلا۔۔



الارم کی آواز پر۔۔ اس نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔ بوجھل آنکھوں سے پاس پڑے
موبائل کو اٹھا کر۔۔ الارم بند کیا۔۔

سیدھی ہوئی تو نظر زردا پر پڑی تھی۔۔

کتنا ظالم تھا یہ شخص۔۔ خود غرض۔۔ اس کے لیے۔۔ میں کیسے اپنے دل کو صاف کر
لو۔۔ زین کہتا ہے۔۔ ایک دن میری نفرت کی کھوکھلی دیوار گر جائے گی۔۔

لیکن مجھے تو یوں لگتا ہے۔۔ میں شائید ساری عمر ہی اس سے نفرت کرتی رہوں
گی۔۔ اور یہ نفرت کبھی محبت کا لبادہ پھر سے نہیں اوڑھے گی۔۔ دھیرے سے بیڈ سے
نیچے اتری تھی۔۔

Classic Urdu Material

اور بو جھل سے قدم اٹھاتی وہ ہاسپٹل کے لیے تیار ہونے لگی۔۔۔



واو۔۔۔ دانیل۔۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ نازش نے اس کی بلائی میں لینے کے انداز میں کہا

وہ مسکراتی ہوئی لان میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ شاکنگ پنک ستاروں سے بھرے فراک میں۔۔۔ سلیقے سے کئے گئے سہنگار کے ساتھ الگ لگ رہی تھی۔۔۔

زرداد نے اپنے ایوارڈ کی خوشی میں گٹ ٹو گیدر رکھی تھی۔۔۔ سلبر ٹیز کا سمندر آج ان کے گھر کے بڑے سے لان میں موجود تھا۔۔۔

زرداد اس سے چاہے جتنا بھی بد دل ہوا تھا۔۔۔ لیکن اس کا ہوش رہا سراپا اس کے دل کے تار بجار ہا تھا۔۔۔

بار بار وہ دانیل کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو بے نیازی سے کھڑی۔۔۔ نازش سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین۔۔ دبئی مس کر دیا تم نے لیکن نیکسٹ مت مس کرنا۔۔ ہم سب بپاک جا رہے
۔۔۔ نیکسٹ منتھ۔۔۔ اور اس دفعہ تمہیں ہر صورت زرداد کے ساتھ جانا ہے۔۔۔

نازش دائین کے بازو پر ہاتھ رکھ کر التجا کے انداز میں کہہ رہی تھی۔۔۔

میں۔۔ میں کیا کروں گی وہاں جا کر۔۔۔ دائین نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔۔۔

ارے۔۔ کیا مطلب۔۔ سب کی وائی ف ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔۔۔ بس یہ تمہارا

ہنڈ سم اداس ہوتا وہاں۔۔ نازش نے دائین کو کندھا مارتے ہوئے کہا۔۔۔ دائین نے نازش

کی نظروں کا تعاقب کیا۔۔ وہ محفل کی جان بننا سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔

تمہیں جانا ہو گا۔۔۔ پراس مس کرو۔۔۔ نازش بڑے مان سے اسے کہہ رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔ زرداد کہیں گے تو چلوں گی میں۔۔ اس نے نجل سی ہو کر جان چھڑوانے

کے انداز میں کہا۔۔۔۔

کیوں نہیں کہے گا۔۔۔ رکو ذرا۔۔۔ ہے۔۔۔ زرداد۔۔۔ زرداد کم ہیر۔۔۔ ہنڈ سم۔۔۔

نازش ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے زرداد کو بلارہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین پر بھرپور نظر ڈالتا ہوا وہ ان دونوں کے پاس آکر کھڑا ہوا۔۔۔

بنکا۔۔۔ دائین بھی ہمارے ساتھ چلے گی۔۔۔ اوکے۔۔۔ نازش نے مسکراتے ہوئے

زرداد کو کہا۔۔۔

دائین۔۔۔ زرداد نے تھوڑا حیران ہو کر دائین کی طرف دیکھا۔۔۔ دائین نے اسے صاف

الفاظ میں کہا ہوا تھا وہ کبھی کہیں بھی اس کے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔

ہاں نہ۔۔۔ اس دفعہ دیکھا نہیں۔۔۔ یہ یہاں تمہیں مس کرتی رہی۔۔۔ تم وہاں ادا اس

رہے۔۔۔ پراگلی دفعہ یہ نہیں ہوگا۔۔۔ بلکل بھی۔۔۔ نازش قہقہہ لگاتے ہوئے کہہ رہی

تھی۔۔۔

زرداد نے نا سمجھی کے انداز میں پہلے نازش کی طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر۔۔۔ دائین کی

طرف۔۔۔

یہ ادا اس نہیں ہوا کرتی۔۔۔ بہت مضبوط ہے۔۔۔ ڈاکٹر جو ٹھہری۔۔۔ زرداد نے طنزیہ

لہجے میں کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

ارے۔۔۔ ایسی ویسی۔۔۔ جس دانیں نے مجھے آج تک کبھی کال نہیں کی۔۔۔ اس کی کال
آئی ی جب میں دبئی میں تھی۔۔۔ اتنی پریشان اداس آواز۔۔۔ وہ زرداد کو پر شوق لہجے
میں بتا رہی تھی۔۔۔

زرداد نے چونک کے دانیں کی طرف دیکھا۔۔۔

دانیں نے خجل سے انداز میں نظریں پھیر لیں۔۔۔

زرداد کے ہونٹوں کی گہری مسکراہٹ پھر سے لوٹ آئی ی تھی۔۔۔

ہممم۔ مم۔ تو۔۔۔ نازش۔۔۔ کال تو اس نے تمہیں کی۔۔۔ پھر اس میں یہ بات کہا سے آ

گئی ہاں کہ یہ مجھے مس کر رہی تھی۔۔۔ زرداد نے شرارت سے سامنے کھڑی دانیں کو

دیکھا۔۔۔ پر سوال ساتھ کھڑی نازش سے کر رہا تھا وہ۔۔۔

دانیں کا اب وہاں کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ وہ بے چینی سے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ یہ کب چاہتی تھی کہ وہ زرداد کے سامنے تھوڑی سی بھی کمزور پڑے۔۔۔ لیکن اس

معاملے میں۔۔۔ قسمت نے کبھی اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد کی شوخی پھر سے لوٹ آئی تھی۔۔۔ دانیل تو آنکھ بھی نہیں اٹھا پارہی تھی۔۔۔
کو لڈ ڈرنک کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے۔۔۔ وہ محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ رہا
تھا۔۔۔

پر وہ آج تو گھور بھی نہیں پارہی تھی اسے۔۔۔ زرداد کے قہقہے۔۔۔ شوخ نگاہیں۔۔۔ پل
میں واپس آگئی تھیں۔۔۔



سیٹی کی آواز۔۔۔ دانیل کو کوفت میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔ وہ کپڑے تبدیل کرنے کے
بعد ابھی بیڈ پر آکر بیٹھی ہی تھی۔۔۔ کہ۔۔۔ زرداد سیٹی پر کسی گانے کی دھن بجاتا ہوا کمرے
میں داخل ہوا تھا۔۔۔

اس نے چادر کو درست کرنا شروع کر دیا۔۔۔

وہ کپڑے بدل کر۔۔۔ اب اس کی سائی ڈپر اس کے سر پر کھڑا تھا۔۔۔ لوز سائز ایوز راورٹی
شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

نازش جو کہہ رہی تھی کیا وہ سچ ہے۔۔۔ دانیل کا دل عجیب طرح سے دھڑکا۔۔۔

نہ۔۔۔ نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ گھٹی سی آواز میں جواب دیا۔۔۔

زرداد نے اس کا موبائی ل اٹھایا۔۔۔ اور کال لسٹ میں سے نازش کا نمبر نکال کر اس کے سامنے کر دیا۔۔۔

تو پھر نازش کو کیوں کال کی تم نے۔۔۔ وہ اس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔ آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔۔۔

دانیل بیٹھنے کا سے انداز میں اٹھی۔۔۔ زرداد کی نظریں اسے پریشان کر رہی تھیں۔۔۔

یہ۔۔۔ تو۔۔۔ میں نے ویسے ہی کی تھی اسے۔۔۔ دانیل نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔۔۔

اور بالوں کو کان کے پیچھے کیا۔۔۔

اچھا۔۔۔ زرداد نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔

وہ اس کے پیروں کی طرف بیٹھ رہا تھا۔۔۔ دانیل نے جلدی سے پیر سمیٹ لیے۔۔۔

اور سمٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔

Classic Urdu Material

آج وہ زرداد کو ترکی بہ ترکی جواب نہیں دے رہی تھی۔۔۔

مان کیوں نہیں لیتی کہہ تمہیں محبت ہے۔۔ اتنی اپنائیت بھرا لہجہ تھا۔۔۔

میں جانتا ہوں۔ تم نے صرف اور صرف مجھے چاہا ہے۔۔۔ وہ تھوڑا اور قریب ہوا تھا۔۔۔

دائین جب اتنی محبت کرتی ہو تو پھر کیوں مجھے پل پل تڑپا رہی ہو۔۔۔ لہجے میں التجا تھی

کیوں نفرت کا لبادہ اوڑھ کے پھرتی ہو۔۔۔ چہرہ اب بالکل پاس تھا دائین کے چہرے کہ

اگر دائین آنکھیں کھولتی۔۔ تو وہ پورے کا پورا اس میں سما جاتا۔۔۔

بولو نہ۔۔۔ بولو بھی۔ دائین کی قربت میں زرداد کی آواز پھر سے بھیگ رہی تھی۔۔۔ اس

سے پہلے کہ وہ دائین کی خاموشی کو ہاں سمجھ کر۔۔ اس کے اور قریب آتا۔۔۔

دائین نے دھکے کے سے انداز میں اسے دور کیا۔

ہاں۔۔۔ کرتی۔۔۔ ہوں۔۔۔ محبت۔۔۔ بہت کرتی ہوں۔۔۔ وہ روہانسی آواز میں چیخ رہی

تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

پر تم نہیں کرتے مجھ سے محبت۔۔۔ زرداد ہارون۔۔۔ تم نہیں کرتے۔۔۔ اس کی
آنکھوں میں خون جیسی لالی تھی۔۔۔

میں کیسے کر لوں یقین کہ تم مجھے نہیں چھوڑو گے۔۔۔ تم مجھے عزت دو گے۔۔۔ میرا
ساری عمر ساتھ نبھاؤ گے۔۔۔

بولو میں کیسے کروں تم پر یقین۔۔۔ نہیں آتا مجھے تم پر تمہاری اس محبت پر یقین۔۔۔
تم نے خود مجھے ایسا بنایا ہے۔۔۔ خود۔۔۔ تمہاری وہ باتیں۔۔۔ آج بھی میری روح تک
چھلنی کر دیتی ہیں۔۔۔ جب تم نے میری پاک محبت کی توہین کی ایک دفعہ نہیں۔۔۔ دو
دفعہ کی۔۔۔

ہاں میں اعتراف کرتی ہوں آج کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ اور شائید ہمیشہ کرتی
رہوں گی۔۔۔ لیکن میں تم پر کبھی یقین نہیں کر سکتی۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔

Classic Urdu Material

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ دانیل۔۔۔ تمہیں پانے کے لیے۔۔۔ کیا نہیں کیا میں نے۔۔۔ زرداد نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔ دانیل کی روتی صورت اس کے دل کو گھٹن دے رہی تھی۔۔۔

زرداد کا چہرہ۔۔۔ پھر سے مرجھاسا گیا تھا۔۔۔ ایک غلطی کی اسے اب اتنی بڑی سزا ملے گی۔۔۔ کہ جس لڑکی سے وہ بے پناہ محبت کرتا ہے۔۔۔ وہ ہی اس پر کبھی اعتبار نہیں کرے گی۔۔۔

مجھے پانا۔۔۔ تمہاری ضد تھی۔۔۔ میں کیسے مان لوں یہ محبت تھی۔۔۔ دانیل کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو گئی تھی۔۔۔ آنکھوں

میں اپنی ساری اذیتوں اور ذلت۔۔۔ کا کرب واضح تھا۔۔۔

میں تمہیں کیسے یقین دلاؤں۔۔۔ بولو۔۔۔ وہ التجا کے انداز میں اسے کہہ رہا تھا۔۔۔ اس کے اتنا قریب بیٹھ کر بھی وہ اس سے کوسوں دور تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے تم مجھے موقع تو دو میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دوں گا۔۔۔ وہ اب دانیں کے آنسو صاف کر رہا تھا۔۔۔ اس کے گال پہ اپنا ہاتھ رکھ کے وہ اپنے انگوٹھے سے اسکے آنسو پونچھ رہا تھا۔۔۔

ہر دفعہ کی طرح دانیں نے ہاتھ نہیں جھٹکا تھا۔۔۔ اور یہی بات سنائی دے۔۔۔ زرداد کو ہمت دے گئی تھی۔۔۔ اس نے دانیں کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں لیا۔۔۔ اس نے تب بھی ہاتھ نہیں جھٹکا تھا۔۔۔

اب وہ اتنا قریب تھا کہ سانس بھی سنائی دے رہی تھی۔۔۔ اس کی قربت سے ترسا ہوا تھا وہ۔۔۔ اتنی محبت تھی۔۔۔ جذبات کے لاوے کو بہنے سے روکنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ اور آج روکتا بھی کیونکر۔۔۔ یہ وہ پہلی سیڑھی تھی۔۔۔ جس کے زینے چڑھتا ہوا وہ اس کے اعتبار اور یقین کو واپس لاسکتا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ دانیں نے منہ پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔ اسکے اپنے اوپر پوری طرح جھکے وجود کو بے دردی سے پیچھے کیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ حیرانگی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ آنکھیں۔۔۔ دل کی بے تابی کا حال بیان کر رہی تھیں۔۔۔۔

کیوں۔۔۔ یہی تو وہ رشتہ ہے جو ہم دونوں کے رشتے کو مضبوط کرے گا۔۔۔ آواز۔۔۔
جزبات۔۔۔ کی گرمی۔۔۔ سے خمار آلودہ تھی۔۔۔

دائین کا بازو پکڑ کر پھر سے قریب کرنا چاہا۔۔۔
نہیں۔۔۔ میں یہ نہیں مانتی۔۔۔ دائین نے اپنا بازو آہستہ سے چھڑوا کر اپنی۔۔۔ گود میں رکھ لیا۔۔۔

میں اس رشتے کو کیسے آگے بڑھا دوں۔۔۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں مسل رہی تھی۔۔۔ پلکیں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔ اور آواز آنسوؤں سے رندھی ہوئی تھیں۔۔۔
کیوں کیا برائی ہے۔۔۔ تم مجھ سے محبت کرتی۔۔۔ ہو۔۔۔ میں تم سے کرتا ہوں۔۔۔
زرداد نے بے چین سا ہو کر کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

نہیں میرے دل میں یہ خلش ہے کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے۔۔۔ یہ رشتہ صرف دو وجود کا ملن ہی نہیں ہوتا۔۔۔ اس میں روحوں کا ملاپ ضروری ہے۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ۔۔۔ بول رہی تھی۔۔۔ لیکن نظر اٹھا کر ایک دفعہ بھی نہیں دیکھا۔۔۔

اور جب تک میری روح میں تمہاری محبت پر اعتبار کی تاسیر ناگھل جائے۔۔۔ میں یہ ملن بھی نہیں چاہتی۔۔۔ اپنی گال پر آئے آنسو کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ زرداد ایک دم سے اپنے جذبات کے لاوے کو ٹھنڈا کرتا ہوا اٹھا تھا۔۔۔

میں تھک چکا ہوں۔۔۔ اب مجھ پر اعتبار تمہیں اللہ ہی دلوائے گا۔۔۔ وہ دانیں کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

اگر وہ میرے دل میں تمہارے لیے بے پناہ محبت ڈال سکتا ہے۔۔۔ تو وہی ہستی ہے صرف جو۔۔۔ تمہارے دل کو میرے لیے صاف کر سکتی ہے۔۔۔ اب پر سوچ انداز میں۔۔۔ اپنے ہونٹوں پہ زبان پھیری۔۔۔

میں تو یونہی دیوانہ وار چاہت لٹاتا جاؤں گا۔۔۔ لیکن اعتبار کا کام اللہ کی ذات پر چھوڑا۔۔۔ وہ یہ کہ کرے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔



ایک زنائے دار تھپڑ اس کے گال پر جڑ کے۔۔۔ کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑ کے
کہوں۔۔۔ دنیا کی سب سے پاگل لڑکی۔۔۔ گھٹنوں تک تمہارے عشق میں ڈوبا ہوا ہوں
۔۔۔ کیا میری آنکھوں میں موجزن محبت کا سمندر نظر نہیں آتا تمہیں۔۔۔

زرداد کے دل نے بے تاب ہو کر سوچا۔۔۔
ہاتھ کی اور پورے جسم کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔۔۔ ہاتھ میں پکڑے سگریٹ کا ہلکے
ہلکے سے کانپنا۔۔۔ اس کے ضبط کی نشانی تھی۔

آنکھوں میں۔۔۔ جلن تھی۔۔۔ اور گلے میں ایسے جیسے کوئی گولہ سا اٹک گیا
ہوتا۔۔۔ آنکھوں میں پانی کتنی دیر لہر اتار ہا۔۔۔

پھر اچانک گال پہ کچھ محسوس ہونے پہ اس نے گال کو چھوا تو وہ گیلی تھی۔۔۔

وہ حیران سائنکی کے پور پر لگے اپنے آنسو کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ زندگی میں اپنا ہوش سنبھالنے کے بعد آج پہلی دفعہ خود کو روتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ قہقہہ لگا رہا تھا۔۔۔ زرداد ہارون۔۔۔ ساری زندگی۔۔۔ دوسروں کو رولانے والا۔۔۔
دنیا کے کامیاب انسانوں میں سے ایک۔۔۔ ایک اشارہ کرے تو۔۔۔ دنیا کی کتنی ہی دلکش
دوشیزائیں قدموں میں ڈھیر ہو جائیں۔۔۔ ایک معمولی شکل و صورت کی لڑکی کی محبت
میں رو پڑا تھا۔۔۔

دائین کو تو بہت صبر سے سنا آیا تھا۔۔۔ کہ اس نے اپنا رشتہ خدا کے بھروسے پر چھوڑ
دیا۔۔۔ لیکن اسکو پتا ہے سب ادھورا چھوڑ کر آنا۔۔۔ اور کسی کا اپنی محبت پر یقین نہ ہونے
کا دکھ کا بوجھ اٹھانا کیا ہوتا ہے۔۔۔ یہ صرف زرداد ہی جانتا تھا۔۔۔

بال ٹیرس میں چلنے والی ہوا سے بے ترتیب ہو گئے تھے۔۔۔
اسکو یہ بات کیوں نہیں سمجھ آتی۔۔۔ کہ وہ اور میں۔۔۔ اس وقت عمر کے جس دور میں
تھے۔۔۔ ہماری عمر کی طرح ہمارے جذبات بھی کچے تھے۔۔۔ اس نے آسمان کی طرف
دیکھا۔۔۔

لیکن وہ صبح ہی تو کہتی ہے۔۔۔ جس خاندان کا میں سپوت ہوں۔۔۔ اس کی رگوں میں بھی
تو وہی خون ہے۔۔۔ میں نے اسے ہر حال میں اپنا بننا کے چھوڑا۔۔۔ اور وہ بھی ضد کی ایسی

Classic Urdu Material

پکی نکلی۔۔۔ آج شادی کو۔۔۔ دو ماہ سے اوپر ہونے کو آئے۔۔۔ پر اس کے دل سے بے
اعتباری کا پتھر ذرا سانا کسھکا۔۔۔

ٹیس پر۔۔۔ وہ۔۔۔ اس کے ٹھنڈے ہوئے جذبات۔۔۔ اور دانیں کے لیے بے پناہ
محبت۔۔۔ مل کر۔۔۔ ساری رات ماتم مناتے رہے۔۔۔



کیا ایسا ہے مجھ میں۔۔۔ کہ۔۔۔ وہ یہ کہے کہ وہ مجھ سے شدید محبت کرتا ہے۔۔۔ اور میں
مان لوں۔۔۔ ڈریسنگ کے آئی نے میں کھڑی وہ اپنے سر اپے کو دیکھ کر سوچ رہی تھی۔۔۔

وہ خود اتنا خوبصورت ہے۔۔۔ ہر چیز جو اس سے منسوب ہے۔۔۔ اسی کی طرح بے مثال
ہے۔۔۔ اور میں۔۔۔ میں تو وہ کلو ہوں۔۔۔ جس سے اسے جھوٹی محبت بھی بوجھ لگتی

تھی۔۔۔ میں کتنی بیوقوف تھی تب۔۔۔ جب اس نے کہا تھا کہ میں اسے اچھی لگتی
ہوں۔۔۔ دل نے فوراً اس کی بات پر سر تسلیم خم کر دیا تھا۔۔۔ اس نے اپنا گندمی سا چہرہ

دیکھا۔۔۔ معاملہ خدو خال۔۔۔ اس پر ہنس رہے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

اور پھر سچ جان کر ایسے اپنی ہی نظروں میں گری تھی کہ اس کی تکلیف وہی جانتی تھی۔۔۔ یا اس کا خدا جانتا تھا۔۔۔

زرداد ہارون یہ دل بھی وہی ہے۔۔۔ میں بھی وہی۔۔۔ ہوں۔۔۔ اور تم بھی وہی ہے۔۔۔ پھر کیسے کہہ رہے ہو۔۔۔ سب بھلا کر تمہارے ساتھ ہنسی خوشی جینے لگوں۔۔۔

جب بھی وہ یوں محبت لوٹانے کو اتنا پاس آتا ہے۔۔۔ دل کا ایک کونا تو مچل سا جاتا۔۔۔ کہہ اس کے سینے سے جا لگوں۔۔۔ اور اپنا آپ اس کو سونپ دوں۔۔۔ لیکن پھر دل کے دوسرے کونے سے آواز آتی ہے۔۔۔ وہ محبت کرتا ہے۔۔۔ صرف محبت۔۔۔ وہ محبت

جس کے سچے ہونے پہ بھی شک ہو۔۔۔ نہ تو عزت کرتا۔۔۔ نا احترام۔۔۔ جب چھوڑنے پر آئے گا تو۔۔۔ دانیں کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔۔۔

اور جب چھوڑنے پر آئے گا۔۔۔ تو۔۔۔ وہ بری طرح رو دی تھی۔۔۔ وہ آج بے آواز نہیں رو رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

میں منسا نہیں۔۔۔ جو آرام سے آگے بڑھ جاؤں گی۔۔۔ پچھلی دفعہ تو مرتے مرتے بچ
گئی تھی۔۔۔ اب کی بار۔۔۔ اب کی بار۔۔۔ تو سچ میں مر ہی جاؤں گی۔۔۔ پورا کمرہ
اس کی سسکیوں سے گونج رہا تھا۔۔۔



ہم۔م۔م۔ ایسا کریں۔۔۔ آپ ادھر ہی آجائیں۔۔۔ میں گھر نہیں ہوں۔۔۔ ابھی۔۔۔
یہیں بات کرتے ہیں۔۔۔ کال کاٹ کر مشہود کو فون پکڑا دیا۔۔۔

کسی فلم کے پروڈیوسر کی کال تھی۔ زرداد لانچ کے لیے کسی ریسٹورانٹ میں بیٹھا تھا۔ اسکو
بھی ادھر ہی بلا لیا تھا

مشہود۔۔۔ آرڈر تھوڑا لیٹ کروں گا میں۔۔۔ وہ منیر پہنچ رہا ہے اسی کے ساتھ۔ اپنے
موبائل کو دیکھتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔

جی سر۔۔۔ مشہود نے فون ہاتھ سے پکڑتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

موبائل کو دیکھتے ہوئے اچانک سامنے نظر پڑی تو پھر وہ دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔ وہ کیسے بھول
سکتا تھا اسکو۔۔۔

تھوڑی دیر اسے دیکھتے رہنے کے بعد وہ کچھ سوچتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور اب اس
کے سر ہر کھڑا تھا۔۔۔

زین نے چونک کر اسکو دیکھا
زرداد نے اپنے کوٹ کو اپنے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا۔۔۔ اور اس سے بنا پوچھ اسکے
سامنے والی کرسی پر براجمان ہو گیا تھا

زین نے مینو کار ڈبند کیا اور بھنویں اچکا کر سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ جیسے کہہ رہا ہو جی
فرمائی ہیں۔۔۔

کیسے ہو۔۔۔ اپنے موبائل کو سامنے میز پر رکھ کر۔۔۔ انکھوں کو سکیر کر زین کی طرف
دیکھا۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔ زین نے مختصر جواب دیا۔۔۔

Classic Urdu Material

تم۔۔۔ یہاں۔۔۔ کراچی۔۔۔ ہونٹوں پر زبان پھیر کر ارد گرد دیکھتے ہوئے زین سے سوال کیا۔۔۔

پورا پاکستان تمہارا تو نہیں۔۔۔ کہیں بھی ہو سکتا ہوں میں۔۔۔ زین نے روکھے سے انداز میں کہا۔۔۔

ہم۔م۔م۔ صبح کہہ رہے ہو۔۔۔ میں ہر چیز پر تو اپنا حق نہیں جما سکتا۔۔۔ مسکراہٹ۔۔۔ بہت روکھی اور ٹوٹی سی تھی۔۔۔

تم۔۔۔ ملتان گئے تھے۔۔۔ مجھ سے ملنے۔۔۔ زین نے سوالیہ نظروں سے زرداد کی طرف دیکھا۔۔۔

ہم۔م۔م۔ گیا تھا۔۔۔ وہاں سے پتہ چلا تم وہاں سے چلے گئے ہو۔۔۔ اپنے موبائل کو اس کے بالکل سامنے میز پر گھوماتے ہوئے کہا۔۔۔

پوچھ سکتا ہوں۔۔۔ کیا کام تھا اب تمہیں مجھ سے۔۔۔ زین نے چبھتی ہوئی نظر اس پر ڈالی تھی۔۔۔ جو اس دن کی طرح اکڑ میں تو بالکل نہیں تھا۔۔۔ اسے تھوڑا سا مختلف ہی لگ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

مجھے۔۔۔ تم سے معافی۔۔۔ مانگنی تھی۔۔۔ رک رک کر دھیمے سے لہجے میں کہا۔۔۔

زین حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس دن والے زرداد اور اس زرداد میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔

کس بات کی معافی۔۔۔ زین نے چشمہ درست کیا۔۔۔ اور پر سوچ سے انداز میں زرداد کو دیکھا۔۔۔

تمہارا دل توڑنے۔۔۔ اور دھوکے سے دانیں کو تم سے چھیننے کی معافی۔۔۔

16

ہو نٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے زین کی طرف دیکھا۔۔۔

زین نے ہلکا سا قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

زرداد نے حیران ہو کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد وہ تمھاری ہی تھی ہمیشہ سے۔۔۔ تم اس کو جیسے بھی لے گئے۔۔۔ لے کر تو جانا ہی تھا۔۔۔ اور رہا میرے دل کا سوال۔۔۔ ایک طرفہ محبت کرتا تھا۔۔۔ تمھاری داینین سے۔۔۔ اس نے کبھی مجھے ایسے خواب ہی نہیں دکھائے تھے۔۔۔ جن کو چھن جانے کا دکھ ہوتا مجھے۔۔۔ زین کے چہرے پر۔۔۔ پرسکون سی مسکراہٹ تھی۔۔۔ اور اس کے سامنے۔۔۔ زرداد ہارون۔۔۔ آج لا جواب بیٹھا تھا۔۔۔



پہلی دفعہ کر رہی ہو کیا جہاز میں سفر۔۔۔ نازش نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔
ہم۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ فرسٹ ٹائی م ہی ہے۔۔۔ داینین واقعی تھوڑی نروس ہی تھی۔۔۔
کیوں زری۔۔۔ میں تو سمجھی تھی تم کہیں۔۔۔ باہر گئے ہوں گے ہنی مون کے لیے۔۔۔
نازش نے پاس کھڑے زرداد سے کہا۔۔۔ نازش کی آنکھوں میں معنی خیز سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

ہنی مون۔۔۔ زرداد نے اپنے انداز میں قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

پاس کھڑی۔۔۔ دانیل نجل سی ہوگئی۔۔۔

ہاں تو۔۔۔ اس میں اتنا ہنسنے والی کون سی بات کر دی میں نے۔۔۔ نازش کبھی زرداد کہ
طرف دیکھ رہی تھی تو کبھی دانیل کی طرف۔۔۔

دانیل دوسری طرف دیکھنے لگی تھی۔۔۔

وہ لوگ بنگاک کے لیے نکل رہے تھے۔۔۔ دانیل نے نازش کو بہت منع کیا لیکن وہ بضد

تھی کہ اسے اس دفعہ ساتھ جانا ہی ہے۔۔۔ دو ہفتے سے زرداد نے اس سے بات کرنا بھی

بند کر دی تھی۔۔۔ وہ بھی یا سپٹل سے آتی اور کمرے بند۔۔۔ زرداد یا تو گھر آتا ہی نہیں

تھا۔۔۔ کبھی کسی شہر میں ہوتا کبھی کسی شہر میں۔۔۔ کانسلٹ۔۔۔ شوٹنگز۔۔۔ شوز۔۔۔ اس

نے اپنے آپ کو مزید مصروف کر لیا تھا۔۔۔ جس شو سے وہ جیت کر یہاں تک پہنچا

تھا۔۔۔ اسی شو کے ججز میں وہ تھا اس سال۔۔۔

دونوں اس دن کے بعد آج ایک دوسرے کے ساتھ تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

جہاز آڑان بھرنے کو تیار تھا۔ وہ زرداد کے پہلو میں بیٹھی تھی۔۔۔ اس نے پلکیں پورے زور سے بند کر رکھی تھیں۔۔۔

زرداد کو اس کی حالت پر ہنسی آرہی تھی۔۔۔ جس کو بڑی مشکل سے دبا رکھا تھا۔۔۔ جیسے جہاز اوپر اٹھا اس نے زرداد کے بازو کو زور سے تھام لیا تھا۔۔۔

چڑیل ہو گیا تم۔۔۔ زرداد نے سرگوشی کے سے انداز میں اس کے کان کے قریب ہو کر کہا تھا۔۔۔ جب کے ہونٹ بری طرح مسکراہٹ کو دبا رہے تھے

اس نے دھیرے سے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔ زرداد کے بازو پر وہ بری طرح اپنے بڑے بڑے ناخن پیوست کیے ہوئے تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔ فوراً اثر مندہ سی شکل بنا کر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔

زرداد کا بازو وہاں سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ وہ دھیرے سے اپنا بازو سہلارہا تھا۔۔۔ لیکن دانیل کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

یہ لگالو۔۔ بیگ میں منہ دے کر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کریم تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔

جب اندر لگے زخموں پر مرہم نار کھا کبھی۔۔ تو اس کی بھی ضرورت نہیں۔۔ بڑی معنی خیز نظروں سے داینین کی طرف دیکھا۔۔ بڑی گہری آنکھیں تھی۔۔

وہ جھینپ گئی۔۔ تھی۔۔ پھر نظریں جھکا کر۔۔ اس کے بازو پر کریم لگانا شروع کر دی۔۔

زر داد نے بہت غور سے اس کے سر کی مانگ کو دیکھا۔۔

پیارا اتنا کرتی ہو۔۔ اعتبار نہیں کرتی۔۔ وہ اسے کی نرم انگلیوں کی گرمائی ش سے محزوز ہو رہا تھا۔۔

میکرین پڑھتے اسے ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی۔۔ کندھے پر کچھ وزن محسوس ہوا۔۔

داینین سو رہی تھی اور سر ڈھلک کر زر داد کے کندھے پر تھا اب۔۔

Classic Urdu Material

ہوش میں۔۔ ہم پر۔۔ ایسی نواز شیں کہاں۔۔ زرداد نے میگزین بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔۔

اپنے موبائل کا کیمرہ کھولا۔۔ اور اپنے اور اس کے سر آپے کو ایک ساتھ کتنی ہی تصویروں میں قید کر لیا۔۔

اس کے کندھے پر سر رکھے۔۔ آنکھیں موندے۔۔ وہ دنیا جہان کی معصومیت کو سموئے۔۔ سو رہی تھی۔۔ زرداد کے لب مسکرا دئے تھے۔۔ دھیرے سے سیٹ کی پشت کے ساتھ سر ٹکا کر اس نے بھی آنکھیں موند لی تھیں۔۔

کسی کے بولنے پر دانیں کی آنکھ کھلی تو۔۔ جھینپ گئی۔۔ بڑے مزے سے زرداد کے کندھے کو تکیہ سمجھ کر سر رکھے ہوئے تھی۔۔

سو رہی۔۔ دھیرے سے کہا۔ جب کہ اس کے ہاتھ اسکے بالوں کو کانوں کے پیچھے کر رہے تھے۔۔

پہلی دفعہ دیکھا ہے۔۔ کوئی عنائت کرنے پر بھی معافی مانگ رہا ہے۔۔ آنکھوں میں بہت سے شکوے لیے زرداد نے اس کی طرف دیکھا۔۔

Classic Urdu Material

اس نے خاموشی سے رخ موڑ لیا تھا۔۔

اب وہ غصہ نہیں کرتی تھی۔۔ نہ ہی ناگواری دکھاتی۔ تھی۔۔ بس چپ ہو جاتی تھی۔۔

اب اسے اس پر غصہ آتا بھی نہیں تھا۔۔ جہاز لینڈ کر رہا تھا۔۔

زرداد نے مسکراتے ہوئے شرارت سے اپنا بازو اس کے آگے کیا۔۔



وہ کبھی اس کو روٹ بیٹھ رہی تھی۔۔ تو کبھی اس کو روٹ۔۔

نادیہ بخت۔۔ کے ساتھ زرداد اپنے ہی ایک گانے پر پر فارم کر رہا تھا۔۔ کبھی اس کی کمر

پر ہاتھ رکھ رہا تھا تو کبھی اس کو کمر سے پکڑ کر اوپر اٹھا رہا تھا۔۔

دائین کے گال تپ رہے تھے۔۔ وہ اتنی مشہور اور خوبصورت ٹاپ ماڈل تھی۔۔

دونوں ایک دوسرے کے ساتھ پرفیکٹ کیل لگ رہے تھے۔۔ اور ایک وہ تھی۔۔ اس کا

اور زرداد کا کوئی ہی مقابلہ ہی نہیں تھا۔۔

Classic Urdu Material

گھٹن سی ہو رہی تھی۔۔۔ دل کر رہا تھا۔۔۔ سٹیج پر جائے۔۔۔ اور ہاتھ پکڑ کر زرداد کو وہاں سے کہیں اور لے جائے۔۔۔ وہاں جہاں ایسی دنیا نہ ہو جیسی اس کی تھی۔۔۔

وہ خود اپنی ہی حالت پر پریشان ہو رہی تھی۔۔۔

اس کا رنگ زرد پڑتا جا رہا تھا۔۔۔ شائید۔۔۔ وہ پہلی دفعہ زرداد کو اس طرح لائی ہو کسی کے ساتھ پر فارم کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب۔۔۔ جب نادیا اپنا چہرہ اس کے چہرہ کے پاس لے کر آتی دانیں فوراً جزبزی ہو کر ارد گرد دیکھنے لگتی۔۔۔

کبھی ہونٹوں پر زبان پھیرتی۔۔۔

اسے خبر بھی نہیں تھی۔۔۔ کتنے ہی کیمرے اس کی یہ حالت ریکارڈ کر رہے تھے۔۔۔



وہ بیڈ پر لیٹا قہقہے لگا رہا تھا۔۔۔ جاندار قہقہے۔۔۔ آج کتنے عرصے بعد وہ۔۔۔ یوں کھل کر ہنس رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ ہاتھ صاف کرتے ہوئے اسے حیران ہو کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

زرداد کو مختلف کیمرہ میسنز کی طرف سے دانیں کی وہ وڈیو گفٹ مل رہی تھی۔۔۔ جو کل

رات کے شو میں اس کی حالت پر بنی تھی۔۔۔

وہ زرداد کے دل کو ایسے کرتی ہوئی ی۔۔۔ پوری دنیا سے زیادہ دلکش عورت لگ رہی

تھی۔۔۔

نہ خود کو ہاتھ لگانے دیتی۔۔۔ نہ کسی اور کو چھونے دیتی۔۔۔

ظالم کہیں کی۔۔۔۔۔ زرداد نے اس کو اپنی آنکھوں میں بساتے ہوئے سوچا۔۔۔

زرداد نے اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے دانیں کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

جوڈریسنگ کے آگے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔۔۔ انہیں آج بنگاک گھومنا تھا۔۔۔



زری تھوڑا سا تو اور قریب ہو۔۔۔ اس سے زیادہ قریب تو تم رات نادیہ کے ساتھ۔۔۔

نازش تمہے لگا رہی تھی

Classic Urdu Material

دائین کا دل ایک دم اے ڈوبا تھا۔۔۔ رات والے منظر نظروں کے سامنے سے گزر رہے تھے۔۔۔

نازش زرداد اور دائین کی تصویریں بنا رہی تھی۔۔۔

یہاں اتنا قریب ہونے پر سزا مل جاتی ہے۔۔۔ زرداد نے دائین کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

دائین کا دل ہلکے سے ڈوبا تھا۔۔۔



www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نازش کہاں ہے۔۔۔ دائین نے مدھم سی آواز میں زرداد سے پوچھا۔۔۔ اور ارد گرد

نازش کو تلاش کرنے لگی۔۔۔

وہ آج بنگاک سے واپس جا رہے تھے۔۔۔ اور دائین ایرپورٹ پر۔۔۔ نازش کو تلاش کر رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ تو کل رات چلی گئی ہے۔۔۔ زرداد نے سن گلاسز چڑھائے۔۔۔

تو ہم کہاں جا رہے پھر۔۔۔ دانیل نے حیران ہو کر زرداد کی طرف دیکھا۔۔۔

ہم انڈیا جا رہے ہیں۔۔۔ اس نے کیپ کو نیچے کر کے اپنا منہ چھپایا۔۔۔

وہ لکیج کے ساتھ چلتے ہوئے جا رہے تھے۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔ انڈیا جا رہے۔۔۔۔۔ تم نے بتایا ہی نہیں۔۔۔۔۔ وہ حیران سی ہو کر اسے دیکھ رہی

تھی۔۔۔۔۔ وہ تو ہاسپٹل سے اتنی لیو نہیں لے کر آئی تھی۔۔۔۔۔

میرا تو پہلے سے پلین تھا۔۔۔۔۔ میری کچھ پے منٹ رہتی۔۔۔۔۔ اور ایک دو فلم کے گانوں

کے کنٹریکٹ سائیڈ کرنے پھر وہاں سے دو دن بعد ہماری واپسی ہو گی۔۔۔۔۔ پاکستان کے

لیے۔۔۔۔۔

ہریشان نہ ہو زیادہ دیر نہیں رکنپڑے گا۔۔۔۔۔

وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی تھی۔۔۔۔۔ پھر خاموشی سے زرداد کے قدم سے قدم ملا کر

چلنے لگی۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material



سنار ہے۔۔۔ محبت کرنے والوں کی جگہ ہے یہ۔۔۔ زرداد نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر دین کی طرف دیکھا۔۔

وہ جو تاج محل کی سفید رنگ کی خوبصورت عمارت کو دیکھنے میں محو تھی۔۔ اس کی بات پر پیچھے مڑ کر۔۔۔ اسے دیکھا۔۔۔

وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہی قاتل مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کھڑا تھا۔۔

سورج کی کرنیں۔۔۔ تاج محل کے سامنے بنی ندی کے پانی پہ پڑ کر منظر کو اور خوبصورت بنا رہی تھی۔۔۔

پر کبھی کبھی بے اعتبار لوگ محبت کا اعتبار بھی پا جاتے ہیں۔۔۔ یہاں آ کر۔۔۔ وہ اب چلتا ہوا بکل اس کے سامنے آ گیا تھا۔۔۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ ڈیرہ ڈالے ہوئی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

اعتبار ایسے نہیں آئے کرتے۔ زرداد۔۔ وہ ہوا سے اڑتے ہوئے دوپٹے کو سنبھال رہی تھی۔۔ اور ایک طنز بھری سی مسکراہٹ اس کے بھی لبوں پر تھی۔۔

تو کیا جان لے کر ہی اعتبار کرو گی۔۔۔ ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔۔ آنکھیں۔۔۔ محبت کی گہرائی کا واضح ثبوت دے رہی تھیں۔۔۔

دانیل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔ ایسی بات نہیں ہے۔۔ اس کے چہرے پر ناگواری آگئی تھی۔۔۔

تمہیں پتا ہے۔۔۔ یہ شاہ جہان نے ممتاز کی محبت میں بنایا۔۔ تھا۔ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے زرداد نے فوراً بات کو بدل ڈالا۔۔

ایک شوہر کی بیوی کے لیے محبت۔۔ اب دونوں کی نظروں کا رخ تاج محل کی عمارت کی طرف تھا۔۔

دانیل کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں تھی۔۔ وہ پر سوچ انداز میں سب دیکھ رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

ان کو ہندوستان آئے آج دوسرا دن تھا۔۔۔ زرداد اپنے سارے کام ختم کر چکا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے وہ آج گھومنے نکلے تھے۔۔۔

زرداد۔۔۔ ہارون۔۔۔ وہ دیکھو۔۔۔ ادھر ہے۔۔۔ ان کے عقب سے ایک لڑکی کی چیخ
نما آواز آئی تھی۔۔۔

اور ان کے پلٹنے تک بہت سے لوگ بھاگے ان کی طرف آرہے تھے۔۔۔ پل بھر میں۔۔۔
وہ اور دانیل لوگوں میں گھر گئے تھے۔۔۔

وہ ہنس کر سب کے ساتھ تصویریں بنا رہا تھا۔۔۔

اپنا۔۔۔ نادانیاں والا گانا گادتے نا۔۔۔ تھوڑا سا بس۔۔۔ ایک لڑکی نے فرمائی ش کی۔۔۔

انڈین فلم میں اسکی آواز میں یہ سپر ہٹ گانا تھا اس کا۔۔۔ جس کی فرمائی ش وہ لڑکی کر

رہی تھی۔۔۔

لوگوں کا اتنا رش دیکھ کر سیکورٹی۔۔۔ فوراً لڑے ہو گئی تھی۔۔۔ وہ آکر لوگوں کو زرداد

سے دور رہنے کا کہہ رہے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد نے ہاتھ کے اشارے سے سکیورٹی کو کچھ بھی کرنے سے منع کیا۔۔

دائین یہاں۔۔ دوسرے ملک میں بھی لوگوں کی زرداد کے لیے محبت دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔

بس تھوڑا سا گنگناؤں گا۔۔ اس نے بچی کی طرف پیار سے دیکھا۔۔ اور پھر ایک نظر مسکراتی ہوئی ی دین پر۔۔ دین کی مسکراہٹ پر تو سب قربان تھا۔۔
پھر اس نے گانے کے چند بول گنگنائے تھے۔۔ لوگ اور اکٹھے ہو رہے تھے۔۔

ہے۔۔ ہینڈ سم بوائے۔۔ ونس فورمی۔۔ ایک گوری میم۔۔ بھیڑ میں سے آگے

آئی۔۔ زرداد کو خوشگوار حیرت ہوئی کہ وہ لوگ بھی اسکو سنتے تھے۔۔

وہ۔۔ جو۔۔ ٹمھارا۔۔ وطن والا۔۔ وہ سناؤ۔۔ دو۔۔ آئی ی لو۔۔ دس سو نگ۔۔ وہ

ٹوٹی پھوٹی اردو میں بولی۔۔ اور زرداد کے پاکستان کے لیے گائے گئے نغمے کی

فرمائی ش کردی۔۔

اوہ۔۔ وہ گانا نہیں۔۔ ہے۔۔ میرا نغمہ ہے۔۔ زرداد نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

Classic Urdu Material

تھوڑا سا سناؤ دو۔۔۔ مجھے سننا ہے۔۔۔ پلیز۔۔۔ وہ التجا کرنے جیسے انداز میں کہہ رہی تھی۔۔۔

زرداد نے اس کے بہت اسرار پر نغمے کے چند مصرعے گنگنا ڈالے اور سب لوگ تالیاں پیٹ رہے تھے۔۔۔

اور آخر میں پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگایا ویڈیو زبنا رہے تھے۔۔۔ لوگ اس کی اور دانیں کی تصویریں لے رہے تھے۔۔۔

بہت مشکل سے وہ اور دانیں لوگوں کی بھیڑ میں سے سکیورٹی کی مدد سے نکل پائے تھے۔۔۔

تم بھی سوچتی ہو گی میرے ساتھ کہیں بھی جانے کا کیا فائی وہ۔۔۔ لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ہمیں نکلنا پڑ جاتا ہیں وہاں سے۔۔۔

گاڑی میں اس کے برابر بیٹھے وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔



Classic Urdu Material

مجھے یہ مندر بھی دیکھنا ہے۔۔۔ دانیل نے ہوٹل کے قریب موجود مشہور مندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ یہ۔۔۔ یہ تو واکنگ ڈسٹنس پہ ہے۔۔۔ صبح دیکھ لیں گے۔۔۔ زرداد نے تھوڑا نیچے ہو کر گاڑی کے شیشوں سے اس کی نظروں کے تعاقب میں ایک مندر دیکھا۔۔۔ ہم کل تو ہمیں چلے جانا۔۔۔ ابھی دیکھ لیتے ہیں۔۔۔ دانیل پر شوق نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

دانیل ابھی ممکن نہیں۔۔۔ ہم کافی لیٹ ہو چکے ہیں پہلے ہی۔۔۔

زرداد نے بچوں کی طرح اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ سیدھی ہو کر بے دلی سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔ کال کا دن بھی وہ ہوٹل میں اکیلی بور ہوتی رہی۔۔۔ وہ کسی ڈائی ریٹر کے ساتھ ملنے گیا ہوا تھا۔۔۔

زرداد نے پیار سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ کچھ خفاسی بیٹھی تھی۔۔۔

صرف آج ہی چند جگہوں پر وہ گھومے تھے۔۔۔ اور اب واپس ہوٹل جا رہے تھے۔۔۔۔۔



فون کی بار بار آواز پر۔۔ زرداد نے منہ پر سے تکیہ اٹھایا تھا۔۔۔

ایک نظر فون پر اور دوسری گھڑی پر ڈالی صبح کے دس بج رہے تھے۔۔۔

مشہود کا نمبر فون پر چمک رہا تھا۔۔۔

ہم۔م۔م۔۔ بولو۔۔ فون کان کو لگاتے زرداد نے کہا۔۔ جبکہ اس کے ہاتھ انگڑائی کی صورت میں اوپر اٹھے تھے۔۔۔

سر کچھ مسئی لہ کھڑا ہو گیا ہے یہاں۔۔۔ مشہود کی آواز میں پریشانی تھی۔۔ اس کے عقب سے شور سنائی دے رہا تھا۔۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔۔ سر ونڈو کا پردہ ہٹا کے نیچیں دیکھیں ذرا۔۔۔ ٹیرس میں مت نکلے گا۔۔۔
پردہ ہٹا کے دیکھیں۔۔۔ مشہود کی پریشانی اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔۔۔

زرداد کمبل کو ایک ہاتھ سے اپنے پر سے اٹھاتا ہوا۔ نیچے اتر اٹھا۔۔۔ پردہ ہٹا کر دیکھا۔۔۔ تو نیچے لوگوں کی بھیڑ اکٹھا تھی۔۔۔ ہاتھوں میں۔۔۔ بینرز پکڑ رکھے تھے۔۔۔ کچھ میں تو

Classic Urdu Material

ہندی لکھی تھی۔۔۔ اور کچھ میں انگلش میں لکھا تھا۔۔۔ لوگ اس کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔۔۔ اسے انڈیا سے باہر نکالنے کے اور اس کے گانے یہاں بین کرنے کے لیے۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

مشہور پریشان آواز میں اسے کچھ بتا رہا تھا۔۔۔ کل تاج محل کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے جو ملی نغمہ گایا تھا۔۔۔ وہ ویڈیو وی آر ل ہو گئی تھی نغمے کے بعد جو اس نے دو دفعہ پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگا ڈالا تھا۔۔۔ اس پر زیادہ کانٹرورسز ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔ اور کچھ شر پسند لوگ متشعل ہو گئے تھے۔۔۔

پاکستان اور ہندوستان کے آپس کے حالات پہلے ہی کچھ کشیدہ چل رہے تھے۔۔۔ اوپر سے لوگوں نے اس کی اتنی سی بات کو ہوا بنا کر ملک میں جگہ جگہ احتجاج شروع کیا ہوا تھا۔۔۔ ایک رات کے اندر اندر سوشل میڈیا کے ذریعے اس کو بری طرح کانٹرورسز کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔۔۔

سر آپ پریشان ناہوں۔۔۔ میں نے ڈبل سکیورٹی کی بات کی ہے۔۔۔ وہ لوگ بس آنے والے ہوں گے۔۔۔ آپ اور میم کمرے سے باہر مت آئے گا۔۔۔ پولیس پہنچ چکی ہے

Classic Urdu Material

ویسے اتنی پریشانی کی بات نہیں ہے۔۔۔ پولیس لوگوں کو سنبھال رہی ہے۔۔۔ یہ چند شر
پسند لوگوں کا کام ہے۔۔۔ بس۔۔۔ زرا دے فون کو بند کیا۔۔۔

بالوں کو ہاتھ کے زریعے ماتھے سے پیچھے کیا۔۔۔ اور ایک دم سے کسی خیال کہ آنے پر وہ
چونک گیا تھا۔۔۔

دائین۔۔۔ دائین کمرے میں موجود نہیں تھی۔۔۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا واش روم کی
طرف گیا۔۔۔ اس کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

دائین۔۔۔ دائین۔۔۔ اس نے ٹیرس پر دیکھا۔۔۔ وہ وہاں بھی نہیں تھی۔۔۔

ایک دم سے زرداد کے چہرے پر پریشانی کی لیکریں بن گئی تھیں۔۔۔

وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔ دائین کو کوریڈور میں پاگلوں کی طرح آوازیں

دی۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔ وہ وہاں بھی نہیں تھی۔۔۔ جلدی سے مشہود کا نمبر ڈائی ل

کیا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین۔۔۔ دائین کمرے میں نہیں ہے نیچے لابی میں چیک کرو ذرا میں اوپر سارے فلور دیکھتا ہوں۔۔۔

وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔ دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔۔۔ اسے دائین سے اس طرح کی بیوقوفی کی توقع ہر گز نہیں تھی۔۔۔ اس کے پاس تو فون بھی نہیں تھا۔۔۔ وہ اور مشہود۔۔۔ پورے ہوٹل میں اسے تلاش کر چکے تھے۔۔۔

زرد کو اب دائین پر غصہ آ رہا تھا آخر کو وہ کہاں چلی گئی تھی۔۔۔ دل تھا کہ ایک انجانے خوف سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ ویڈیو میں وہ اس کے ساتھ کھڑی تھی بلکل۔۔۔ اور لوگوں نے الگ سے ان کی تصویریں بھی لی تھیں۔۔۔

زرد ادنیٰ وی آن کیا۔۔۔ ہر نیوز چینل نے اسی بات کو اچھلا ہوا تھا۔۔۔ کہہ اس نے پاکستان کا ملی نغمہ۔۔۔ تاج محل کے سامنے کھڑے ہو کر گایا تھا۔۔۔ متشعل افراد اور کچھ پارٹیز بری طرح اس کے خلاف بول رہی تھیں۔۔۔

Classic Urdu Material

کیا پاگل ہیں یہ لوگ۔۔۔ زرداد نے زور سے ریموٹ دیوار میں مارا۔۔۔ مشہود نے اسے سختی سے منع کیا کہ وہ خود آس پاس۔۔۔ دیکھ کر آتا ہے دانیل کو وہ ہوٹل سے باہر نا آئے۔۔۔

وہ سر کو ہاتھوں میں جکڑ کر بیٹھا تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں کل مندر والی بات آئی۔۔۔

اوہ۔۔۔ تو کہیں وہ اکیلی۔۔۔ پاگل لڑکی۔۔۔ زرداد نے دانت پیسے۔۔۔ جلدی سے مشہود کو کال ملائی پر اس کا نمبر مصروف میں جا رہا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھا۔۔۔ ہڈ۔۔۔ پہن کر اچھی طرح منہ کو چھپایا۔۔۔ سن گلاسز لگائے اور کمرے سے باہر نکل آیا۔۔۔



وہ تیزی سے لوگوں کی بھیڑ میں سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ جب کسی آدمی نے اس کو پہچان کر جلدی سے فون پر نمبر ملا یا تھا۔۔۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بھیڑ کے ایک طرف سے نکلنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا۔۔۔ مندر کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ دل تھا کہ انجانے خوف سے پھٹنے کو تھا

مندر میں وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔ اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔۔۔
لوگ پاس سے گزر رہے تھے۔۔۔ اسے ہر شخص کی نظروں سے عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

پریشانی میں وہ بار بار دانتوں سے اپنے ہونٹ کچل رہا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے اس کے آس پاس کے لان میں دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی نظریں تیزی سے ارد گرد گھوم رہی تھیں۔۔۔

جب اچانک اس کی جان میں جان آئی۔۔۔ وہ ایک عورت کے ساتھ بیٹھی مزے سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

دائیں۔۔۔ دائیں۔۔۔ وہ اسے دور سے پکارتا ہوا آگے آیا۔۔۔ دائیں اسے دیکھ کر مسکرا کر اٹھی۔۔۔ ہر معاملے سے یکسر انجان تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد نے پاس جا کر زور سے اس کا بازو دبوا چاہا۔۔۔

پاگل لڑکی۔۔۔ وہ بری طرح اس پر دھاڑا تھا۔۔۔ وہ نا سمجھی کے انداز میں گھبرا گئی تھی۔۔۔

چلو یہاں سے جلدی۔۔۔ وہ تیزی سے اس کا بازو پکڑ کر ایک طرف لے آیا تھا۔۔۔ چہرہ پریشان حال تھا۔۔۔ ماتھے پر سونل تھے۔۔۔

کہ۔۔۔ کیا ہوا زری۔۔۔ اس کے جھنجھوڑنے پر وہ تھوڑی سی لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

تم کیوں ایسے۔۔۔ بناتائے۔۔۔ چلی آئی۔۔۔ زرداد نے دانت پیستے ہوئے اسے غصے سے دیکھا۔۔۔

بے وقوف کہیں کی۔۔۔ وہ بار بار اپنا منہ چھپاتا ہوا اسے ایک درخت کے نیچے لے آیا

تھا۔۔۔

مہ۔۔۔ مہ۔۔۔ میں نے سوچا تمہارے اٹھنے سے پہلے مندر دیکھ آؤں گی میں۔۔۔ وہ

ابھی بھی کچھ نہیں سمجھی تھی وہ کیوں اتنا پریشان تھا کیا مسئی لہ تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ فون پر بار بار کال ملا رہا تھا۔۔ اور کبھی ارد گرد دیکھ رہا تھا۔۔

ہیلو۔۔ مشہود۔۔ سنو۔۔ ہاں۔۔ ہاں۔۔ مل گئی ہے وہ۔۔ اس کی آواز اس کے

اندر کی پریشانی کا حال بتا رہی تھی۔۔

اچھا سنو۔۔ ہوٹل کے دائیں طرف کے مندر کے باغ میں ہیں ہم دونوں جلدی

پہنچو۔۔

زرداد نے موبائی ل جیب میں رکھا۔۔ اور پھر سے ارد گرد دیکھا۔۔ دوپٹے سے منہ

ڈھک لیا۔۔ دینین کو غرانے کے انداز میں کہا۔۔

زری ہوا کیا ہے۔۔ مجھے بتاؤ تو۔۔ کیوں اتنے پریشان ہو۔۔ وہ خود بھی اس انجانی پریشانی

سے بے حال ہو گئی تھی۔۔ اس نے آج سے پہلے کبھی زرداد کو یوں اتنا پریشان

ہوتے نہیں دیکھا تھا

تم اپنی بکواس بند کرو کچھ دیر کے لیے۔۔ سمجھی تم۔۔ اس نے خونخوار نظروں سے گھورا

اور دھاڑنے کے انداز میں کہا۔۔ وہ سہم گئی۔۔

Classic Urdu Material

وہ مشہود کا انتظار کر رہا تھا جب سر کے پیچھے کچھ زور کا لگا۔۔۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔



پاکستانی نامور گلوکار۔۔۔ زرداد ہارون۔۔۔ انڈیا میں لاپتہ۔۔۔ ان کی اہلیہ بھی ان کے ہمراہ ہیں۔۔۔
ٹی وی پر بار بار بریکنگ نیوز چل رہی تھی۔۔۔ سدرہ اور ثمرہ کی حالت رورو کر غیر ہوئی
پڑی تھی۔۔۔

جی۔۔۔ جی۔۔۔ ہم مکمل کوئٹہ میں ہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ ان کا کہنا ہے۔۔۔ ہم نے سکیورٹی
پروائیڈ کی تھی۔۔۔ وہ اس ہوٹل میں ہی موجود نہیں تھے۔۔۔ اینکر بیٹھی بات کر رہی
تھی۔۔۔

آپکو نہیں لگتا کہ یہ سب مورہت سامیر کی رہائی کے لیے کیا جا رہا ہے۔۔۔ اینکر اپنے
ساتھ بیٹھے تجزیہ کاروں سے رائے لے رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

دیکھیں۔۔۔ اس وقت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔۔۔ کہ کیا چل رہا ان کے دماغ میں۔۔۔
انڈیا کا کہنا ہے اس میں بس چند شریک ہیں۔۔۔ اب زرداد ہارون کو غائب
کرنے میں ان کی کیا چال ہے۔۔۔ یہ وقت سے پہلے ہم نہیں بتا سکتے۔۔۔

ان کی اہلیہ بھی ان کے ہمراہ ہیں۔۔۔ دونوں لاپتہ ہیں۔۔۔ ان کے اہل خانہ سے ہم آپ
سب کی ملاقات کروائی گئی۔۔۔ کچھ دیر میں۔۔۔ اینکر اپنی کرسی کو گھومتے ہوئے کہہ رہی
تھی۔۔۔

ہارون اور سکندر دم سادھے بیٹھے تھے۔۔۔ ان کے گھر کے باہر۔۔۔ میڈیا کا اور لوگوں کا

رکھ لگ گیا تھا۔۔۔

پاکستان کے نامور گلوکار۔۔۔ زرداد ہارون۔۔۔ انڈیا میں۔۔۔ لاپتہ۔۔۔ ان کی اہلیہ ان

کے ہمراہ ہیں۔۔۔

ٹی وی پر ہر جگہ۔۔۔ یہی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔



Classic Urdu Material

سر میں شدید درد کے زیر اثر بہت مشکل سے زرداد نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولی
تھیں۔۔۔

اون۔ و۔۔۔ و۔۔۔ اون۔۔۔ و۔۔۔ اس کے پاس سے آوازیں آرہی تھیں۔۔۔
زرداد کے بازو نہیں ہل رہے تھے۔۔۔ اس نے مکمل آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ اس کے
بازو ایک لکڑی کی کرسی کے بازوؤں کے ساتھ باندھ کر جکڑے ہوئے تھے۔۔۔
اس کے بالکل ساتھ نیچے زمین پر دانین بیٹھی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے
تھے۔۔۔ اور اس کے منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔۔۔

وہ مسلسل چیخنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ لیکن منہ پر کپڑا ہونے کی وجہ سے وہ چیخ بھی نہیں پار رہی تھی۔۔۔ انتہائی گندامٹی اور ٹوٹی پھوٹی چیزوں سے اٹا ہوا کمرہ تھا۔۔۔ جس کرسی کے ساتھ اسے باندھا ہوا تھا۔۔۔ وہ بھی کوپرائی سی کرسی تھی۔۔۔

کچھ دیر زرداد کو اپنے حواس بحال کرنے میں لگے۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین۔۔۔ دائین۔۔۔ پریشان مت ہو۔۔۔ میں ہوں۔۔۔ ادھر۔۔۔ دائین پاگلوں کی طرح۔۔۔ چیخنے کی کوشش میں عجیب سی آوازیں نکال رہی تھی۔۔۔ زرداد نے اپنی پوری قوت لگانا شروع کر دی۔۔۔ بازو رسی کے ساتھ اتنی مضبوطی سے بندھے تھے کہ ہل بھی نہیں پارہے تھے۔۔۔

زرداد کا پورا جسم زور لگانے سے پسینے میں ڈوب گیا تھا۔۔۔
دائین مسلسل رو رہی تھی۔۔۔ اور آنکھیں پھاڑے زرداد کو دیکھے جارہی تھی۔۔۔

دائین چپ کرو۔۔۔ پلیز۔۔۔ چپ کرو۔۔۔ میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔ دائین کا بلکنا اور تڑپنا اس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ پیچھے سر سے خون بہہ کر گردن تک آیا ہوا تھا۔۔۔

ام۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔م۔۔۔آہ۔۔۔ وہ اپنا پورا زور لگا رہا تھا۔۔۔ لکڑی کی کرسی کے بازو کے کیل۔۔۔ اوپر کو اٹھنے لگے تھے۔۔۔ زرداد نے اپنی ہتھیلیوں سے کرسی کے بازو کی اگلی جگہ کو جکڑا ہوا تھا۔۔۔

اسے پتہ تھا۔۔۔ رسی نہیں ٹوٹ سکتی وہ چاہیے جتنا بھی زور لگالے لیکن وہ کرسی کے بازو اکھیرنے کی جدوجہد میں لگا ہوا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دھاڑ سے دروازہ کھلا تھا۔۔۔ دو مکڑہ شکل کے شخص اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ ایک نے آتے ہی زرداد کے بال نوچنا شروع کر دیے تھے۔۔۔ اس نے بالوں سے پکڑ کر زرداد کی گردن کو اس طرح پیچھے کیا کہ زرداد کی گردن کی رگیں پھول کر باہر نظر آنے لگی تھیں۔۔۔

دائین نے پھر سے عجیب سی آوازیں نکالنا شروع کر دی تھیں۔۔۔
بڑا تو ہیر و بنا پھرتا ہے۔۔۔ اے۔۔۔ یاں۔۔۔ یاں۔۔۔ ہمارے سامنے بول۔۔۔ پاکستان زندہ باد۔۔۔

اس نے زور سے زرداد کے پیٹ میں گھما کر ٹانگ ماری تھی۔۔۔ پوری کر سی ہل گئی تھی۔۔۔

پاکستان۔۔۔ زندہ۔۔۔ باد۔۔۔ زرداد نے پہلے ایک طرف منہ کر کے تھوک پھینکا۔۔۔
اور پھر دھاڑنے کے انداز میں کہا۔۔۔

اے۔۔۔ تیری تو۔۔۔ اب دونوں مکڑہ شکل۔۔۔ آدمی زرداد کو مار رہے تھے۔۔۔ زرداد کا چہرہ ایک طرف ڈھے سا گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائیں مسلسل روئے جارہی تھی۔۔۔ آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔۔۔ منہ سے کپڑا
بندھے ہونے کی وجہ سے پانی نکل رہا تھا۔۔۔

اوپر پوچھ۔۔۔ کیتار سے۔۔۔ پہنچا نہیں ابھی تک۔۔۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو
کہا وہ اپنی جیب سے موبائی ل نکالتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔ دوسرا اب اپنے
موبائی ل سے زرداد کی ویڈیو بنا رہا تھا۔۔۔ ویڈیو بناتے ہوئے بار بار وہ آکر زرداد کے منہ پر
تھپڑ اور مکے مار رہا تھا۔۔۔ بول پاکستان مردہ باد۔۔۔ اب وہ کمرے سے ویڈیو بنا رہا
تھا۔۔۔

بول۔۔۔ اس نے پھر سے بال پکڑ کر پیچھے کیے۔۔۔
پاکستان زندہ باد۔۔۔

پھر سے زور کی ٹانگ پڑی تھی۔۔۔ کرسی لڑکھڑاتی ہوئی زرداد سمیت نیچے گری
تھی۔۔۔

وہ آ رہا ہے۔۔۔ کہہ رہا۔۔۔ آکر ختم کرتا ہے۔۔۔ باہر جانے والا آدمی اب آکر اندر والے
سے کہہ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔ اس کی آواز بھی بیٹھ گئی تھی۔۔

اسکو چپ کروا مارا سے ایک۔۔ ان میں سے ایک نے دائین کی طرف اشارہ کر کے
دوسرے کو کہا۔۔

خبردار اگر میری بیوی کو کسی نے ہاتھ لگایا تو۔۔ زرداد نے غرانے کے انداز میں کہا۔۔
منہ اور ناک سے خون نکل رہا تھا۔۔

دونوں اب ایک دوسرے کی مکرہ شکلیں دیکھ کر ہنسنے لگے۔۔

اچھا۔۔ تیری بیوی کو ہاتھ نا لگائی۔۔۔۔

ایک شرط پہ۔۔ بول ویڈیو میں۔۔ پاکستان مردہ باد۔۔ وہ زرداد کے اوپر جھک کر اس
کے کان میں بولا۔۔۔

زرداد چپ رہا۔۔ اس کے بازو ابھی بھی کرسی کے ہینڈل کو اکھیرٹنے کی کوشش کر رہے
تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

اب ان میں سے ایک دانیں کو بالوں سے پکڑتا ہوا گھسیٹ کر زرداد کے سامنے لے آیا تھا۔۔۔

میری بیوی کو ہاتھ نالگانہ۔۔۔ زرداد دھاڑنے کے انداز میں بولا۔۔۔ سارا کمرہ اس کی دھاڑ پر گونج اٹھا تھا۔۔۔

ان میں سے ایک نے دانیں کے گلے میں جھولتا دوپٹہ اتار کر ایک طرف پھینک دیا تھا۔۔۔ دانیں کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔

اور پھٹی ہوئی انکھیں۔۔۔ زرداد پر مرکوز تھی۔۔۔

جسے ہی ان میں سے ایک نے دوپٹہ پھینکا زرداد کی جاندار چیخ سے پورا کمرہ ہل گیا تھا۔۔۔ کرسی کے دونوں بازو اپنے کیل سمیت۔۔۔ علیحدہ ہو گئے تھے۔۔۔

زرداد کرسی کے بازو سمیت اس کی طرف بڑھتا تھا جو بالکل دانیں کے پیچھے اس کے بال پکڑے کھڑا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

ایک نے اسی وقت۔۔۔ پینٹ کی جیب سے ریوالتور نکالا تھا۔۔۔ جب زرداد انین کو ایک طرف کر کے ایک آدمی پر جھپٹا تو اتنی دیر میں دوسرا زرداد پر فائی رک کر چکا تھا۔۔۔

دیکھیں جی بات یہ ہے کہ یہ سراسر دونوں ممالک کے شہر پسند لوگ اور عوام کیا قصور ہے۔۔۔ تجزیہ کار سامنے لگے کاؤنٹر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔
زرداد کی ویڈیو۔۔۔ شام کو بنی اور اسی وقت سے وائی رل ہونا شروع ہوئی۔۔۔ وہ بڑے ٹھہر ٹھہر کے اپنے نکتہ نظر کو بیان کر رہا تھا۔

ہمارے پاکستان کے اور ہندوستان کے لوگوں نے اس ویڈیو۔۔۔ کے اتنے پارٹ کو وائی رل کیا۔۔۔ ان الفاظ کے ساتھ۔۔۔ کہ دیکھ بھارت۔۔۔ ہمارے ہیرو نے تیرے ملک میں کھڑے ہو کر تیری عوام میں کھڑے ہو کر۔۔۔ پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگا ڈالا۔۔۔ اور پتہ نہیں کیا کیا۔۔۔ وہ ہوا میں ہاتھ ہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

اینکر اور باقی تجزیہ کار سر کو ہلا کر اس کے ساتھ متفق ہو رہے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

اور وہاں کے جواب متشعل افراد ہیں۔۔۔ ان کا تو پارہ چڑھانے والی بات ہوئی نہ۔۔ ایک اور تجزیہ کار نے پہلے والے کا ساتھ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

۔ اس سارے معاملے میں اصل قصور وارد دونوں ممالک کی عام عوام ہے۔۔۔ جنہوں نے راتوں رات اس ویڈیو کو کیا سے کیا بنا دیا۔۔۔ تجزیہ کار میز پر بازو ٹکائے کہہ رہا تھا۔۔۔

اور نتیجہ آج وہاں زرداد اور ان کی اہلیہ بھگت رہے ہوں گے۔۔۔ اب بھارت کی حکومت نے تو ویسے ہی آجکل پاکستان کے خلاف محاذ کھولا ہوا ہے۔۔۔

دیکھیں جی وہاں کی مخالف پارٹیز ہمارے ساتھ مکمل تعاون کر رہی ہیں۔۔۔ آپ سب دعا گو رہیں۔۔۔ ہم زرداد کو پاکستان واپس لے کر آئی یں گے۔۔۔

ٹی وی کے ہر چینل پر ایسے پروگرام چل رہے تھے۔۔۔



گولی زرداد کے کندھے کو چھوتے ہوئے گزی۔۔

دائین کی آنکھ پھٹنے کی حد تک کھل گئی تھی۔۔۔ وہ ایک دم سے ساکت ہوئی
تھی۔۔۔ ایسے جیسے کاٹو تو خون نہ ہو۔۔۔

زر داد کے جسم کو جھٹکا لگا تھا۔۔۔ وہ تھوڑا سا لڑکھڑیا تھا۔۔۔ چہرہ تکلیف سے ایک دم زرد
پڑا۔۔۔ لیکن حواس کو قابو میں رکھتے ہوئے اس نے بنا کسی تاخیر کے ایک ہی لمحے کے اندر
اندر دوسرے آدمی کے ریوالتا ہونے ہوئی بازو کو اپنی ٹانگ کچھ اس طرح سے گھما کر
ماری کہ ریوالتا ہوا ایک طرف گرا تھا۔

دونوں ایک جست میں زرا دپر جھپٹ پڑے تھے۔۔۔ دائین کا دل خوف سے پھٹنے کی حد
تک آگیا تھا۔۔۔ لیکن وہ دونوں زرا داد کے آگے زیادہ دیر ٹک نہیں سکے تھے۔۔۔ پل بھر
میں ہی اس کو باندھ کر مارنے والے دونوں۔۔۔ اس کے ہاتھ کھل جانے پر اس کے فولادی
جسم کے آگے اپنے مریل سے کالے جسموں کو ٹکا نہیں سکے تھے۔۔۔ وہ جو بچپن سے ہی
اپنے سے بڑے لڑکوں کو ڈھیر کر دیتا تھا اس کے لیے یہ دونوں کچھ بھی نہیں تھے بس اس
کے ہاتھ کھلنے کی دیر تھی۔۔۔ وہ بار بار ان کے منہ پر مکے جڑ رہا تھا۔۔۔ مکے کے ساتھ بازو
کے ساتھ بندھی ہوئی لکڑی ان کا منہ چھیلتی ہوئی جارہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

دونوں ڈھیر تھے۔ سنائی نہیں دیا تھا کہ۔۔۔ میری بیوی کو ہاتھ نہ لگانا۔۔۔ زرداد چیخ رہا تھا۔۔۔

پھر ایک دم سے اٹھا تھا۔۔۔ جلدی سے اپنے بازو۔۔۔ کھولے۔۔۔ کرسی کے بازو ایک طرف پھینکے۔۔۔

ایک طرف پڑے ریوالر اور اس کے پاس پڑے دانیں کے دوپٹے کو اٹھایا۔۔۔ ریوالر کو۔۔۔ اپنی پینٹ کی جیب میں رکھا۔۔۔ منہ سے ناک سے اور کندھے سے خون میں بری طرح لٹھ پٹھ تھا وہ۔۔۔

دانیں کے پاس آکر اس کے بازو پیچھے کھولے منہ کی پیٹی جیسے ہی کھلی دانیں کو ایک دم سے کھانسی آگئی تھی۔۔۔ مٹی سے سارے کپڑے اٹے ہوئے تھے۔۔۔ بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ آنکھیں سرخ تھی۔۔۔ جسم خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔ آواز چیخ چیخ کر بند سی ہو گئی تھی۔۔۔

وہ تڑپ کر زرداد کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔ اور پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔ کچھ بھی بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

دائین دین چلو یہاں سے۔۔۔ سن رہی ہو مجھے چلو یہاں سے۔۔۔ زرداد نے پیار سے
اسے خود سے الگ کیا۔۔۔ اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر اوپر اٹھایا۔۔۔
وہ بری طرح خوف زدہ تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ ہوش میں آواں۔۔۔ چلو۔۔۔ یہاں سے نکلنا ہے
ہمیں۔۔۔ وہ اس کے ساکت جسم کو ہلارہا تھا۔۔۔

پھر ایک دم سے مڑا۔۔۔ اور ان دونوں لڑکوں کی جیبوں میں ہاتھ ڈال ڈال کر
موبائل۔۔۔ گاڑی کی چابی نکال چکا تھا۔۔۔

ہاتھ سے گھسیٹتا ہوا دین چلو یہاں سے۔۔۔ عجیب ہی کوئی ویران سی جگہ تھی۔ جیسے
کوئی جنگل سا ہوتا۔۔۔۔۔ زرداد نے وہاں کھڑی گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کی فرنٹ

سیٹ پر دین چلو یہاں سے۔۔۔ جلدی سے چابی لگائی اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔۔ اور تیزی
سے بنا کچھ جانے وہ ایک طرف گاڑی کو بڑھا چکا تھا۔۔۔ فلحال یہاں سے نکلنا۔۔۔ زیادہ

ضروری تھا۔۔۔۔۔



Classic Urdu Material

یہ۔۔۔ لوگ بس باتیں کرنے کو ہیں اور کچھ نہیں۔۔۔ شازرنے اٹھا کر ریموٹ ایک طرف مارا۔۔۔ آنکھیں۔۔۔ کرب اور انجانے خوف سے بھری پڑی تھیں۔۔۔ صرف اسکا حال ہی یہ نا تھا بلکہ گھر کے ہر فرد کی یہی حالت تھی۔۔۔

ہارون۔۔۔ تو اپنا سر۔۔۔ نیچے گرا کر ایسے بیٹھے تھے۔ کہ۔ ماتھے پہ پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔۔۔ بیٹے اور دانیل کی محبت سے دل پھٹا جا رہا تھا۔۔۔
سکندر۔۔۔ کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھی۔۔۔ سدرہ۔۔۔ اور شمرہ کو اشعال۔۔۔ منال۔۔۔ اور اسما۔۔۔ سنبھال رہی تھیں۔۔۔

ایک ماتم کرنے جیسا عالم تھا گھر کا۔۔۔



زرداد کی رنگت۔۔۔ کندھے میں ہونے والی تکلیف سے زرد پڑتی جا رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ تیزی سے گاڑی کو ایک سمت میں دوڑا رہا تھا۔۔۔ سپیڈ اتنی زیادہ تھی کہ دانیل نے لڑھک رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

دائیں اس کی طرف دیکھے جارہی تھی اور روئے جارہی تھی۔۔۔ لیکن اب آنسو بے آواز
تھے۔۔۔ زرداد نے تکلیف کو برداشت کرنے سے لب زور سے ایک دوسرے سے
پیوست کر رکھے تھے۔۔۔ جبرے اتنے زور سے جکڑے ہوئے تھے۔۔۔ کہ رگیں باہر
کی ابھری ہوئی تھیں۔۔۔

زرداد کے جسم کے مختلف حصوں سے۔ نکلتا خون دائیں کو تکلیف دے رہا تھا۔۔۔ اسے
ایک کھروچ تک نہیں لگنے دی تھی زرداد نے۔۔۔ یہ ساری مشکل میں پڑنے کی ذمہ دار
بھی وہ خود کو ہی سمجھ رہی تھی۔۔۔

کہا۔۔۔ نہ۔ میری بیوی کو ہاتھ مت لگانا۔۔۔ زرداد کی دھاڑ اس کی ذہن میں گونجی
تھی۔۔۔
اب ہوش میں آنے کے بعد اس کے ذہن میں بار بار زرداد کے کہے ہوئے الفاظ گونج رہے
تھے۔۔۔

نہ میں۔۔۔ یوں۔۔۔ اکیلی۔۔۔ باہر آتی۔۔۔ نہ ایسا ہوتا۔۔۔ وہ ہچکی کے ساتھ رو رہی
تھی۔۔۔ زرداد اب صرف گاڑی کو دوڑانے میں مصروف تھا۔۔۔

زرداد تکلیف کو برداشت کرتا ہوا مسلسل گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔ عجیب ہی جگہ تھی ارد گرد درخت ہی درخت تھے درمیان میں وہ سنسان سڑک تھی۔۔۔ جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ زرداد کی برداشت اب ختم ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے گاڑی سڑک سے نیچے اتار کر ایک طرف درختوں کے درمیان میں دوڑادی تھی۔ تھوڑی دور جا کر اس نے گاڑی روک دی تھی۔۔۔

اور سیٹ کی پشت سے سرٹکا دیا تھا۔۔۔ تکلیف سے۔۔۔ آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ لیکن منہ سے آہ تک نہیں نکلی تھی۔۔۔ بس زرد پڑتی رنگت۔۔۔ اور بھینچے ہوئے ہونٹ اس کی تکلیفی گواہ تھیں۔۔۔

دائین کو جیسے ایک دم سے ہوش آیا تھا۔۔۔ فوراً سیدھی ہو کر۔۔۔ اب اس کی ہڈ اتار رہی تھی۔۔۔ ہڈ اتار کر ایک طرف پھینکی۔۔۔ ساری شرٹ خون سے لٹھ پٹھ تھی۔۔۔ وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔ اب اس کی شرٹ اتار رہی تھی۔۔۔ زرداد کی آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ اسے اب کوئی ہوش نہیں تھا وہ اس کے ساتھ کیا کیا کر رہی ہے۔۔۔ دائین نے جلدی سی شرٹ اتار کر کندھے کے زخم کو دیکھا۔۔۔ زخم گہرا

Classic Urdu Material

تھا۔۔۔ لیکن دانیل کو یہ ڈر تھا۔۔۔ کہ گولی کہیں اندر نہا ہو۔۔۔ درختوں کے ارد گرد ہونے کی وجہ سے۔۔۔ اندھیرا سا تھا۔۔۔ اس نے گاڑی کی لائیٹ کو جلا یا۔۔۔

اب ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ گاڑی کی ہیچھے سیٹ پر پانی کی بوتل پڑی تھی۔۔۔ جلدی سے۔۔۔ پانی اٹھایا۔۔۔ اور زرداد کی شرٹ کو گیل کر کے۔۔۔ اس کے کندھے کو ہلکے سے صاف کیا۔۔۔ گولی بس چھو کر گزری تھی۔۔۔ اندر نہیں تھی۔۔۔ دانیل اب پھر سے ڈیش بورڈ میں لگے ڈر کو چھان رہی تھی۔۔۔ وہاں چاقو۔۔۔ ایک ریوالور پڑا تھا۔۔۔

اب چاقو ہاتھ میں پکڑے وہ سوچ رہی تھی۔۔۔ کہ اچانک کچھ خیال آنے پہ۔۔۔ زرداد کی پینٹ کی جیبیں دیکھی۔۔۔ ایک طرف سے لائی ٹر کو نکالا اور چاقو کو گرم کیا۔۔۔

پھر گرم چاقو۔۔۔ زرداد کے زخم پر رکھ دیا۔۔۔ زرداد بے ہوشی کے عالم بھی تڑپ کے

اچھلا تھا۔۔۔ دانیل نے جلدی سے اسے اپنے سینے سے لگالیا تھا۔۔۔ گرم چاقو ابھی بھی

اس کی زخم والی جگہ پر تھا۔۔۔ وہ اسکو زور سے اپنے سینے کے ساتھ بھینچے ہوئی تھی۔۔۔

آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔۔۔ اور جسم ہچکیوں سے آہستہ آہستہ ہل رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

پھر دھیرے سے پیچھے ہوئی تو۔۔ اس کے اپنے سارے کپڑے بھی۔۔ خون میں لٹھپتھ تھے۔۔

اپنے دوپٹے سے اس کے بازو کو زور سے باندھا تھا۔۔

زرداد بے ہوش ہو چکا تھا۔۔

زری زری۔۔ وہ آہستہ سے اس کے گال تھپ تھپارہی تھی۔۔

زری۔۔

پھر اس کی طرف کی سیٹ کو ہینڈل کھینچ کے نیچے کر دیا تھا۔۔

وہ بے سدھ پڑا تھا۔۔

دانیل کبھی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔ اور کبھی اس کے ماتھے پر اپنے

ہونٹوں کا مرہم رکھ رہی تھی۔۔ آنسو۔۔ زرداد کے ماتھے کو گیلا کر رہے تھے۔۔

دانیل نے جلدی سے زرداد کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔۔

Classic Urdu Material

دھیرے سے اسکے ہاتھ کو مسل رہی تھی۔۔۔ اور کبھی اسکے ہاتھوں کو اٹھا کر اپنے ہونٹوں
اور گالوں کو لگا رہی تھی۔۔۔

مر جاؤں گا تو کرو گی کیا اعتبار۔۔۔ زرداد کی آواز ذہن میں گونجی تھی۔۔۔

اس کے آنسو اور تیزی سے بہنے لگے تھے۔۔۔ زری۔۔۔ پلیر۔۔۔ زری۔۔۔ اٹھونا۔۔۔

زری۔۔۔ وہ اب بری طرح رو رہی تھی۔۔۔

پھر جلدی سے پانی کی بوتل اٹھا کر اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔۔۔

زرداد نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

دائین کا دھندلہ سا چہرہ اس کی آنکھوں کے آگے لہرا گیا تھا۔۔۔

کندھے کی تکلیف اب پہلے سے کچھ کم تھی۔۔۔

زرداد نے اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری۔۔۔ دائین تڑپ کے اس کے سینے پر

ڈھیر تھی۔۔۔ بری طرح رو رہی تھی پورا جسم ہل رہا تھا۔۔۔

ابا۔۔ شازر کی گھٹی سی آواز پر ہارون نے جھکا ہوا سرا پر اٹھایا۔۔

سارا چہرہ آنسو سے تر تھا۔۔ انکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔

ابا آپ کچھ دیر لیٹ جائی رات بہت ہو گئی ہے۔۔ صبح سے بیٹھے ہیں۔۔ تھک

جائی یں گے۔۔ شازر ان کے قریب آ کر بولا۔۔

پتہ نہیں۔۔ میرا بچہ۔۔ کس حال میں ہو گا۔۔ وہ شازر کے گلے لگ کر بری طرح رو

دئے تھے۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

سکندر بھی پاس بیٹھے۔۔ رونے لگے تھے۔۔

شازر میرا بچہ لا دو مجھے۔۔ میں اسے سینے سے لگا لوں۔۔ وہ تڑپ تڑپ کر کہہ رہے

تھے۔۔

سب گھر والے ان کے ساتھ مل کر رو رہے تھے۔۔

گھر میں اتنے افراد تھے۔۔ پر سب لوگ خاموش تھے۔۔ قبرستان جیسی خاموشی۔۔

Classic Urdu Material



زرداد کے سینے سے لگی وہ بری طرح رو رہی تھی۔۔۔ چہرے کو بالکل زرداد کے سینے میں چھپا رکھا تھا۔۔۔

زرداد کے لب۔۔۔ اس حالت میں بھی مسکرا دئے تھے۔۔۔ وہ حیرانی سے دانیں کے یہ مہربانی دیکھ رہا تھا۔۔۔ ایسے ساتھ چمٹی ہوئی ی تھی۔۔۔
زندہ ہوں دانیں۔۔۔ اس کے بالوں میں دھیرے سے ہاتھ سر سے لے کر کمر تک پھیرتے ہوئے زرداد نے سرگوشی۔۔۔ کی۔۔۔

وہ اور اونچا رونے لگے تھی اس بات پر۔۔۔ جسم اور تیزی سے ہلنے لگا تھا۔۔۔ زرداد کے خشک ہوتے ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

اس نے دانیں کے کانپتے وجود کو دونوں بازوؤں میں زور سے بند کر کے۔۔۔ جکڑ لیا تھا۔۔۔ جبکہ ہونٹ بار بار اس کے سر کی مانگ پر مرہم رکھ رہے تھے۔۔۔

ایسا کرنے سے اس کی کندھے کی تکلیف اور بڑھ گئی تھی۔۔۔ لیکن اس تکلیف کی زرداد کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ دانیں کے کانپتے جسم کو جیسے سکون مل گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Huma Waqas

DilGalti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

زری مجھے معاف کر دیں۔۔۔ اس کی آواز گھٹی سی آرہی تھی آنسوؤں سے تر بھاری
آواز۔۔۔ چیخ چیخ کر گلا بھی بیٹھ چکا تھا۔۔۔ اس نے اپنا پورا چہرہ زرداد کے سینے میں چھپا رکھا
تھا۔۔۔

مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔۔ وہ بار بار کہہ رہی تھی۔۔۔
ایسے روتی رہو گی۔۔۔ تو کیسے معاف کر سکوں گا۔۔۔ گھٹی سی آواز میں کہا۔۔۔ آواز میں
درد بھی شامل تھا۔۔۔

زری کیا ہوا۔۔۔ فوراً پیچھے ہوئی ی تھی۔۔۔ چہرہ پریشان حال تھا۔۔۔
وہ تکلیف کو روکنے کے لیے لب بھینچے ہوئے تھا۔۔۔ زری درد ہو رہا آپکو۔۔۔ دامن
پریشانی سے لب بھینچ رہی تھی۔۔۔ جلدی سے پانی کی بوتل اٹھا کر زرداد کے منہ کو پانی
لگایا۔۔۔

گاڑی ڈرائیو کر سکتی ہو۔۔۔ کراہتی ہوئی آواز میں پوچھا۔۔۔

Classic Urdu Material

نہیں۔۔ وہ بری طرح شرمندہ ہوئی۔۔ تھی۔۔ اسے گاڑی ڈرائیو نہیں کرنی آتی تھی۔۔

ہم۔م۔م۔۔۔ زرداد نے لب بھنچے اور کار کی سیٹ کی پشت کے ساتھ سر ٹکا دیا۔۔
ہم۔م۔م۔۔ اس کا مطلب ہے۔۔۔ رات یہیں پر رکتے ہیں۔۔۔ صبح درد کچھ کم ہو گا تو نکلیں۔۔۔ گے۔۔۔ آہ۔۔۔ وہ تھوڑا سا سیدھا ہوا۔۔۔

بس کوئی آبادی نظر آ جائے۔۔۔ پھر وہاں سے رابطہ کریں گے۔۔۔ مشہود کے ساتھ۔۔۔

دائین نے دھیرے سے سر اثبات میں ہلادیا تھا۔۔۔ دل زرداد کی تکلیف سے گھبرا یا ہوا تھا۔۔۔

میں پیچھے لیٹا ہوں کچھ دیر۔۔۔ زرداد پچھلی سیٹ پر چلا گیا تھا۔۔۔



Classic Urdu Material

زرداد شائید پھر غنودگی میں چلا گیا تھا۔۔۔ اور دانیل کادل خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔
گاڑی کی لائیٹ بھی بند تھی۔۔۔ رات ہونے سے گھپ اندھیرا ہو گیا تھا۔۔۔

دل کانپنے لگا تھا۔۔۔ اس نے خوف سے اپنے پیڑی جمے ہونٹوں پر زبان پھیری تھی۔۔۔

زری۔۔۔ زری۔۔۔ گھٹی سی آواز میں اس نے پیچھے مڑ کے زرداد کو آواز دی تھی۔۔۔

ہم۔۔۔ کچھ دیر آوازوں کے بعد۔۔۔ زرداد نے کہا۔۔۔ وہ واقعی شائید غنودگی میں تھا۔۔۔

زری۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ دانیل نے گھٹی سی آواز میں کہا۔۔۔

میرے پاس آؤ۔۔۔ زرداد نے دھیرے سے کہا۔۔۔ اپنائیت بھرا۔۔۔ محبت کی چاشنی

میں ڈوبا ہوا لہجہ۔۔۔

وہ دھڑکتے دل اور خوف سے کانپتے وجود کے ساتھ پیچھے آئی۔۔۔

یہاں آؤ۔۔۔ اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ بس زرداد کے ہاتھوں نے پکڑ کر

اسے اپنے ساتھ بٹھایا تھا۔۔۔ وہ زرداد سے لپٹ لپٹ گئی تھی۔۔۔ سکون مل گیا

تھا۔۔۔ خوف سے کانپتے دل کو تسکین کا احساس ہوا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

کتنا پیارا احساس تھا یہ۔۔ وہ اس کا شوہر اس کا محافظ تھا۔۔ اس کے پہلو میں آتے ہی سارے خوف ہوا ہو گئے تھے۔۔ اب تو دل محبت سے دھڑک رہا تھا۔۔ زرداد کی خوشبو۔۔ اس کے وجود میں سرائی بیت کر رہی تھی۔۔

زرداد کے اس کے بازو اور کمر پر تپھکی کے انداز میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔ خود اتنی تکلیف میں تھا۔۔ پھر بھی اسے بچوں کی طرح۔۔ پیار کر رہا تھا۔۔ اتنا سکون تھا کہ پتہ ہی ناچلا کب وہ یوں اس کے ساتھ چمٹ کر سو گئی تھی۔۔



صبح گال کسی گرم چیز سے لگنے کا احساس ہو۔۔ وہ زرداد کی گود میں سر رکھے سو رہی تھی۔۔ اور وہ بخار میں تپ رہا تھا۔۔

چہرہ زرد ہو رہا تھا۔۔

جھٹکے سے وہ اٹھی تھی۔۔ زری۔۔ زری۔۔ آپکو بخار ہو رہا ہے۔ آپکو میڈیسن کی ضرورت ہے۔۔ وہ زرداد کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر بول رہی تھی۔۔ چلیں۔۔ چلتے ہیں اب۔۔ وہ زرداد کو سہارا دے کر اٹھ رہی تھی۔۔

Classic Urdu Material | by Huma Waqas

Dil Galti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

وہ پھر سے اسی سڑک پر رواں تھے۔۔۔ زرداد کا جسم تپ رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ تیزی سے گاڑی سڑک پر دوڑا رہا تھا۔۔۔

کچھ فاصلے پر۔۔۔ آبادی کے آثار نظر آنے لگے تھے۔۔۔ شائیید کوئی گاؤں تھا۔۔۔ زرداد نے گاؤں کی سڑک پر گاڑی دوڑادی تھی۔۔۔ بخار سے آنکھیں۔۔۔ سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

بھائی صاحب۔۔۔ کوئی ہاسپٹل ہے یہاں۔۔۔ دانیل نے گاڑی کے شیشے کو نیچے کر کے ایک آدمی سے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ ایک کلینک ہے چھوٹا سا۔۔۔ ہاسپٹل نہیں ہے یاں۔۔۔ مارے۔۔۔ گاؤں میں۔۔۔ آدمی نے حیران ہو کر دونوں کو دیکھا۔۔۔

وہ آدمی ان کو اس کلینک تک لے آیا تھا۔۔۔

کوئی ڈاکٹر موجود نہیں تھا۔۔۔ لیکن دانیل کو ساری میڈیسن۔۔۔ بینڈیج۔۔۔ مل گئے تھے۔۔۔

Classic Urdu Material

میرا موبائل دیکھنا ان لوگوں نے۔۔ کہیں گاڑی میں ہی رکھا ہو گا۔۔ دانیل اس کو پٹی کر رہی تھی۔۔ جب زرداد نے اسے کہا۔۔

اور واقعی ہی موبائل گاڑی کی بیک سے ہی ملا تھا۔۔

کوئی۔۔ سنگرام پور گاؤں ہے۔۔ لوکیشن میں بھیجتا ہوں تمہیں۔۔ زرداد مشہود سے بات کر رہا تھا۔۔



www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ابا بس کریں۔۔۔ اب۔۔ شازرنے ہارون کے پیچھے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔ جو زرداد کے گلے لگے ہوئے تھے۔۔ اور روئے جا رہے تھے۔۔ زرداد کے بھی آنسو بہہ رہے تھے۔۔

ہارون کبھی اس کا ماتھا چوم رہے تھے تو کبھی اس کے ہاتھ پکڑ کر چوم رہے تھے۔۔۔

ادھر آو تم بھی۔۔۔ انھوں نے دانیل کو بلایا اور اس کا ماتھا چوما

سب لوگوں کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

اُئی رپورٹ پر صرف۔۔۔ گھر والے ہی نہیں آئے تھے۔۔۔ بلکہ پورا پاکستان ہی جیسے اُٹ آیا تھا۔۔۔

زرداد پر پھول برسائے جا رہے تھے۔۔۔ لوگ قطار در قطار کھڑے تھے۔۔۔

وہ اپنے گھر والوں کے ہمراہ ہارون کا ہاتھ پکڑے لوگ کی بھیڑ اور محبت میں سے گزر رہا

تھا۔۔۔

ہارون کا سینہ۔۔۔ فخر سے تنا ہوا تھا۔۔۔ انھیں۔۔۔ اپنے بیٹے پر ناز تھا۔۔۔

وہ کبھی مسکرا کر لوگوں کی بھیڑ کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ تو کبھی۔۔۔ اپنے بیٹے کے چہرے کی

طرف۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد نے محبت بھری نظر۔۔۔ اپنے باپ پر ڈالی اور ایک دفعہ پھر دونوں ایک دوسرے
کے گلے لگے ہوئے تھے۔۔۔



زری۔۔۔ سوپ پینا ہے۔۔۔ بنا دوں۔۔۔ بیٹے۔۔۔ ثمرہ نے اس کے بالوں میں ہاتھ
پھیرتے ہوئے محبت سے کہا۔۔۔ وہ جو شرارت اور محبت سے دانیں کو دیکھنے میں مصروف
تھا۔۔۔ ثمرہ کی بات پر ایک دم چونکا۔۔۔

سب لوگ دیر تک بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے۔۔۔ گھر میں عید کا سا سما تھا۔۔۔ منال
اشعال۔۔۔ اسما۔۔۔ شازر۔۔۔ احمد۔۔۔ سب تھے وہاں۔۔۔

زرداد ثمرہ کی گود میں سر رکھے لیٹا ہوا تھا۔۔۔ لیکن نظریں۔۔۔ سامنے منال اور اشعال
کے درمیان گھری بیٹھی دانیں پر بار بار پڑ رہی تھیں۔۔۔

وہ شرماتی ہوئی کتنی دلکش لگ رہی تھی۔۔۔ زرداد کی نظروں کی تپش سے گھبرا کر کبھی
چوری چوری اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ تو کبھی نظریں جھکا رہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

سب لوگ کراچی میں زرداد کے گھر پر ہی جماتھے۔۔ انھیں ایئرپورٹ سے لانے کے بعد سب ادھر ہی رک گئے تھے آج۔۔

باتوں کی آوازیں شور و غل۔۔۔

بنادیں امی سوپ۔۔ زرداد نے چہرہ اوپر اٹھا کر ثمرہ سے کہا۔۔ اور خود اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

زرداد نے انگڑائی لی لینے کے سے انداز میں ہاتھ اوپر اٹھا کر دانیں کی طرف دیکھا۔۔۔

پھر صوفے پر اپنے ساتھ والی جگہ پر اشارہ کیا جہاں سے ابھی ثمرہ اٹھ کر گئی تھی۔۔۔
آنکھیں۔۔۔ ہلکی ہلکی خماری ظاہر کر رہی تھیں۔۔۔ جیسے ابھی نشہ چڑھنا شروع ہی ہوا ہو
بس۔۔۔۔

دانیں نے اپنی ہنسی دبائی۔۔۔ اور شرارت سے سر نہیں میں ہلادیا۔۔۔ جب کے گال
تپنے لگے تھے۔۔۔ اور دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

زرداد سفید رنگ کے قمیض شلوار میں۔۔۔ اس کے دل کو دھڑکار رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

سامنے بیٹھایہ خوبصورت شخص۔۔۔ اس کے عشق میں پاگل تھا۔۔۔ وہ اس کے لیے سب کچھ تھی۔۔۔ دانیل نے دل میں سوچتے ہوئے۔۔۔ محبت سے اسے دیکھا۔۔۔ جو بچوں کی طرح اسے پاس آنے کی ضد کر رہا تھا۔۔۔ دنیا جہاں کا پیارا اس شخص پر وارنے کو دل کر رہا تھا۔۔۔

زرداد نے مصنوعی خفگی سے دیکھا۔۔۔ پھر ارد گرد سب کی طرف دیکھا۔۔۔ سب قہقہے لگا رہے تھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔ اشعال اور منال تو اپنے بچوں میں مصروف تھیں۔۔۔ زرداد نے خفاسی شکل بنا کر دانیل کی طرف دیکھا۔۔۔

زرداد کا خفا ہونا دل کیسے برداشت کر سکتا تھا۔۔۔ دانیل کا دل ڈوب سا گیا۔۔۔ فوراً نجل سی ہوتی وہاں سے اٹھی اور زرداد والے صوفے پر آگئی تھی۔۔۔

کیا ہے۔۔۔ سونا کب ہے ان سب نے۔۔۔ زرداد نے بے زار سے شکل بنا کر دانیل کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔ جب وہ پاس آ کر بیٹھی۔۔۔

وہ جھینپ گئی۔۔۔ گال۔۔۔ گلابی ہوگئے اور آنکھیں بھاری سی ہو کر بند ہونے لگیں۔۔۔ زرداد بے چینی سے اسے کہہ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

چلو یہ لوگ باتیں کر رہے۔۔ ہم چلتے ہیں کمرے میں۔۔ زرداد نے تھوڑی دیر بعد پھر
بچوں کی طرح اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔

دائین نے مصنوعی خفگی سے مسکراہٹ دباتے ہوئے زرداد کو گھورا۔۔

یاران لوگوں کا کوئی پروگرام نہیں لگ رہا مجھے سونے کا۔۔ وہ سب کی طرف دیکھ کر
کان کھجارتھا۔۔

میں سوپ پی کر جا رہا۔۔ جلدی آجانا۔۔ زرداد۔۔ کی گرم سانسوں کے ساتھ سرگوشی
نے۔۔ دائین کی جان کو ڈبکیاں لگانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

دائین نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر شرارت سے زرداد کی طرف دیکھا اور نہیں میں
دھیرے سے سر کو جنبش دی۔۔

اف۔۔ ایسے مت دیکھو۔ اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔ زرداد نے پیار سے کھا جانے والے
انداز سے کہا۔۔

Classic Urdu Material

زری ایسے اچھا نہیں لگے گا۔۔۔ سب ہمارے لیے بیٹھے یہاں۔۔۔ دانیں نے گھور کر
آہستہ سی آوازیں میں کہا۔۔۔ جبکہ اس کے گال بلش ہو رہے تھے۔۔۔

زرداد نے خفاسی شکل بنا کر دانیں کی طرف دیکھا اور بچوں کی طرح منہ پھولا لیا۔۔۔

زری اب ناراض کیوں ہو رہے۔۔۔ وہ اس کی خفاسی شکل دیکھ کر پریشان سی ہو

گئی۔۔۔ دانت پیس کر پھر سے سرگوشی کی۔۔۔

کمرے میں آؤ۔۔۔ رعب سے سرگوشی۔۔۔ کی۔۔۔ منہ پھولا ہوا تھا۔۔۔ ڈھیٹ تو۔۔۔

شروع سے ہے۔۔۔ دانیں نے ہنستے ہوئے دل میں سوچا۔۔۔

نہیں۔۔۔ شرارت سے دیکھتے ہوئے دانیں نے کہا۔۔۔

سوچ لو۔۔۔ آنا کمرے میں ہی ہے۔۔۔ خبردار کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔ جبکہ

آنکھیں۔۔۔ شرارت سے چمک رہی تھیں۔۔۔

پرا بھی نہیں۔۔۔ دانیں نے شرارت سے ناک سکیر کر کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

بہت تنگ کر رہی ہو۔۔۔ گن گن کے بدلے لوں گا۔۔۔ پھر سے خمار آلود۔۔۔ آواز میں
سرگوشی کی۔۔۔

پھر بھی نہیں۔۔۔ وہ ہنس رہی تھی۔۔۔ اسے تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا۔۔۔ وہ بھی تو بے
تاب ہوا پڑا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔ پھر تمہیں پتہ ہے میرا۔۔۔ زرداد نے بدلہ لینے کے سے انداز میں منہ پر ہاتھ
پھیرا۔۔۔

امی۔۔۔ امی۔۔۔ میں کمرے میں جا رہا۔۔۔ بہت تھک گیا ہوں۔۔۔ دانیل کے ہاتھ بھجوا
دیں سوپ۔۔۔ وہ صوفے سے اٹھا اور اسے آنکھ مارتا ہوا کمرے میں آ گیا۔۔۔



سوپ کور کھو اور ادھر آؤ۔۔۔ زرداد ڈریسنگ میز کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔

دانیل نے دھیرے سے سوپ بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور دھڑکتے دل اور بھاری ہوتی
پلکوں کو لرزاتے ہوئے پاس آئی۔۔۔

Classic Urdu Material

زرداد نے پیار سے ہاتھ پکڑ کر آئی نے کاسا منے دانین کو کھڑا کیا اور خود بالکل پیچھے کھڑا
تھا۔۔۔ آنکھیں محبت سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔ لہجہ۔۔۔ چاہت کی چاشنی میں ڈوبا ہوا
تھا۔۔۔

زرداد کی خوشی آج اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔
آہستہ سے اس کی کمر کے گرد اپنے بازو ڈال کے اس کے کندھے پر اپنا سر ٹکا دیا۔۔۔ دانین
مسکرا دی تھی۔۔۔ لیکن گال شرم سے گلابی ہو گئے تھے۔۔۔ پلکیں۔۔۔ گالوں پر لرز رہی
تھیں۔۔۔

زرداد کی خوشبو نہ صرف پورے کمرے میں پھیلی تھی۔۔۔ بلکہ اس کے وجود تک اتر رہی
تھی۔۔۔

سامنے دیکھو۔۔۔ زرداد نے کان کے قریب سر گوشی کی۔۔۔ اس کی سانسوں کی آواز تک
دانین کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔۔۔

دانین نے دھیرے سے پلکوں کی جھالراٹھا کر سامنے دونوں کے سراپے کو دیکھا۔۔۔۔۔
دل ایک لمحے کو دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ۔۔۔ وہ دانیں نہیں۔۔۔ تھی۔۔۔ وہ تو زرداد کی دانیں تھی۔۔۔

میری نظر سے دیکھو۔۔۔ تم کتنی۔۔۔ خوبصورت ہو۔۔۔ کان میں پھر سرگوشی
ہوئی۔۔۔

دانیں نے اپنے پیچھے کھڑے زرداد کو اور خود کی دیکھا۔۔۔ وہ دونوں محبت کی مکمل تصویر
تھے۔۔۔

یہ جوڑی تو خدا نے بنائی تھی۔۔۔ وہ زرداد کے ساتھ پرفیکٹ لگ رہی تھی۔۔۔

اپنی یہ آنکھیں دیکھو۔۔۔ زرداد نے دھیرے سے اپنا گال اس کے گال کے ساتھ لگا دیا
تھا۔۔۔ جان کہیں دل کے اندر دھڑکنے لگی۔۔۔

اور یہ بال زرداد نے اس کے بالوں کو سونگھا تھا۔۔۔ دانیں کا دل گدگدانے لگا تھا

اور یہ۔۔۔ کمر۔۔۔ دھیرے سے اس کی کمر پر بازوؤں کی گرفت مضبوط ہو گئی تھی۔۔۔

وہ بری طرح شرمگئی تھی۔۔۔ ایسے جیسے ابھی اس کی باہوں میں ہی ڈھیر ہو جائے
گی۔۔۔

Classic Urdu Material

آج تو۔۔ بیڈ کی اس سائیڈ پر آسکتا ہوں نا۔۔ کان میں سرگوشی ہوئی ی۔۔۔ بھگا ہوا
۔۔۔ لہجہ۔۔

دائین نے شرارت سے سامنے دیکھا۔۔ زرداد کی آنکھیں۔۔ اس کے قربت کے خمار
میں ڈوبی پڑی تھیں۔۔

نامنظور۔۔۔ دائین نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر مصنوعی رعب دار آواز میں کہا۔۔۔
زرداد کے جاندار قمقے سے پورا کمرہ گونج اٹھا تھا۔۔۔



www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دائین کون زیادہ تنگ کرتا۔۔ بیٹا یا بیٹی۔۔ نازش نے مسکراتے چہرے سے سوال کیا۔
ہائے۔۔ نازش مت پوچھیں۔۔ بیٹا۔۔ بہت تنگ کرتا ہے۔۔ بہت شرارتی
ہے۔۔۔ وہ اپنے دوپٹے کو درست کرتے ہوئے بولی۔۔۔

ساتھ بیٹھے زرداد نے جاندار قمقہ لگایا۔۔

Classic Urdu Material

حبا کو بہت مارتا ہے۔۔۔ دانیل نے محبت سے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا جو زرداد کی گود میں بیٹھی تھی۔۔۔ معصوم سی بڑی آنکھوں والی۔۔۔

نازش نے قہقہہ لگایا اور پانچ سال کے علیدان کو دیکھا۔۔۔ جو ہوا میں ٹانگیں چلا رہا تھا۔۔۔
پھر تو زرداد پر گیا ہوگا۔۔۔ نازش نے مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ عید کے شو میں۔۔۔ بیٹھے تھے۔۔۔

اور زرداد۔۔۔ آپکو زیادہ تنگ کون کرتا۔۔۔ نازش نے اگلا سوال زرداد کی طرف دیکھتے ہوئے کیا۔۔۔

زرداد نے اپنے مخصوص انداز میں۔۔۔ کوٹ کو جھٹکا دیا۔۔۔ آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔۔۔

مجھے تو۔۔۔ سب۔۔۔ سے۔۔۔ زیادہ۔۔۔ دانیل تنگ کرتی ہے۔۔۔ وہ اب قہقہہ لگا رہا تھا۔۔۔ دانیل نے اس کے کندھے پر مسکراتے ہوئے مکا لگایا۔۔۔

Classic Urdu Material

دیکھا۔۔ دیکھا۔۔ ایسے مارتی رہتی مجھے۔۔ زرداد شرارت سے ہنستے ہوئے۔۔۔ نازش
سے کہہ رہا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔ تو اب تھوڑا۔۔۔ پرسنل سوال ہو جائے۔۔۔ نازش شرارت سے مسکرائی۔۔۔

علیدان زرداد۔۔۔۔۔ حجاز رداد۔۔۔ بہت خوبصورت ماشا اللہ۔۔
جو آنے والا۔۔۔ ہے اسکا بھی کوئی نام سوچا ہوگا۔۔

زرداد نے قہقہہ لگایا۔۔ ایک نہیں دو سوچنے پڑنے۔۔۔

پورا شوتالیوں میں گونج رہا تھا۔۔ اور زرداد محبت بھری نظروں سے دانیں کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔



ختم۔۔۔ تو۔۔۔ ہو گیا۔۔۔ پر اپنے دلوں میں زندہ رکھیں۔۔۔

زرداد 😊😊😊😊

Classic Urdu Material



Classic Urdu Material | by Huma Waqas

DilGalti Kar Betha He (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author